

Posted On Kitab Nagri



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

میرادل تیرا ٹھکانہ

عینا احمد

وہ دونوں یوں خاموشی سے سیڑھیاں چڑھ رہے تھے جیسے جیمز بونڈ 007 کے باشندے ہوں.. رخ اس ہستی کے کمرے کی طرف تھا جو اتنے اہم دن پہ بھی سو رہی تھی.. کمرے میں داخل ہونے سے پہلے دونوں نے منہ انگلی رکھ کر ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور خاموشی سے دروازہ کھولا..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ویسے تو وہ دھڑلے سے بھی جاتے تو وہ اٹھنے والی تھی پر آج کے دن کی خوشی ایسی تھی کہ وہ اس کے ایک دم اٹھنے پہ اس دن کو ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے.. سو خاموشی سے اندر داخل ہوئے..

اندر داخل ہونے کے بعد دونوں بیڈ کے اطراف میں چلے گئے اور سوئی ہوئی ہستی کے کان کے قریب منہ کر کے ہاتھ سے گننا شروع کیا..

Posted On Kitab Nagri

ایک

دو

تین..

سرپرائز..

دونوں اتنی زور سے چیخے تھے کہ روشم کو لگا تھا کہ آج اس کے کان کے پردے پھٹ ہی گئے ہوں گئے..

اففف اللہ کیا ہو گیا.. کانوں پہ ہاتھ رکھتی وہ اٹھ بیٹھی جبکہ دونوں ابھی تک ہنس رہے تھے..

میری پیاری بہن یہ دیکھو.. ابان نے موبائل اس کے آگے کیا جہاں اس کا بی اے کارزلٹ جگمگا رہا تھا.. ٹاپ ٹین
میں اس کا نام آٹھویں نمبر پہ تھا..

یہ میں نہیں ہو سکتی.. آپ نے میرا رول نمبر دیکھا؟.. یہی ہے نا.. وہ اب تک بے یقین تھی.. اس کی بات پہ دونوں
ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسے..

روشم یہ تمہارا ہی رزلٹ ہے گڑیا.. نمل نے اسے یقین دلانے کو اسے سچ میں جھنجھوڑ ڈالا..

Posted On Kitab Nagri

پہلے تو اس نے بے یقین نظروں سے دونوں کو باری باری دیکھا پھر جو چیخنا شروع ہوئی تو دونوں کے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھوسنے پہ مجبور کر دیا..

ارے لڑکی بس کر دو.. کہ اب ہمارے کان کے پردے پھاڑو گی.. اب ان نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اس کی چیخوں کا گلا گھونٹا..

پھر آپ دونوں مجھے آج کا ڈنر کروا رہے ہیں نا.. اب وہ تھوڑی سنبھل چکی تھی.. لیکن اس کے چہرے سے اس کی خوشی کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا..

ہاں نا.. جہاں میری گڑیا کہے گی وہاں آج رات ڈنر کرے گئے.. بس یہ بات ابان کے کہنے کی دیر تھی رو شم کی چیخیں پھر سے زور پکڑ چکی تھی.. جنہیں آج کے دن تو روکنا مشکل ہی تھا..

$$@ @ @$$

www.kitabnagri.com

تو کیا ارادہ ہے برخوردار آگے کیا کرنا ہے تم نے.. وہ سب اس وقت ناشتے کی ٹیبل پہ موجود تھے جب باؤجی نے عرش میر سے پوچھا.. اس وقت سب مرد حضرات بیٹھ کر ناشتہ کر رہے تھے اور خواتین ان کو کھانا سرو کر رہی تھیں یہ اس گھر کا رواج تھا.. پہلے مرد کھاتے اور خواتین ان کو پیش کرتی پھر ان کے کھانے کے بعد خواتین کھاتی تھیں..

Posted On Kitab Nagri

باؤجی میں آگے ایک اور ایم اے کرنا چاہتا ہوں.. عرش میر نے انہیں اپنے ارادے سے آگاہ کیا..

وہ تو ٹھیک ہے مگر اس سب کی کیا ضرورت ہے.. آؤ میرے اور عریشان کے ساتھ زمینیں سنبھالو.. اتنا پڑھنا کیا کافی نہیں.. ویسے بھی ایک ماسٹر تو کر چکے ہو۔

وہ ویسے بھی زیادہ تعلیم کے خلاف تھے اس لیے عرش میر کی بات انہیں کچھ خاص پسند نہ آئی تھی..

ہاں نا.. باؤجی ٹھیک ہی تو کہہ رہے ہیں.. آگے پڑھ کر تم نے کونسا تیر مار لینے ہیں.. عریشان نے ناشتہ کرتے اس کا مذاق اڑایا.. اس کی بات پہ عرش میر کے ہاتھ ایک پل کور کے اور جبرے ایک پل کو بھینچے تھے.. لیکن یہ وقت غصہ کرنے کا نہیں تھا.. وہ جانتا تھا کہ باؤجی کو کیسے قائل کرنا ہے..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عرش مان کو مکمل اگنور کرتا وہ بولا..

آپ کی بات سر آنکھوں پہ باؤجی.. لیکن پڑھنے کا مقصد یہی ہے کہ آپ کی دھاک بیٹھ جائے گی.. اگلے الیکشن میں جب اس بات کا تذکرہ کریں گئے تو ہمیں الیکشن جیتنے میں آسانی ہوگی.. کیونکہ اس سال حالات کچھ سازگار نہیں ہے کہ اگلے الیکشن میں جیتا جاسکے.. ہے نا ویرے...

Posted On Kitab Nagri

آخر میں اس نے عریشان کے زخموں پہ جیسے نمک چھڑکا تھا.. اس کی بات پہ اسے غصہ تو بہت آیا پر ابھی باؤجی کا لحاظ کر کے خاموش ہو گیا..

ہمممم.. بات تو تمہاری ٹھیک ہے.. اس کی بات نے واقعی باؤجی کو سوچنے پہ مجبور کر دیا تھا..

ٹھیک ہے پھر.. تم جس یونیورسٹی میں آگے اڈمیشن لینا بہتر سمجھو وہاں کا بتادو.. کرم دین سارے انتظامات کروا دے گا.. اپنی بات کہہ کر وہ ر کے نہیں تھے ناشتے کی ٹیبل چھوڑ کر چلے گئے تھے..

تم اچھا نہیں کر رہے ہو.. عریشان جانتا تھا کہ عرش میر کے ذہن میں کوئی نہ کوئی کچھڑی پک رہی ہے اور اس کچھڑی کی وجہ اس کی کارکردگی تھی.. جب سے اس نے زمینوں کا چارج سنبھالا تھا.. خان ولا کی دشمنیاں اس کے جزباتی پن کی وجہ سے بڑھ گئی تھی..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کون اچھا نہیں کر رہا کون اچھا کر رہا ہے.. یہ سب تو وقت بتائے گا ویرے.. اپنی بات کے اختتام پہ اس نے ایک نظر پاس کھڑی بھابی کے چہرے کو دیکھا جو مار کھا کھا کر نیلون سے بھرا تھا.. اور پھر غصے سے وہاں سے واک آؤٹ کر گیا..

اس کے جانے پہ اس نے ایک زوردار مکا ٹیبل پہ مارا..

Posted On Kitab Nagri

عرشمان کیا کر رہے ہو.. بے جی فوراً سے اس کے نزدیک آئیں تھی کیونکہ ندرت کو یہ حق تو اس نے دیا ہی نا تھا..

سمجھا دیں اسے وڈی اماں.. ورنہ بھائی بھائی کا خون آج کل ویسے ہی سفید ہو گیا ہے.. میں نہیں چاہتا ماضی دوبارہ دہرایا جائے.. کہہ کر وہ رکنا تھا وہ بھی باہر کی طرف چل دیا..

اللہ میرے کیا کروں میں.. عرشمان تو بالکل اپنے باپ پر چلا گیا ہے.. وہ بھی اپنے بھائی کو مار کر گدی پہ بیٹھی تھے اور اب یہ بھی کہیں تاریخ کو دہرا نہ دے.. یا اللہ میرے عرش میر کو اپنی حفاظت میں رکھ.. بے جی بے اختیار رو پری تھی.. ندرت ان کے قریب آئی..

بے جی آپ پریشان نہ ہو.. رب سوہنا کرم کرنے والا ہے.. وہ انہیں دلا سہ دے رہی تھی جس کی اپنی زندگی عرشمان کی وجہ سے اجیرن ہو گئی تھی لیکن شکوہ شکایت کرنا تو اس گھر کی عورتوں پہ حرام تھا..

بے جی نے اس کی طرف ایک نظر دیکھا.. آنسو اب بھی گالوں کو بھگور رہے تھے.. پر شکر تھا کہ وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو سنبھال لیتی تھی.. کیونکہ دونوں ہی ایک دوسرے کے غم کو سمجھتی تھی..

Posted On Kitab Nagri

کیا ہو گیا یہ ایسا جو تم دونوں یوں سوگ منار ہی ہو.. دونوں کو روتا دیکھ کر وڈی اماں کمرے سے نکل کر باہر پلنگ پہ بیٹھی..

کچھ نہیں وڈی اماں.. آپ کے لیے ناشتہ لگواؤں.. بے جی فوراً سنبھل کر بولی اور ندرت کو کچن میں جانے کا اشارہ کیا..

ہاں تو اور میں یہاں تم لوگوں کی رونی بھوتیاں دیکھنے آئی ہوں.. بھوک لگی ہے جلدی سے ناشتہ لاؤ.. انہوں نے نخوت سے کہتے اپنی چھڑی کو زور سے زمیں پہ مارا..

جی وڈی اماں ابھی لائی.. ان کے جلال سے ڈرتی وہ بھی فوراً کچن کی طرف بھاگی..

غضب خدا کا.. نہ کوئی وقت دیکھتی ہے ناموقع.. صبح صبح ہی بس رو کر ان کو نحوست پھیلائی ہوتی ہے.. ان کے جاتے بھی ان کی زبان نہ رکی تھی.. دونوں کو سنانے کے واسطے وہ جان بوجھ کر اونچی آواز میں بولی..

جبکہ کچن میں کھڑی وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھی.. باؤ جی اور عریشان کے بعد وڈی اماں ہی وہ ہستی تھی جو اس پورے گھر پہ سختی سے قابض تھی..

@ @ @

Posted On Kitab Nagri

تو پھر گڑیا آگے کیا کرنے کا ارادہ ہے۔۔ وہ سب اس وقت ڈنر کر رہے تھے جب شاہان (نمل کے شوہر) نے اس سے پوچھا۔۔ وہ بھی اسے مبارکباد دینے آیا تھا۔۔

بھائی کرنا کیا ہے۔۔ بس یونی میں اڈمیشن لینا ہے اس کے بعد پولیٹیکل سائنس میں مجھے ایم فل کرنا پھر لیکچرار بننا ہے اور پھر پوری دنیا گھومنی ہے۔۔ ہ جوش سے بولی و بولتی ہی چلی گئی۔۔

ارے گڑیا بریک لگاؤ۔۔ ابان نے ہی اس کی چلتی زبان کو روکا تھا ورنہ اس کی زبان کہاں رکنے والی تھی۔۔

ابان اب ابریک تو اسے اپنے سیاں جی کے گھر جا کر ہی لگے گا۔۔ اماں نے بھی اس کو چھیڑ کر بیچ میں اپنا حصہ ڈالا

--

اماں۔۔ روشم نے شاکڈ نظروں سے انہیں دیکھا جن کی بات پہ اب سب ہنس رہے تھے۔۔

ہنس لے سب۔۔ لیکن میں تو ابھی اپنی اماں کے پاس ہی رہنا اور آپ بھی سن لیں آپ کی جان نہیں چھوڑنے والی میں۔۔ سب کی ہنسی کا جواب اس نے دھمکی میں دیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ارے ارے میری جان ایسے نہیں کہتے۔۔ کہتے ہے جو میرے لیے بہترین ہے انشاء اللہ وہی ہوگا۔۔ نمل نے اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے اس کی ٹھوڑی کو چھوا۔۔

مجھے پتہ ہے نا آپ میرے کیسے یہی بہتر ہے۔۔ اور یہ میری ضد ہے جو اللہ جی کو ماننا پڑے گی۔۔ وہ ضدی لہجے میں بچوں کی طرح بولی تو سب مسکرا دیے۔۔

اچھا اب بس آپ سب میری گڑیا کو تنگ نہ کریں۔۔ جو یہ چاہے گی وہی ہوگا انشاء اللہ۔۔ ابان نے اسے پیار سے اٹھنے گھیرے میں لیتے کہا جس پہ سب ہی مسکرا دیے۔۔

کیونکہ وہ سب ہی روشم کے لیے ابان کے پیار سے اچھی طرح واقف تھے۔۔ اس لیے وہ سب ہی مطمئن تھے کیونکہ وہ واقعی میں روشم کا بھائی کم باپ زیادہ تھا۔۔

www.kitabnagri.com

@@@

بڑے سرکار۔۔ میری مدد کریں۔۔ اس شرفونے میرے بیٹے کو دیکھے کتنی بری طریقے سے مارا ہے۔۔ اطہر روتا ہوا بائو جی کے پاس آیا تھا اس وقت پنچائت لگی تھی جہاں گاؤں کے چھوٹے بڑے سب مسائل سنے جاتے اور ان کا حل نکالا جاتا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہمم۔۔ بتاؤ شرفو تم نے کیوں مارا ہے اسے۔۔ اب وہ شرفو کی جانب بڑھے جو ہاتھ باندھے منسوب بنا کھڑا تھا۔۔ سرکار اس نے میری زمین سے چوری رکے مالٹا کھایا تھا۔۔ اسی بنا پہ میں نے اسے مارا ہے۔۔ شرفو کی بات پہ پاس کھڑے عرش میر نے اطہر کے بیٹے کی طرف دیکھا جس کو ایک مالٹا کھانے پہ اتنا برا مارا گیا تھا کہ وہ اپنے پائوں پہ مشکل سے کھڑا تھا۔۔

ہمم۔۔ تو پھر تو تم نے ٹھیک کیا ہے چوری کی سزا ایسے ہی دینی چاہیے۔۔ بات سننے کے بعد انہوں نے فیصلہ شرفو کے حق میں دے دیا تھا جبکہ پاس کھڑا عرش میر حیرت سے اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا۔۔ جو ایک پانچ چھ سال کے بچے کی حالت دیکھنے کی بجائے اس پہ غصہ کرنے کی بجائے شرفو کو ٹھیک کہہ رہا تھا۔۔

باؤجی۔۔ آپ کو نہیں لگتا وہ بچہ ابھی بہت چھوٹا ہے۔۔ جس کا خدا کا نظریہ ابھی ٹھیک سے نہیں بنا۔۔ اھر اس نے شرارت میں ایک مالٹا کھالیا تو مجھے لگتا ہے ہمیں اسے سمجھانا چاہئے نہ کہ اسے اتنی زور سے پیٹا جائے۔۔

www.kitabnagri.com

عرش میر جو تب سے خاموش تماشا بنے کھڑا تھا بالآخر بول ہی پڑا۔۔

جی سرکار۔۔ اور میر ابیٹا اسے کے ہاں کام کرتا ہے۔۔ اس نے اس کو صبح سے بھوکا رکھا تھا اس لیے وہ مجبور ہو گیا۔۔ ورنہ وہ چور نہیں ہے۔۔ اطہر نے عرش میر کو دیکھتے ہوئے ہھر سے بوکنے کی جسارت کی یہ سوچ کر کہ شاید شرفو کو انجام مل جائے۔۔

Posted On Kitab Nagri

بس۔۔ خاموش۔۔ اطہر کی بات پہ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے چپ کروادیا۔۔

عرش میرا بھی تم سیکھ رہے ہو اور سیکھتے وقت خاموشی اختیار کی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔۔ اور ہاں اطہر چور چاہے پانچ سال کا ہو یا پچاس کا۔۔ ہمارے نبی نے اسے سزا کا حکم دیا ہے اور اس کے مطابق شرفونے بالکل ٹھیک کیا ہے اب تم جاسکتے ہو۔۔

انہوں نے اسے جانے کا اشارہ کر دیا۔۔ اب ایک نیا مرید اپنا مسئلہ لے کر آیا تھا۔۔ جبکہ عرش میر سوچ رہا تھا کہ اگر پانچ سال کے بچے کی چوری پہ یہ سزا ہے تو پھر بائو جی نے ہمارے نبی کا وہ یہ بچوں سے کیوں نہ پڑھا۔۔ کیونکہ اگر وہ جانتے تو کم از کم یہ سزا نہ دیتے۔۔ لیکن وہ شاید ان لوگوں میں سے تھے جو جانتے بوجھتے بھی گونگے بہرے تھے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لیکن وہ یہ سب فی الحال سوچ سکتا تھا کہنے کی ابھی جسارت نہ کر سکتا تھا یونچانے سے پہلے تک تو وہ بالکل بھی کسی قسم کی لڑائی جھگڑا مول نہیں لے سکتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپی پلیز آپ اماں سے بات کریں نا.. آپ بات کریں گی تو وہ مان جائے گی.. وہ فون پہ رورو کر نمل سے بات کر رہی تھی.. اماں نے اسے یونی جانے سے منع کر دیا تھا.. پہلے تو پر میشن دے دی تھی پر جب سے انہیں پتہ چلا تھا وہ لاہور جانے کی بات کر رہی ہے تو انہوں نے سختی سے منع کر دیا تھا..

گڑیا تم رونا تو بند کرو.. ابان بھائی ہے نا وہ سب سنبھال لے گئے تم کیوں فکر کرتی ہو.. وہ عازن کو تیار کر رہی تھی.. ساتھ ساتھ فون کان سے لگائے وہ اسے مسلسل بہلا بھی رہی تھی..

اماں نے سختی سے منع کر دیا ہے.. وہ کہتی ہے چاہے جو بھی آجائے وہ نہیں مانے گی.. روشم نے اسے ان کا حتمی فیصلہ بتایا..

تمہیں پتہ ہے نا ابان بھائی کا.. وہ کر لیں گئے کچھ ناپکچ اور اب ٹینشن نہ لو.. میں عازن کو کھانا کھلا لوں پھر بات کرتی ہوں.. آئی ریپیٹ ٹینشن نہیں لو.. اوکے.. وہ اپنی بات کہتے ساتھ ہی وہ فون رکھ چکی تھی..

جبکہ روشم ابھی تک پریشان ہو رہی تھی.. جب تک معاملہ سولونہ ہو جاتا اس نے اسی طرح پریشان ہونا تھا.. وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب دروازہ ناک ہوا..

آجائیں.. اپنا دوپٹہ ٹھیک کر کے اس نے اجازت دی..

Posted On Kitab Nagri

کیسی ہے میری گڑ.. وہ جو اندر آتا بات کر رہا تھا روشم کی سوچی آنکھیں دیکھ کر بات منہ میں ہی رہ گئی..

کیا بات ہے میری جان.. کیا ہوا ہے.. رو کیوں رہی ہو.. وہ ایک دم پریشان ہوتا اس کے نزدیک آیا.. آخر کو وہ اسے روتا ہوا کہاں دیکھ سکتا تھا..

ابان کا دہار پا کر وہ مزید بکھر گئی.. آنسو جو پہلے ہی آنے کو بے تاب تھے ابان کو دیکھ کر وہ فوراً رخساروں پہ بہہ گئے..

بھائی.. اماں کہتی ہے وہ مجھے لاہور یونی میں نہیں پڑھنے دے گی.. ابان کے کندھے سے لگی وہ سسکا اٹھی..

میری جان.. ادھر نیری طرف دیکھو.. اس نے مشکل سے روشم کا چہرہ پکڑ کر اوپر کیا..

مجھ پہ اعتبار ہے نا؟.. ابان کے پوچھنے پہ ادنے اثبات میں سر ہلایا.. بس پھر بھروسہ رکھو.. میرے ہوتے ہوئے کوئبر انہیں کرے گا.. نہ تمہیں کوئی روکے گا.. تم جہاں کہو گی وہاں تمہارا ایڈمیشن ہوگا.. بس اب رونا بند کرو.. اس نے پیار سے اس کے آنسو صاف کیے..

Posted On Kitab Nagri

لیکن بھائی.. اماں.. اس کی بات کو ابان نے سچ میں ہی کاٹ دیا..

اماں سے میں بات کرتا ہوں.. تم نے بس اب رونا نہیں ہے.. اوکے؟؟.. اس کے پیار سے پچکارنے پہ روشم نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا..

چلو بس اب تم ریٹ کرو.. میں اماں سے بات کر کے آتا ہوں.. اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے وہ دروازے کی جانب چل دیا.. جبکہ پیچھے روشم کھل کر مسکرا دی.. اب جب ابان نے کہہ دیا تھا کہ وہ سب سبنبھال لے گا تو مطلب وہ واقعی میں سبنبھال لے گا.. اب روشم کو کسی بھی قسم کی ٹنشن لینے کی ضرورت نہیں تھی..

@ @ @

میں اندر آ جاؤں اماں.. دروازے پہ کھڑا وہ اماں کے حکم کا منتظر تھا..

www.kitabnagri.com

ہاں نامیرے بچے.. آؤ.. وہ جو چاشت کی نماز کے بعد تسبیح کر رہی تھی ابان کو اندر آنے کی اجازت دی..

اماں مجھے اپ سے بات کرنی ہے.. ابان سیدھا ان کی گود میں آ کر لیٹ گیا..

ہاں بولو میرا بچہ.. انہوں نے اپنی تسبیح اٹھا کر سائڈ پہ رکھی..

Posted On Kitab Nagri

اماں آپ روشم کو کیوں نہیں جانے دے رہی ہے لاہور.. اس کی بات ان کے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہاتھ ایک پل کو رکے.. پھر جب بولی تو لہجے میں بلا کی سنجیدگی تھی..

کیونکہ مجھے یہی بہتر لگا اور تم اس معاملے پہ مجھ سے بحث نہیں کرو گے ابان.. انہوں نے تو صاف صاف اپنا فیصلہ سنا دیا..

کیوں بحث نہ کروں اماں.. وہ بھی گود سے اب اٹھ بیٹھا تھا.. یہ اس کی خواہش ہے اور میں اس سے وعدہ کر چکا ہوں.. اور خدا نخواستہ ایسی کوئی ناجائز خواہش تو نہیں ہے ناجسے پورا نہ کیا جاسکے.. وہ شاید دو ٹوک بات کرنے کے موڈ میں تھا..

تم جانتے ہو مناسب.. پھر بھی یہ بات کر رہے ہو.. میری دل کی حالت بھی جانتے ہو.. لاہور کتنا دور ہے.. میں کیسے بھیج دوں اسے اتنی دور.. اسے کہو یہی کہی ملتان میں اڈمیشن لے لے.. میں منع تو نہیں کر رہی ہوں نا ابان..

ان کے لہجے میں واضح بے بسی تھی.. کھونے کا ڈر.. ایک انجانہ خوف جس سے ابان بخوبی واقف تھا..

Posted On Kitab Nagri

آپ کیوں پریشان ہوتی ہے اماں.. روشم میری بہن سے زیادہ میری بیٹی.. اور میں اس کا بھائی نہیں باپ ہوں.. مجھے پتہ ہے مجھے اس کو سونے کا نوالا کھلا کر شیر کی نظر سے دیکھنا ہے.. اپ بس پریشان ہونا چھوڑ دے.. یہ انجانے خوف ویسے بھی آپ کی صحت کے لیے اچھے نہیں..

وہ انہیں پیار سے قائل کر رہا تھا.. جانتا تھا ایسے وہ نہیں مانے گی.. اور بلاشبہ اماں کو منالینے کا کام اب ان کو بخوبی آتا تھا..

ٹھیک ہے جو تم. مناسب سمجھتے ہو کر دو.. میری تو یہاں کوئی سنتا ہی نہیں ہے.. اجازت دے کر بھی وہ ناراضگی دکھانا بھولی تھی..

ہائے میری پیاری اماں.. آئی لو یو سو میچ.. ان کے مان جانے پہ وہ پیار سے بچوں کی طرح ان کے گلے لگ گیا.. پھر ان کو پیار کر کے باہر کی طرف بھاگا.. اب اسے یہ خوشخبری روشم کو بھی تو سنانی تھی..

جبکہ پیچھے اماں پریشان سی سوچ رہی تھی.. انہوں نے اجازت دے تو دی تھی پر اس بار اب ان کی تقریر بھی ان کے وسوسوں کو دور نہ کر سکی تھی..

@@@

Posted On Kitab Nagri

آسیہ یہ کیا کر رہی ہو تم.. اس طرح یہ سب ٹھیک نہیں ہے.. عظمیٰ کب سے آسیہ کو سمجھا رہی تھی لیکن وہ کہاں سمجھتی اس کے سر پہ تو محبت کا بھوت سوار تھا..

عظمیٰ پلیز مجھے مت روکو.. تم جانتی ہونا میں عفان سے کتنا پیار کرتی ہوں.. تمہاری تو شادی ہو چکی ہے.. اگر آج ماما بازندہ ہوتے تو میں کسی نہ کسی طرح ان کو عفان کے لہے قائل کر لیتی.. لیکن چچی میری شادی کبھی عفان سے نہیں ہونے دے گی اور میں عفان کے بغیر نہیں رہ سکتی.. اس لیے پلیز مجھے مت روکو.. مجھے یہ قدم اٹھانے دو..

وہ اندھی تھی عفان کی محبت میں اور اندھا ہونا بنتا بھی تھا.. عفان نے اسے اتنا پیار دیا تھا کہ وہ اس کی محبت سے باہر دیکھ ہی نہ پار ہی تھی..

آج بھی سب مان جائے اگر وہ اپنی فیملی لے آئے تو.. عظمیٰ اسے قائل کرنے کی ممکنہ کوشش کر رہی تھی..

عظمیٰ دیکھو.. جانتی ہوں کہ یہ سب غلط ہے لیکن میرے پاس اس لے علاوہ اور کوئی ذریعہ بھی نہیں ہے.. اگر وہ یہاں رشتہ لے کر آ بھی کیا تو چچی لے بھی نہیں مانے گی.. اور میں محبت میں رو رو کر بے حال ہونے والی لڑکی نہیں ہوں.. اور ویسے بھی آسام بھائی سب سنبھال لیں گے.. وہ باتیں کرتے ساتھ ساتھ اپنا بیگ سمیٹ رہی تھی کہ اس کو اب کبھی لوٹ کر یہاں نہیں آنا تھا..

Posted On Kitab Nagri

کیا آسام سب جانتے ہیں۔؟؟ عظمیٰ کو تو شا کڈ ہی لگ گیا تھا..

ہاں ناوہ عفان سے ملے ہیں اور سچ پوچھو تو اس سب کا مشورہ بھی ان کا ہے.. اس نے ہنستے ہوئے ایک آنکھ مار کر اسے اپنا کارنامہ بتایا..

کانٹ سیلو آسہ.. ابھی وہ اس کو کچھ اور کہتی باہر سے چچی کی اونچی اونچی بولنے کی آوازیں آنا شروع ہو گئی تھی..

کہاں ہیں ناس پٹی.. برتن کیا تیرے باپ نے دھونے ہیں.. ان کی بات سن کر جہاں عظمیٰ نے افسوس سے اپنا سر جھٹکا وہیں آسیہ نے عظمیٰ کو ایک نظر دیکھا..

تم یہی رکو.. میں ذرا آتی ہوں.. اسے یہی رکنے کا کہہ کر وہ باہر آئی..

جی چچی جان فرمائے کیا فرما رہی تھی آپ.. کان میں انگلی گھماتے وہ مکمل لاپرواہ انداز میں ان سے پوچھ رہی تھی..

مہارانی صاحبہ میں کہہ رہی ہوں برتن آپ کے باپ نے دھونے ہیں.. باپ کے تڑکرے پہ اسے غصہ تو بہت آیا لیکن خود کو کنٹرول کرتی بولی..

Posted On Kitab Nagri

ہم آئیڈیا تو اچھا ہے پر باپ کو قبر سے بلانے کے لیے کسی کو قبرستان جانا پڑے گا.. کیوں نا آپ چلی جائیں وہ بھی ہمیشہ کے لیے.. آخر میں اس کا لہجہ خود بخود تلخ ہو گیا.. آسیہ کی بات سن کر تو ان کے سر پہ لگی اور تلووں پہ بجھی.. عظمیٰ بھی باہر آچکی تھی.. اور دونوں کی بحث سے پریشان تھی..

اوہ بی بی.. یہ جو گز بھر زبان ہے نا اس کو سنبھال کر رکھو.. اگلے گھر جانا ہے تم نے.. اتنی زبان والی لڑکیوں کو لوگ اگے دن ہی کا غڈ دے کر گھر بھیجتے ہیں.. ہاتھ نچانچا کر بولتی وہ آسیہ کو غصہ دلانا چاہ رہی تھی پر کہی نہ کہی اندر وہ جانتی تھی کہ یہ سب بے سود ہے..

پیاری چچی جان میری فکر نہ کریں.. جیسے آپ لو سنبھالنے والا مل گیا ویسے ہی مجھے بھی مل جائے گا.. فکر اپنی چہیتی کی کرے اس کی عمر نکلی جا رہی ہے..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کہہ کر وہ رکی نہیں تھی عظمیٰ کا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ کمرے میں چلی گئی جبکہ پیچھے چچی کی پھر سے بلند آوازیں انا شروع ہو گئی..

اففف.. یہ کیا تھا.. عظمیٰ تو ابھی تک حیران تھی اس گولہ باری پہ..

Posted On Kitab Nagri

دیکھا تو ہے کیا تھا.. اب اس سے زیادہ میں اور کیا ایکسپلین کروں.. بالوں کو برش کرتی وہ عظمیٰ کو شاکڈ پہ شاکڈ دے رہی تھی.. یہ وہ آسیہ تو نہیں جو تین سال پہلے تھی.. اماں ابا کی ڈیتھ کے بعد اس کا یہاں واجبی سا ہو گیا تھا زیادہ تر وہ آسیہ سے یونی میں ہی مل لیتی تھی یہ اس کے سامنے ہونے والا پہلا قصہ تھا اس لیے وہ حیران تھی.. بچوں کی وجہ سے اب اسے ویسے ہی وقت نہ ملتا تھا..

لیکن پھر بھی آسیہ تمہیں چچی سے اس طرح بات نہیں کرنا چاہیے تھی.. اپنی طرف سے اس نے اسے سمجھانے کی کوشش تھی.. اس کی بات پہ وہ مسکرائی..

اگر میں یہ سب نا کروں نا تو مر جاؤں.. مجھے بد تمیز ہونا قبول ہے.. لیکن میں ان کا فضول قسم کا ظلم برداشت نہیں کر سکتی.. آج میری باری برتن دھونے کی تھی ہی نہیں تو میں کیوں کروں..

لاپرواہی سے بولتی وہ عظمیٰ کو حیران کر گئی تھی..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

خیر تم یہ سب چھوڑو آؤ عفان سے تمہاری بات کرواتی ہوں اس سے پہلے آسام بھائی آجائے.. ان سے بات کر کے یقیناً تمہیں تسلی ہو جائے گی.. وہ پر جوش سی موبائل کی طرف بڑھی اور عظمیٰ اس کی شکل دیکھ کر خوش ہو رہی تھی..

واقعی اس ماحول میں رہنے کے لیے ڈھیٹ ہونا ضروری تھا..

Posted On Kitab Nagri

اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے.. عظمیٰ نے دل سے دعا کی تھی لیکن ہر دعا قبول ہو ایسا ممکن کب ہوا ہے..

@@@

یہ کیا کھانا بنایا ہے.. پورے ماحول میں باؤجی اور شیشے کا باؤل ٹوٹنے کی آواز چھنکی تھی..

کیا ہوا سرکار.. بے جی نے ان سے ڈرتے ڈرتے پوچھا.. کیا مذاق تھا نا وہ نام کو "بے جی" تھی لیکن حق ان کو کسی چیز کا اتنا سا بھی حاصل نہ تھا..

یہ کھانا بنایا ہے؟؟ بالکل پھیکا.. وہ زمین کی اس باؤل کی طرف دیکھتے ہوئے وہ غصے سے بولے جواب چکنا چور ہو چکا تھا اور اس میں موجود سالن صحن پہ بکھرا تھا اور کچھ چھینٹیں دیوار پہ بھی تھی..

بے جی نے ڈر ڈر کر ندرت کی طرف دیکھا جس کے چہرے پہ پرسوں کی مار کے ابھی تک نیل واضح تھے اور پھر عرشان کے چہرے کی سختی کو..

کیونکہ کھانا آج ندرت نے بنایا تھا اور وہ اسے مزیدافیت نہ دینا چاہتی تھی.. اس لیے انہوں نے سر جھکا کر سارا الزام خود پہ لے لیا..

Posted On Kitab Nagri

معاف کر دیجیے سرکار.. اب ایسا.. ان کی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی جب باؤجی نے ایک زوردار تھپڑان کے گال پہ رسید کیا جس سے ان کا سر عریشان کی چنیر کے پچھلے حصے پہ لگا..

آہ.. درد کی ایک لہر ان کے پورے دماغ میں دوڑ گئی..

مار منحوس کو.. سالوں سال ہو گئے پر کھانا پکانا آیا.. یہ وڈی اماں تھی جنہوں نے اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا تھا..

رہنے دیں وڈی اماں جس عورت کو خود احساس نہ ہو اسے کچھ بھی کہہ لو اسے احساس نہیں ہوگا.. آج رات کمرے میں مت آنا.. کہہ کر وہ ر کے نہیں تھے ڈاننگ حال سے نکلتے چلے گئے تھے..

اس پورے حال میں صرف ایک ہی شخص ایسے مطمئن بیٹھا تھا جیسے یہاں کچھ ہوا ہی نہ ہوا.. اور وہ یقیناً عریشان ہی تھا..

@ @ @

Posted On Kitab Nagri

بے جی کیا ہوا ہے.. اتنی رات کو آپ یہاں کیا لر رہی ہیں اور یہ ماتھے پہ کیا ہوا ہے.. عیش میر جو صبح سے اڈمیشن
اقرار ہائش کے معاملے میں شہر گیا تھا واپسی پہ یون ماں کو لاؤنچ میں سر پہ پٹی باندھے دیکھ کر حقیقتاً پریشان ہوا تھا..
کیونکہ باؤ جی انہیں دس بجے کے بعد کمرے سے نکلنے نہ دیتے تھے..

وہ.. انہوں نے بہت کوشش کی کہ بیٹے سے چھپالیں.. لیکن اتنے ظلم ایک نرم کندھا مل جائے تو کون نہیں ٹوٹا وہ
بھی ٹوٹ گئی تھی.. بکھر گئی تھی اس کے ایک بار پہار سے پوچھنے پہ ہی ان کے گلے میں آنسوؤں کا پھندہ سا اٹک گیا
تھا..

ناچاہتے ہوئے بھی آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گالوں پہ بہہ نکلے تھی.. ماں کو یوں روتا دیکھ کر اس نے جھٹ سے انہیں
اپنے گلے لگایا..

Kitab Nagri

وہ ساری کہانی سمجھ گیا تھا اسے اب کسی سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہ تھی..

باؤ جی ابھی تک بے جی پہ ہاتھ اٹھاتے ہیں.. بس ایک بار اپنے پیروں پہ کھڑا ہو جاؤں.. پھر بے جی کو اتنی دور لے
جاؤں گا جہاں غم دکھ تلف ان سب چیزوں کا غم کا نشان نہ ہوگا.. وہ یہ سب صرف سوچ ہی سکا تھا ابھی کہنے کی
ہمت نہیں تھی..

Posted On Kitab Nagri

اور بے جی ان کے لیے تو عرش میر لے الفاظ سے زیادہ اس کا کندھا ہی کافی تھا.. اس کی محبت کا حصار جو وہ ان کے گرد باندھے تھا.. اور اسی اولاد کی محبت میں رو کر وہ اپنا سارا غم ہلکا کرنا چاہتی تھی.

ایک دفعہ پھر سوچ لو آسیہ.. وہ دلہن بنی بیٹھی تھی آج اس کا نکاح تھا عفان سے.. عظمیٰ کو عجیب سے ڈر لاحق تھا حالانکہ وہ عفان سے بات کر چکی تھی اور اسے وہ اچھا بھی لگا تھا لیکن پھر دل عجیب سے انداز میں ڈوب رہا تھا..

سوچنے سمجھنے کا وقت گزر گیا ہے عظمیٰ اب بس کر دکھانے کا وقت ہے.. اور تم.. پلیز یہ سارے وہم نکالو دل سے.. اور مجھے بھی خوشی خوشی رخصت کرو.. بے فکری سے کہتی وہ شیشے میں اپنا عکس دیکھ رہی تھی اور بلاشبہ لال جوڑے میں ماتھے پہ جھومر لگائے میک اپ کیے وہ لگ ہی بہت پیاری رہی تھی..

پتہ نہیں کیوں مجھے لگ رہا ہے یہ سب ٹھیک نہیں ہے ہمیں ایک دفعہ تو چچا سے بات کرنی چاہیے.. عظمیٰ کی بات پہ آسیہ نے اکتاہٹ سے آنکھیں گھمائیں..

www.kitabnagri.com

اف اس کا کچھ نہیں ہو سکتا.. اس کی سوئی وہی اٹکی ہے.. لمبا سانس لے کر وہ اس کے قریب آئی اور اس کا ہاتھ پکڑا..

Posted On Kitab Nagri

دیکھو میری پیاری بہن چچا جو روکے غلام میرا مطلب ہے زن مریدی جیسے لفظوں پہ پورا اترتے ہیں وہ تو سانس بھی چچی کی مرضی سے لیتے ہیں.. اگر وہ گھر میرا نہ ہوتا تو دونوں میاں بیوی کب کا مجھے نکال چکے ہوتے.. اور ویسے بھی جانیاں میرے لیے تم اور آسام بھائی اہم ہو.. باقی سب بھاڑ میں جائیں..

صرف میں اور آسام؟؟ عفان نہیں اہم؟؟.. عظمیٰ اسے اب تنگ کر رہی تھی.. اس کا اچھا موڈ وہ بھی اتنے اہم.. دن بھی اسے خراب نہیں کرنا چاہیے یہ اسے احساس ہو گیا تھا..

ہائے وہ تو جان ہیں اپنی.. ٹھنڈی آہ بھرتی وہ کہی سے بھی نہیں شرمائی تھی..

اللہ اکبر لڑکی.. ذرا شرم کر لو.. عظمیٰ کے مکہ جڑنے پہ وہ دونوں اب ہنس رہی تھی.. جب ابان بھاگتا ہوا اندر آیا..

ماما بابا کہہ رہے ہیں.. لالہ ریڈی ہیں تو باہر آجائیں.. وہ شاید بھاگ کر آیا تھا اس لیے سانس پھولا تھا.. آسیہ کو وہ پیار سے لالہ کہتا تھا..

ارے لالہ کی جان.. بابا سے بولو ماما اور لالہ دونوں بالکل ریڈی ہیں.. آسیہ نے اسے بازوؤں میں اٹھایا.. وہ تین سال کا گول مٹول.. سا بچہ آسیہ کو جی جان سے عزیز تھا..

Posted On Kitab Nagri

افسوس کیا کر رہی ہو.. کچھ اپنے دلہنہا پے کا ہی خیال کر لو.. ڈریس خراب ہو جائے گا.. عظمیٰ کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے اس لڑکی کو دلہن بن کر بھی سکون نہیں تھا..

کوئی نہیں خیر ہے.. وہ اسے اسی طرح اٹھائے باہر لاؤنج میں چلی آئی جہاں نکاح خواں کے ساتھ باقی افراد بیٹھے تھے.. ان میں عفان آسام اور ان کے کچھ دوست تھے.. جبکہ عظمیٰ افسوس کرتی پیچھے آئی اس کا واقعی کچھ نہیں ہو سکتا تھا..

تو تو گیا باس.. عفان کے دوست نے آسیہ کو اس طرح آتے دیکھ کر اس کے کان میں شرارت سے کہا جبکہ وہ اپنی جان من کو پہلے سے ہی جانتا تھا اس لیے فقط مسکرا نے یہ اکتفا کیا..

صوفیہ پہ بیٹھنے سے پہلے وہ ابان کو نیچے اتار چکی تھی.. اور پھر آسام کے کہنے پہ نکاح شروع کیا گیا..

www.kitabnagri.com

آسیہ بنت سعود آپ کو عفان بن شمس سے یہ نکاح سکھ رائج الوقت پچاس ہزار روپے منو جل قبول ہے.. نکاح خواں کے تیسری بار پوچھنے پہ اس نے عجیب سی نظروں سے مولوی صاحب کو دیکھا..

Posted On Kitab Nagri

مولوی صاحب بس کر دیں.. اتنی بار پوچھے گئے تو مجھے خود ڈاؤٹ ہونا شروع ہو جائے گا کہ مجھے قبول ہے کہنا ہے کہ نہیں.. آسیہ کی بات پہ جہاں عفان کے لب مسکرائے تھے وہیں مولوی صاحب کا منہ کھلا تھا اور ساتھ کھڑی عظمیٰ نے اس کے سر پہ چپت لگا کر اسے مودب رہنے کا اشارہ کیا..

جسے شاید اس نے سمجھ بھی لیا تھا اس لیے خاموشی سے قبول کہہ دیا تھا.. جبکہ عظمیٰ نے صحیح معنوں میں اپنا سر پکڑ لیا..

@ @ @

اس وقت وہ دلہن بنی بیٹھی عفان کے کمرے میں بیٹھی تھی. نکاح کے بعد وہ اسے اپنے فلیٹ میں لے آیا تھا جسے اس کے دوستوں نے کافی اچھے سے سجا دیا تھا.. ورنہ فلیٹ میں عفان کے علاوہ ایک ملازمہ رہتی تھی جو اس کے تمام کام کاج کرتی تھی..

www.kitabnagri.com

عفان اپنے سب دوستوں کو فارغ کر کے روم میں آیا.. اور جو کچھ اسے آگے دیکھنے کو ملا تھا وہ اسے شاکد کرنے کو کافی تھا..

Posted On Kitab Nagri

وہ جو ہزاروں خواب سجا کر کمرے میں داخل ہوا تھا.. بیڈ کی طرف دیکھتے ہی اس کے سارے چکنا چور ہو گئے تھے.. کیا کچھ نہ سوچا تھا اس نے اپنے بچپن سے..

کتنی راتیں جاگ کر کتنے خواب اپنی آنکھوں میں اس نے اپنی شادی کی رات کے لیے بنے تھے.. وہ اپنی دلہن کا گھونگھٹ اٹھایے گا وہ شرمائے گی پھر اسے منہ دکھائی دے گا..

لیکن یہاں جو اسے منہ دکھائی دی گئی تھی وہ اسے ہلا کر رکھ گئی تھی.. اس کے خوابوں کی دلہن حقیقت میں بیڈ پہ آلتی پالتی مارے دوپٹے سے بے نیاز لہگ پھس کے ساتھ بھرپور انصاف کر رہی تھی..

آسیہ.. وہ غصے اور صدمے سے بس اس کا نام بھی نہ بول سکا تھا صرف لب ہلے تھے..

آسیہ کو محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کمرے میں آیا ہے لیکن اس نے دیکھنے کہ زحنت نہ کی تھی کیونکہ اس وقت وہ جانتی تھی کہ عفان آیا ہو گا اور ویسے بھی دیکھنے کے لیے اسے مڑنا پڑتا.. اور دوسرا کھانے سے ہاتھ روکنا پڑتا.. جو ناممکن تھا..

بقول اس کے رزق کو انتظار کروانا بہت بڑا گناہ ہے.. کھانا کھا کر وہ برتن رکھنے کے لیے جو نہی مڑی.. سامنے اپنے عفان کو سکتے ہی حالت میں کھڑے پایا..

Posted On Kitab Nagri

ارے عفان آپ کب آئے.. اسے اندازہ تو تھا پر پھر بھی اداکاری تو کرنی تھی..

اس وقت جب میری بیوی کھانے کو ایسے لگی تھی جیسے بھوکا خرگوش گاجر کو.. وہ بھی طنز کرنا بھولا تھا..

بسبس عفان.. ایک تو اپ اور اپ کی مثالیں بندہ شرمندہ ہو کر رہ جاتا ہے قسم.. اس نے بھی منہ چڑایا..

تم اور شرمندہ.. اچھا مذاق اور یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے تم نے بیوی.. کچھ تو خدا کا خوف کرو.. آج شادی ہوئی ہے ہماری.. وہ جتنا بھی اپنی قسمت پہ افسوس کرتا کم تھا..

عفان سچی میرا قصور نہیں ہے.. میں نے ملازمہ کو کہا تھا کہ کھانا نہ رکھے مگر اس نے سنا ہی نہیں.. اور گرم گرم تکہ دیکھ کر مجھ سے رہا نہیں گیا.. وہ سر جھکائے ایسے بولی جیسے اپنے گناہ کا اعتراف کر رہی ہو.. عفان کو اس پہ ٹوٹ کر پیار آیا..

وہ دھیرے سے اس کے قریب آیا اور اس کی ہاتھوں کو پکڑا جنہیں وہ بری طرح مروڑ رہی تھی..

Posted On Kitab Nagri

ایسے نہیں کرو نہ مائی لیڈی.. وہ گھمبیر لہجے میں بولتا اس کے اور نزدیک ہوا.. آسیہ کو لگا اس کا سانس رک جائے گا وہ جتنی بھی بولڈ سہی پت تھی تو لڑکی ہی نا..

عفف.. عفان.. اس کے لب پھڑپھڑائے.. وہ اس سے دور ہونا چاہتی تھی لیکن ایک طرف بیڈ تھا تو دوسری طرف وہ.. وہ اسے دھکا دیتی تو خود ہی بیڈ پہ گر جاتی..

اس کا ہاتھ پکڑ کر اس نے لبوں سے لگایا.. بولو میری جان..

مجھے سانس نہیں آرہا.. وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس پہ اپنے جذبات کو عیاں کر گئی..

حیرت ہے.. اتن کھا کر بھی سانس نہیں آرہا.. موٹی.. آخری لفظ اس نے اسکے کان کے بے حد قریب جا کر ادا کیا جس پہ آسیہ نے اسے جھٹکے سے سراٹھا کر دیکھا..

میں موٹی ہوں؟؟ ساری شرم بھاڑ میں ڈالتے وہ چلائی.. آنکھیں ابل کر باہر آنے کو تھی.. اس کے انداز پہ عفان خود کو قہقہہ لگانے سے باز نہ رکھ سکا تھا..

Posted On Kitab Nagri

نہیں میری جان تم صرف میری ہو.. اسے اپنا حصار میں لیتا وہ پیار سے اس کے کان میں بولا.. اور آسپہ کو لگا اس سے زیادہ میٹھے الفاظ اور اتنا میٹھا لہجہ شاید اس نے لہجی نہ سنو ہو گا..

@ @ @

اماں ناراض ہیں.. آج اس نے لاہور جانا تھا.. ویسے بھی وہ ایک ہفتہ لیٹ تھی اماں کے نہ مان جانے کی وجہ سے.. اور اب جب وہ مان گئیں تھی تو اس کا دل کر رہا تھا وہ اڑ لرا لاہور پہنچ جائے.. جانے سے پہلے وہ اماں کے سامنے آئی ابان گاڑی میں اس کا انتظار کر رہا تھا..

باہر ابان گاڑی میں اس کا انتظار کر رہا تھا.. سب ملے تھے سوائے اماں کے.. اور وہ ان سے ملے بغیر کیسے جاسکتی تھی..

Kitab Nagri

تمہیں پرواہ ہے.. وہ اس سے ناراض نہ تھی بس اس کے جانے سے ادا اس تھی..

آپ کو لگتا ہے مجھے پرواہ نہیں ہے؟؟..

مجھے کیا پتہ..

Posted On Kitab Nagri

کیا اب تک اتنا ہی جان پائی ہے مجھے آپ؟؟ اس بار روشم کے لہجے میں واقعہ دکھ تھا..

جانتی ہوں تمہیں.. بہت اچھے سے جانتی ہوں.. اس لیے تو سوچ رہی ہوں تمہارے بغیر تو یہ گھر کاٹ کھانے کو دوڑے گا مجھے.. میرے گھر کی رونق ہی جا رہی ہے.. ان کے لہجے میں نئی محسوس کر کے روشم بے اختیار ان کے گلی لگ گئی..

اماں پلینز.. آپ روئے گی تو میں نہیں جاؤں گی.. مجھے اپنے خوابوں سے زیادہ اپنی اماں عزیز ہے.. اس کی بات پہ وہ مسکرائی.. وہ جانتی تھی وہ ان کی اچھی بیٹی ہے.. لیکن اس سے دوری کا دکھ اور انجانے وسوسے انہیں ستا رہے تھے..



جلدی واپس آ جانا.. اسے الگ کرتے انہوں نے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا..

www.kitabnagri.com

پکا جلدی آ جاؤں گی.. اب تو ناراض نہیں ہے نا.. وہ جان تو گئی تھی پر ان کے منہ سے سننا چاہتی تھی..

ایک ماں اپنی اولاد سے کبھی ناراض نہیں ہوتی.. اس کے ماتھے کو ایک بار پھر انہوں نے چوما تھا..

اپنا خیال رکھنا میری جان.. اسے سینے میں بھینچ کر انہوں نے اسے علیحدہ کیا..

Posted On Kitab Nagri

آپ بھی.. اللہ حافظ.. ان کے ہاتھوں کو چوم کر وہ گاڑی کی طرف بڑھی.. جبکہ اماں کو لگ رہا تھا ان کا دل جا رہا ہو.. آج کافی سالوں بعد انہیں پھر کچھ غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا.. مگر وہ بھی اپنی ماں کی بیٹی تھی کہاں کسی کی سننے والی تھی..

$$@@@$$

اسلام علیکم.. ابان اسے ابھی ہاسٹل چھوڑ کر گیا تھا.. اور پورے راستے اس کی نصیحتیں بھی جاری رہی تھی.. ہاسٹل میں میلز کا جانا الاؤ نہیں تھا ورنہ وہ تو شاید اس کو کمرے تک چھوڑ کر آتا.. جو نہیں وہ اپنے کمرے میں آئی سامنے ہی ایک لڑکی کو کتابوں میں گم پایا تھا جو کہ شاید اتنی محو تھی پڑھنے میں کہ دروازہ کھلنے کی آواز سے بھی نہ چونکی.. اسی لیے اس نے ہی سلام میں پہل کی..

وعلیکم السلام.. آپ کون.. اس سے پہلے کہ بیڈ پہ موجود لڑکی کچھ پوچھتی اس کی نظر اس کے ہاتھ میں پکڑی کیری میں گئی..

اودہ تو تم میری کلاس میٹ ہو.. روشم پہلی بار دوسرے شہر آئی تھی وہ بھی اکیلی.. وہ پہلے ہی نروس تھی.. اوپر سے اس کے ڈیٹیکٹو انداز.. اس نے محض اثبات میں ہی سر ہلایا..

Posted On Kitab Nagri

ارے گرل تو وہاں کیوں کھڑی ہو.. ادھر پاس آؤ.. پورے ہفتے سے میں اکیلے درود یوار دیکھ دیکھ کر بور ہو گئی ہو..
وہ فوراً بیڈ سے اتری اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے دوسرے بیڈ پہ بٹھایا اور اس کا کیری اٹھا کر سائڈ پہ رکھا..

کیا نام ہے تمہارا.. لگتا ہے کم بولتی ہو.. وہ جو کوئی بھی تھی خود ہی سوال خود ہی جواب.. روشم کا دل کیا کہہ دے
آپ بولنے دیں گی تو بولوں گی نا.. پر کیا کہہ سکتے ہیں پہلی ملاقات کی مروت اسے مار رہی تھی..



میرا نام روشم ہے.. گلا کھنکھار کر اس نے گلا صاف کیا..

آہاں نائس نیم.. کیا مطلب ہے اس کا..

سورج کی پہلی کرن..

www.kitabnagri.com

زبردست.. بڑا افسانوی نام ہے بھئی.. تو مس روشم اب میں کرواتی ہوں اپنا تعارف.. میرا نام ہے نیلم.. میں
آپ کے ساتھ ہی ایم اے پولیٹیکل سائنس کی طالبہ ہوں.. اور اب ہم دونوں یونی کو فن لینڈ بنانے والے ہیں..

چونکہ ہاسٹل میں سب ڈیپارٹمنٹس کے رومز الگ الگ تھے اس لیے یہ تو اسے شیور تھا کہ روشم بھی ایم اے
پولیٹیکل سائنس کی ہی ہے.. اس کے بولنے پہ روشم قہقہہ لگا کر ہنسی..

Posted On Kitab Nagri

مجھے لگتا ہے ایسا ہی ہوگا۔۔ روشم کو لگ رہا تھا یہ پٹا خاڑ کی یقیناً اس کی ہم مزاج ہی ہے۔۔

اوکے دین۔۔ ریڈی ٹورول۔۔ نیلم نے اسے آنکھ ماری۔۔ جب کہ روشم ابھی بھی مسکرا رہی تھی۔۔ نیلم اسے اچھی لڑکی لگی تھی اور اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس کی اتنی جلدی کوئی دوست بن جائے گی یا وہ اتنی جلدی یہاں ایڈ جسٹ ہو پائے گی۔۔ لیکن جب ایسی لڑکی دوست بن گئی تھی تو یقیناً اب ایڈ جسٹ بھی وہ جلد ہی ہو جائے گی اسے یقین تھا۔۔

عفان کہاں جا رہے ہیں۔۔ وہ کمرے میں آئی تو عفان کہی جانے کی تیاری کر رہا تھا۔۔

ہاں۔۔ گائوں جا رہا ہوں۔۔ خود پر پر فیوم کا سپرے کرتے اس نے ایک نظر اسے دیکھتے جواب دیا۔۔

www.kitabnagri.com

کیوں خیریت۔۔ اچانک کیا پروگرام بن گیا آپ کا۔۔ بیڈ پہ پڑا اس کا کوٹ اٹھا کر وہ اس کے قریب آئی۔۔ جب سے ان کی شادی ہوئی تھی عفان کو کہی بھی جانا ہو آس یہی اسے کوٹ پہناتی تھی۔۔

ہاں یار۔۔ اماں کا فون آیا ہے۔۔ کوئی ضروری بات کرنی ہے انہیں۔۔ تم بس اپنا اور میری آنے والی نور چشم کا خیال رکھنا۔۔ اسے کمر سے پکڑ کر اس نے اس کے ماتھے پہ اپنے پیار کی مہر ثبت کی۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں تو رکھوں گی خیال۔۔ آپ بھی اپنا خیال رکھیے گا۔۔ اور کوشش کیجیے گا جلدی واپس آجائیں۔۔

کہو تو جاتا ہی نہیں۔۔

آہاں اتنے فرمانبردار ہے آپ میرے۔۔ آسیہ نے ابرو اچکایا۔۔

تمہیں شک ہے۔۔ جواب اس نے بھی اسے ویسے ہی جواب دیا۔۔

نہیں مجھے آپ کی ن مریدی پہ کوئی شک نہیں ہے۔۔ اپنی مسکراہٹ روکتے اس نے عفان کو دیکھا جو مصنوعی غصے سے دیکھ رہا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

باز آ جاؤ تم لڑکی۔۔

سوچ لیں۔۔ باز آ گئی تو یہ نہیں کہنا کہ پھر ویسی ہی بن جاؤ۔۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں وہ اسے جیسے کچھ جتا رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں کہوں گا۔۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا تم بدلو۔۔ تم میری محبت ہو۔۔ تم سے میں نے تب محبت کہ تھی تم مجھ سے لڑتی جھگڑتی تھی اب تو عشق ہو گیا ہے۔۔ اب کیسے کہہ دوں کہ بدل جائو۔۔ بس وعدہ کرو ہمیشہ ایسے ہی رہو گی۔۔ اسکی آنکھوں میں دیکھتا وہ جذب سے کہہ رہا تھا۔۔ کیا نہیں تھا اس کی آنکھوں میں۔۔ محبت سے کہیں بڑھ کر احترام تھا۔۔

وعدہ کرتی ہوں۔۔ آسیہ کیسے نہ ایمان کاتی اس کی باتوں پہ۔۔ جب اس کا عشق کرنا فرض تھا تو اس کا آئین کہنا بھی تو واجب تھا۔۔

جلدی آؤں گا اپنا خیال رکھنا۔ اس کے ماتھے پہ پیار کرتا وہ باہر دروازے کی جانب بڑھا۔ جبکہ آسیہ اسے دور تک دیکھتی رہی تھی۔۔



@@@

یونی میں ایم اے کلاس کا آج اس کا پہلا دن تھا وہ خوش و سرشار سے نیلم کے ساتھ چل رہی تھی۔ اس کے چہرے پہ بچوں سی خوشی دیکھ کر نیلم مسکرائی۔۔

تم تو ایسے خوش ہو رہی ہو جیسے ہفت قلم کی دولت مل گئی ہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں کیا پتہ یہ میرے لیے ہفت قلم کی دولت سے بھی بڑھ کر ہے۔۔ اس یونیس پڑھنا میرا خواب تھا۔
افف آئم سوچی۔۔ اپنی خوشی میں آنکھیں بند کیے وہ سرشار سی چل رہی تھی جب وہ بری طرح کسی سے
ٹکرائی۔۔

افف انسان ہو یا آرن مین۔۔ اتنے چوڑے سینے سے ٹکرانے کے بعد اس کے حقیقتاً چودہ طبق روشن ہوئے
تھے۔۔

اوہ بی بی۔۔ مجھ پر چلانے کی بجائے اپنی آنکھیں ٹھیک کرو۔۔ یوں اندھا دھند چلو گی تو کسی ناکسی سے ٹکرا ہی جاؤ گی۔۔
سرائیکی لہجے میں وہ بولتا وہ روشم پہ ہی چڑھ دوڑا تھا۔۔

اوہ مسٹر بی بی کس کو بول رہے ہیں۔۔ آپ کو بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔۔ اور اگر میں اندھا دھند چل رہی تھی تو
آپ کو تو ٹھیک نظر آتا ہے نا۔۔ آپ ہی پیچھے ہو جاتا مسٹر آنکھوں والے۔۔ نیلم کے بار بار منع کرنے پہ بھی اس نے
خوب دل کی بھڑاس نکالی تھی۔۔

اس کے اس طرح غصے سے بولنے پہ عرش میر نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا تھا۔۔ آس پاس ہجوم کا کافی رش
لگ چکا تھا۔۔ سب ہی اس لڑکی کو دیکھنے کو بے تاب تھے جو عرش میر خان سے پن گالے رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

بہت بول رہی ہے تو چھو کری.. ہماری جاگیر میں مالک سے اتنا بولنے والے کی گنج کروادی جاتی ہے.. وہ مونچھوں کو تاؤ دیتا جیسے اسے وارن کر رہا تھا..

اور ہمارے گاؤں میں جو عورتوں سے بد تمیزی کرتا ہے اس کو گنج کروانے کے ساتھ ساتھ اس کو گدھے پہ بٹھا کر اس کا منہ کالا کروا کر اسے پورے گاؤں کا چکر بھی لگوا دیتا ہے..

اس کے جواب یہ جہاں کچھ دے دے قہقہے نکلے تھے وہی عرش میر کے ماتھے سلوٹوں کا جال بن گیا تھا..

نخوت سے اس نے اس پانچ فٹ چار انچ کی لڑکی کو دیکھا جواب اس کی مردانگی کو ناچاہتے ہوئے بھی چیلنج کر چکی تھی..

اپنی شامت کو تم نے خود دعوت دی ہے لڑکی۔۔ اب دیکھتی جاؤ تمہارے ساتھ ہوتا کیا ہے۔۔ اسے لال انگارہ آنکھوں سے وہ وارن کر رہا تھا۔۔ لوگوں کی ہنسی اس کے منہ پہ تمانچے کی طرح بج رہی تھی۔۔ وہ جو کسی کو اپنے آگے بولنے نہ دیتی یہ چھٹانک بھر سی لڑکی کیسے اس کی بے عزتی سب کے سامنے کر گئی تھی۔۔

اس سے پہلے کہ روشم کوئی جواب دیتی نیلم اسے کھینچ کھانچ کر ہجوم سے باہر لے آئی۔

Posted On Kitab Nagri

کہاں لے کر جا رہی ہو مجھے۔۔ اسے جواب دینے دو مجھے۔۔ بڑا آیا۔۔ روشم کا پارہ ابھی بھی ہائی تھی۔۔

اففف لڑکی۔۔ میں نے تمہیں فن لینڈ بنانے کو کہا تھا بیٹل لینڈ نہیں۔۔ تم جانتی بھی ہو جس سے تم ابھی ابھی پنگا لے کر آئی ہو وہ کون ہے۔۔ کمر پہ ہاتھ باندھتے وہ اسے سمجھا رہی تھی۔۔

کوئی بھی ہو۔۔ مگر اس یونی میں وہ ایک سٹوڈنٹ ہے اور ہر سٹوڈنٹ بد تمیزی پہ ایسا ہی بی ہیویر ڈیزرو کرتا ہے۔۔ اس کی بات پہ نیلم کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔۔

وہ عام بندہ نہیں ہے۔۔ سندھ کے سب سے وڈیرے اور ایم این اے ہاشم علی خان کا بیٹا عرش میر خان ہے۔۔ سب اس سے ڈرتے وہ تو کسی کو منہ نہیں لگاتا سوائے اپنے دوستوں کے۔۔ اور تم اس سے الجھ پڑی ہو۔۔ نیلم کی بات پہ وہ ایک دم سہمی تھی جانتی تو تھی اس نام کو۔ سنا تھا ان کے جبر کے بارے میں اس نے۔۔ لیکن خود کو با ہمت ظاہر کرتے بولی۔۔

www.kitabnagri.com

واٹ ایور۔۔ اب کیا تم مجھے یہاں لیکچر ہی دو گی یا کلاس میں بھی جاؤ گی۔۔ ناک پر سے مکھی اڑاتی وہ کلاس کی جانب بڑھی جبکہ نیلم اس سر پھری لڑکی کو دیکھ رہی تھی جس کے ظاہر سے واقعی لگ رہا تھا کہ اسے کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔

@@@

Posted On Kitab Nagri

اماں یہ کیا کہہ رہی ہے آپ۔۔ عفان اس وقت اماں کے سامنے بیٹھا تھا اور ان کی بات سن کر اسے حقیقتاً شکوہ لگا تھا وہ جو آج فیصلہ کر کے آیا تھا کہ اماں سے آسیہ کے بارے میں بات کرے گا۔۔ لیکن اماں کی بات سن کر وہ حیران رہ گیا تھا۔۔
باہر سے گزرتا ہاشم اندر سے آتی آوازوں پہ وہی رک گیا۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔
knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

ہاں تو ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔ تمہارے باپ کے بعد میں نے گدی سنبھالی ہے۔۔ اب تم ہی بڑے ہو۔۔ آگے تمہیں ہی سنبھالنی ہے۔۔ آخر میں بھی اب بوڑھی ہو گئی ہوں۔۔ اماں کی بات باہر کھڑے ہاشم کے کان کھڑے ہوئے اور ساتھ ہی غصے کہ لہر اس میں دوڑ گئی تھی۔

تو اماں آپ ہاشم کو کہہ دیں نا۔۔ میری تو ویسے بھی شہر میں نوکری ہے اور میرا تو اس سب میں رجحان بھی نہیں ہے۔۔ میں نہیں کر سکتا۔۔

کیا نہیں کر سکتے ہاں۔۔ پہلے بھی تم نے شادی کی بات پہ بھی یہی بات کی تھی کہ ہاشم کی کروادیں ابھی میں پڑھنا چاہتا ہوں۔۔ تب میں نے تمہارے ی مان لی۔۔ اب اس کے بھی دو بچے ہو گئے ہیں لیکن تم ہو کہ نہ تم شادی والی بات پہ راضی ہوتے ہو اور اب اس بات پہ بھی تمہیں اختلاف ہے۔۔

انہوں نے تو اس کی اچھی خاصی کلاس لے ڈالی تھی۔۔ جبکہ باہر کھڑا ہاشم غصے سے وہاں سے چل دیا۔۔ باقی کی بات اس نے سننا بھی گوارا نہ کی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اماں میری پیاری اماں۔۔ اعفان نے لاڈ سے ان کے گلے کے گرد اپنے بازوؤں کا ہار ڈال دیا۔۔ اسے جب بھی کوئی بات منوانی ہوتی تھی وہ ایسا ہی کرتا تھا اور حیرت انگیز طور پہ اماں کا اس کی طرف سے دل بھی نرم تھا۔۔ اسی لیے تو وہ اس کی ہر بات مان لیتی تھی۔۔

اماں میں نہیں سنبھال سکتا آپ سمجھے نا۔۔ میں اس سب کے قابل نہیں ہوں۔۔ ہاشم بالکل ٹھیک ہے وہ آپ کے ساتھ رہا ہے اسے زیادہ اندازہ ہے۔۔ پکیڑ مان جائیے نا۔۔
اس وقت انہیں وہ بہت پیارا لگا تھا۔۔

اور شادی۔۔ اب اگلا سوال آیا تھا یعنی اس معاملے میں نیم رضامندی تھی۔۔

وہ۔۔ اماں۔۔ اب کے وہ سر کھجاتا الگ ہوا۔۔ بات کرنے کو الفاظ نہ مل رہے تھے۔۔

www.kitabnagri.com

وہ کیا۔۔ سمجھ تو وہ گئی تھی مگر اس کے منہ سے سننا چاہتی تھی۔۔

میں کسی کو پسند کرتا ہوں۔۔ اس وقت اگر آسیہ اسے دیکھتی تو ہنس ہنس کر پاگل ہو جاتی کیونکہ وہ شرماتا بالکل سرخ ہو چکا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

سب جانتی ہوں تمہیں میں نالائق۔۔ یہ بات ماں کو پہلے نہیں بتا سکتا تھا۔ انہوں نے مصنوعی غصے سے اس کا کان مروڑا۔

اللہ اماں۔۔ ابھی بتا رہا ہوں تو یہ کر رہی ہے۔۔ پہلے بتاتا تو کیا کرتی۔۔ وہ چیخا۔

تب بھی یہی کرتی نالائق۔۔ اس بار ہنس کر کہتے انہوں نے اس کا کان چھوڑ دیا جبکہ وہ بھی ہنستا ہوا ان کی گود میں سر رکھ گیا۔

باقی تفصیلات اس نے ابھی نہ بتائی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ اگلی بار آسیہ کو ساتھ لے کر آکر اپنا اور آسیہ کا رشتہ بتائے گا۔ وہ اپنے آنے والے بچے کو اپنے گھر میں لانا چاہتا تھا جہاں وہ پیدا ہوا تھا۔

اب اگر اماں مان گئی تھی تو وہ کچھ نہ کہتی۔۔ بس ایک وہلیمہ ہوتا اور پھر سب ہنسی خوشی رہتے۔۔ پر جیسا انسان سوچتا ہے ویسا ہوا ہی کب ہے۔۔

@ @ @

ندرت جب کمرے میں آئی تو عرشان ٹی وہی دیکھ رہا تھا۔ ایک نظر اسے دیکھ رہی پھر ٹی وہ پہ دیکھتا جہاں کوئی ٹاک شولگا تھا۔ پھر خاموشی سے اس کے پاس چائے لا کر رکھ دی۔

Posted On Kitab Nagri

سنو۔ وہ مڑنے لگی تھی جب عرفان نے اسے پکارا۔

جی۔۔ سرگوشی سے اونچی آواز نہ تھی اس کی۔۔

یہ رموٹ پکڑاؤ مجھے۔۔ قریب ٹیبل پہ اشارہ کیا گیا جو اس سے چند ہاتھوں کے فاصلے پہ تھا۔۔

ندرت نے ایک نظر اسے دیکھا اور ڈرتی ڈرتی آگے بڑھی۔۔ اسے عرشان سے ڈر لگتا تھا اس کی موجودگی میں اس کا دل کرتا تھا وہ کہیں غائب ہو جائے۔۔ کیونکہ وہ جب بھی اس کی موجودگی میں اس کا کوئی کام کرتی تھی۔۔

تو ڈر کی وجہ سے وہ کام ہمیشہ خراب ہوتا تھا اور پھر عثمان کا جلالی روپ پھر سے عود آتا تھا۔

ابھی بھی وہ ڈرتے ڈرتے آگے بڑھی لیکن ہائے رے قسمت۔ قریب جاتے صوفے سے اس کے پائوں کو ٹھوکر لگی اور پاس پڑی چائے کے ساتھ ساتھ وہ بھی پوری کی پوری عرشان کے اوپر جا گری۔

یا وحشت۔۔ وہ غصے سے چلایا۔۔ اور اسے دور کر کے زوردار تھپڑ اس کے منہ پہ مارا۔۔

ندرت کو پہلے ہی کچھ سمجھ نہ آرہا ہے ہمارا ہی سہی کسر اس کے تھپڑ نے پوری کر دی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

جاہل عورت۔۔ یہ کیا کیا ہے۔۔ چائے کے محض چند چھینٹے ہی اس پہ گرے تھے۔۔ باقی کچھ چائے تو صوفے اور قالین پہ گری تھی لیکن عرشان کا جلا د عود آیا تھا۔۔

وہ۔ وہ۔۔ عرشان۔۔ ندرت سے تو بولا ہی نا جا رہا تھا۔۔ اپنے ساتھ متوقع سلوک کا سوچ کر ہی اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔

کیا وہ وہ۔۔ اس کے بال پکڑ کر اس نے اس کا سر اوپر کیا۔۔

سرکار معاف کر۔۔ اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی۔۔ جب ایک اور زوردار تھپڑ اس کے منہ پر پڑا تھا۔۔

خاموش۔۔ عرشان اتنی زور سے چلایا کہ ندرت کی روح تک کانپ گئی۔۔ جسم تو پہلے ہی کانپ رہا تھا۔۔

تم جیسی عورت کو عرشان کی بیوی بننے کا حق ہی نہیں تھا۔۔ تم نے میری زندگی میں آکر میری زندگی بھی برباد کر دی ہے۔۔ جانتی ہو تم کیا ہو۔۔ تم ایک ایسی گھٹیا ہڈی ہو جسے نہ میں نکل سکتا ہوں نہ اگل سکتا ہوں۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسے بالوں سے پکڑے وہ اتنی حقارت سے بوک رہا تھا کہ اس کے لہجے کی کڑواہٹ ندرت کو اپنے اندر گھلتی محسوس ہو رہی تھی۔۔ اس نے ضبط سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔

اب سامنے مت آنا میرے۔۔ اسے زور سے ٹیبل پہ پھینکتا وہ بڑے بڑے ڈگ بھرتا باہر کی طرف چل دیا۔۔

جبکہ پیچھے ندرت کا سر ٹیبل کی نوک لگنے سے پھٹ چکا تھا اور اس سے خون رس رہا تھا۔۔ ہونٹ کا بھی یہی حال تھا۔۔ جو تھپڑ لگنے سے پھٹا تھا۔۔

یا اللہ رحم کر مجھ پہ۔۔ تو تو کہتا ہے میں اتنا ہی ازماتا ہوں جتنا کوئی آزمائش پہ پورا اتر سکتا ہے۔۔ پھر میرے ساتھ ہی ایسا کیوں۔۔ کیوں میری سزا اتنی بڑی ہے۔۔ اب بس کر دے۔۔ اور نہیں سہا جاتا مجھ سے۔۔ بس کر دے میری سزا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ زمین پہ بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی کہ اس وقت اس کے مالک کے علاوہ اس کی سننے والا کوئی نہ تھا۔۔ اور وہ تو بہترین سامع ہے۔۔

وہ جانتا ہے کہ کس کو کتنی آزمائش کے بعد کتنی نعمت سے نوازا ہے۔۔ کچھ رونے سے اور کچھ چچھون کے بہنے سے وہ کب اپنے ہوش سے بیگانہ ہوئی اسے خود خبر نہ تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیسی طبیعت ہے اب.. وہ اٹھی تو سر میں ٹیسیں اٹھ رہی تھی.. شاید چوٹ زیادہ لگی تھی اس لیے.. اس کے حواس بھی ابھی ٹھیک سے بیدار نہ ہوا تھا جب اسے بے جی کی آواز سنائی دی..

ایک خاموش نظر اس نے بے جی پہ ڈالی.. زبان سے کچھ نہ کہا تھا مگر آنکھیں سب کہہ رہی تھی.. شکوہ بے بسی درد اپنی ذات کی نفی کی تکلیف.. کیا کچھ نہ تھا ان میں..

کیوں آپ نے میری اپنے بیٹے سے شادی کروائی.. کیوں نہ روکا مجھے اس کی دلہن بننے سے.. بات کرتے ساتھ آنسو خود بخود نکل کر کن پٹیوں میں جذب ہو گئے..

اس کی بات پہ انہوں نے اپنے لب کاٹے.. اس کی تکلیف وہ بخوبی محسوس کر سکتی تھی..

www.kitabnagri.com

اگر میری اتنی اہمیت ہوتی تو میں عرشان کو کبھی ایسا بننے ہی نہ دیتی جیسا وہ ہے.. بات کرتے ان کے لہجے میں بے بسی ندرت اچھی طرح محسوس کر سکتی تھی..

دونوں ایک ہی سانپ کی ڈسی تھی.. ایک ہی طرح کا زہر ان کی رگ رگ کو تکلیف دے رہا تھا.. وہ تو کچھ نہ بھی کہتی تو سمجھ جاتی ایک دوسرے کو.. ندرت اب خاموش رہی..

Posted On Kitab Nagri

تم ریٹ کرو۔۔ وڈی اماں کو ہم دونوں کو نہ ملی تو طوفان کھڑا کر دے گی۔۔ کوئی بھی چیز چاہیے ہو تو مجھے آواز دے لینا۔۔ اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتی وہ اٹھ گئی۔۔ وہ اتنا ہی کہہ سکتی تھی کیونکہ ان کے بس میں صرف اتنا سا ہی تھا۔۔

@ @ @

اسلام علیکم سر۔۔ سر غفور کی کلاس آف ہوتے ہی وہ ان کے پیچھے لپکی۔۔

وعلیکم السلام۔۔ جی کہیے بیٹا۔۔ کلاس کی سائڈ پر رک کر انہوں نے اسے کہا۔۔ باقی سٹوڈنٹس ابھی کلاس سے نکل رہے تھے۔۔

سر وہ ایکچو بلی میں ایک ہفتہ لیٹ ہوں تو کیا مجھے نوٹس مل سکتے ہیں پچھلے لیکچرز لے۔ اس نے یہ نیلم سے بھی مانگے تھے پروہ نکمی نے بنائے ہوتے تو دیتی۔۔

www.kitabnagri.com

صحیح۔۔ آپ ایسا کرے کلاس کے سی آر سے لے لیں۔۔ میں نے ان کو ہی ہینڈ اوور کر دیے تھے۔۔

اوکے سر۔۔ تھینک یو سوچ۔۔ وہ سر ہلا کر جا چکے تھے۔۔ جبکہ پیچھے روشم کے لیے ابھی بھی مسئلہ تھا۔۔ کیونکہ آج تو دوسرا دن اس کا یونی کا۔۔ اور آج ہی دن نیلم بھی نہ آئی تھی تو سی آر کلاس کا کون تھا اسے معلوم ہی نہیں تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اففف.. اب کیا کروں.. نیلم کو کال کرتی ہوں.. پرسوں تو کویز رکھ دیا ہے سرنے.. ایک دل پہلے ہی نوٹس کاپی کروالیتی ہوں.. کچھ سوچتے اس نے نیلم کو کال ملائی جو دوسری ہی بیل پہ پک کر لی گئی تھی..

کہاں ہو لڑکی.. فون اٹھتے ہی اس نے سوال.. داغا..

سورہی تھی یار.. ابھی اٹھی ہوں... تم بتاؤ.. اس کی آواز کا بھاری پن بتا رہا تھا..

کیا ہوا ہے طبیعت ٹھیک نہیں ہوئی..

ہاں اب بہتر ہے بس.. تم کہو سب خیریت ہے نا.. نیلم.. کو لگ رہا تھا کوئی مسئلہ ہی ہو گا..

www.kitabnagri.com

یار وہ مجھے بتاؤ ہماری کلاس کا سی آر کون ہے.. اس کے پاس سرنے نوٹس رکھوائے ہیں.. وہ لینے ہیں.. وہ ایک ہی سانس میں سب بولتی چلی گئی..

جبکہ روشم کی بات سن کر نیلم جو ہنسنا شروع ہوئی تھی تو ہنستی ہی چلی گئی تھی..

Posted On Kitab Nagri

تمہیں کیا ہوا ہے؟.. کوئی دورہ تو نہیں پڑ گیا؟.. روشم کو اس کے ہنسنے پہ حیرت ہوئی..

میری بہن جب تم میری ہنسنے کی وجہ سنو گی تو تمہیں دورہ نہیں.. سانپ سونگھ جائے گا.. وہ ابھی بھی ہنس رہی تھی..

کیوں ایسی کیا بات ہے..

بات یہ ہے کہ ہمارا اسی آر مسٹر عرش میر خان ہے.. اب کہ وہ دوبارہ ہنسنا شروع ہوئی تھی.. اور روشم کو تو سچ میں سانپ سونگھ گیا تھا..



نہ کرو یا ر.. اس کی مری مری آواز نکلی..

www.kitabnagri.com

میں کیا نہ کروں.. اب اس کو سی آر اس کے نمبرز نے بنایا ہے میں نے نہیں.. وہ اس کی حالت کو اب انجوائے کر رہی تھی..

یار اب میں کیا کروں گی.. تم آؤ ابھی.. اور اس سے نوٹس مانگو.. مجھے اس کے منہ بھی نہیں لگنا.. روشم اس کو دیکھنا بھی نہ چاہتی تھی..

Posted On Kitab Nagri

یاراب میں تمہیں کیا کہہ سکتی ہوں سوائے اس کے کہ یہ یونی ہے اور یہاں مصیبت کے وقت گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے۔۔ اس لیے ریلیکس۔۔ وہ اس کو کام ڈاؤن کرتے بولی۔۔

یا اللہ ایک تو میری قسمت ہی اس معاملے میں بہت خراب ہے۔۔ جس سے پھٹا ڈالو اسے ہی کام پڑ جاتا ہے۔۔ چلو کرتی ہوں میں کچھ۔۔ کال بند کر کے وہ اب عرش میر کو ڈھونڈ رہی تھی کہ اب اسے گدھے کو باپ بنانا تھا۔۔

اس کے ڈھونڈنے پہ وہ اسے کیفے میں اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا نظر آ گیا۔۔

ایک گہری سانس لیتے خود پہ آیت الکرسی اور آلتو جلال تو آئی بلا کوٹال تو کاورد کر کے وہ اس کی طرف بڑھی۔۔

ایکسیوز می مسٹر عرش۔۔ نسوانی آواز پہ اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔ اور آنے والی ہستی کو دیکھ کر عرش کے ساتھ ساتھ روحان اور نومی بھی حیران ہوئے تھے اور سوچ رہے تھے کہ

اس لڑکی کو اپنی جان عزیز نہیں ہے۔۔ کل کی بات کے بعد آج کے دن ہی وارد ہو گئی تھی۔۔ یہ تو انہیں پتہ تھا کہ وہ انکی کلاس کی ہی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

بولو بی بی.. ایک نظر اسے دیکھ کر وہ دوبارہ فون میں کھو گیا..

بی بی پہ اس کا خون تو کھولا تھا لیکن کام تھا اس وقت اسے..

وہ.. نجھے سر عارف کے نوٹس چاہیے تھے انہوں نے کہا تمہارے پاس ہیں تو اس لیے وہ مجھے دے دو.. میں کاپی کروا کر واپس کر دوں گی..

روشم پتہ نہیں کیوں اسے اتنی وضاحت دے رہی تھی شاید اس لیے تاکہ وہ سٹڈیز کے معاملے میں اس سے دشمنی نہ نکالے..

اس کی بات پہ اس نے پاس پڑا اپنا بیگ اٹھایا اور بنا کچھ کہے اس میں سے نوٹس نکال کر اس کے حوالے کر دیے..

www.kitabnagri.com

روشم تو اس کی اس مہربانی پہ جتنا حیران ہوتی کم تھا.. اسے تھا وہ اس سے بدلہ لے گا لیکن اس کی اس حرکت نے اسے شک ڈ کر دیا تھا..

نوٹس لیتے وہ اس کے چہرے کے تاثرات بخوبی پہچان چکا تھا اس لیے جب بولا تو لہجے میں ٹھہراؤ تھا..

Posted On Kitab Nagri

میں ایک اصول پسند انسان ہوں۔۔ جس بات پہ ہمارا اختلاف ہے تمہیں اسی میں جواب دوں گا۔۔ اتنا کم ظرف نہیں عرش میر کہ ایسی چیزوں سے اپنا بدلہ لے۔۔ اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتا وہ روشم کو حیران کر گیا۔۔

وہ واقعی اس بار اس سے امپریس ہوئی تھی۔۔ لیکن افسوس اب وہ اس کا دشمن تھا۔۔

شکریہ۔۔ نوٹس بیگ میں ڈالے وہ وہاں سے چلی گئی تھی جبکہ روحان اور نومی نے اسے حیرت سے دیکھا۔۔

تم نے خواہ مخواہ اسے نوٹس دے دیے۔۔ رہنے دیتے تھوڑا خوار ہوتی تو اسے بھی سنبھ آتی۔۔ سب سے پہلے نومی کو ہوش آیا۔۔

تم لوگ پریشان کیوں ہوتے ہو۔۔ میں ان لوگوں کو زہر سے نہیں مارتا جو گڑ سے مر جاتے ہو۔۔ یہ تو پھر نازک سی لڑکی ہے اسے تو گڑ کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کی ضرورت ہے۔۔

اس کی بات پہ وہ پراسرار سا ہنستا مسکرایا۔۔ جبکہ اب کے اس کی ہنسی میں دونوں کی ہنسی بھی شامل تھا۔۔ کیونکہ وہ دونوں جانتے تھے عرش میر موقع پہ چوکا مارنے والا بندہ ہے۔۔

@ @ @

Posted On Kitab Nagri

اماں کو میں نظر نہیں آیا.. کیا کچھ نہیں کیا میں نے اس گدی کو پانے کے لیے.. اور فقط چھوٹا ہونے کی وجہ سے اماں اسے چن رہی ہے..

ایک اگ تھی جو ہاشم کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے تھی.. اس نے جب سے سنا تھا اس کا خون کھول رہا تھا..

نہیں میں ایسا نہیں ہونے دوں گا.. یہ گدی میری زندگی ہے.. اور مجھے اس کے لیے جس حد تک جانا پڑا میں جاؤں گا..

غصے سے اس کی کن پٹیوں کی رگ پھول رہی تھی..

تم دیکھتے جاؤ ویرے میں کیا کرتا ہوں.. کم از کم تمہیں اس گدی پہ بیٹھنے نہ دوں گا میں..

www.kitabnagri.com

ٹیرس کیریکنگ کو پکڑتے وہ مسکرایا.. ایک شیطانی مسکراہٹ..

@ @ @

عفان.. وہ تیار ہو رہا تھا جب اس نے اسے پکارا..

Posted On Kitab Nagri

ہاں بولومائی لیڈی.. مرر سے ہٹ کر وہ اس کے قریب آیا..

عفان آج آفس نہ جائیں.. اس کی ٹائی کو چھیڑتے وہ جیسے فرمائش کر رہی تھی..

لیڈی آج جانا ضروری ہے.. ایک اہم میٹنگ ہے.. اس کے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستا وہ اسے پیار سے سمجھا رہا تھا..

نہ جاؤنا.. میرادل گھبرا رہا ہے.. طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے مجھے میری.. پلیز مت جاؤ.. لیکن وہ ماننا نہیں چاہتی تھی اس کے کندھے پہ سر رکھ کر وہ لاڈ سے بولی..

جاناں.. تمہارا موڈ سوینگ ہو رہا ہے اور کچھ نہیں.. تم عظمیٰ آپ کو بلا لو.. اگر طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تو.. میں میٹنگ کے بعد فوراً واپس آ جاؤں گا..

www.kitabnagri.com

پیارے اس کا سر کندھے سے ہٹایا..

میں کال کر کے بلا لیتا ہوں عظمیٰ آپ کو.. تم زیادہ پریشان نہ ہو.. اوکے.. میں بھی جلدی آ جاؤں گا.. اس کے گال تھپتھپاتا وہ باہر کی طرف چل دیا..

Posted On Kitab Nagri

جبکہ آسیہ کا دل کیا کہ چیخ چیخ کر اسے بولے آج مت جاؤ.. رک جاؤ.. کچھ غلط ہونے کا احساس اسے مسلسل ہو رہا تھا جسے عفان محسوس کرنے سے قاصر تھا..

وہ ڈریو کر رہا تھا جب اس کے فون پہ رنگ ہوئی۔۔ آئی ڈی پہ مائی لیڈی کا لنگ لکھا آ رہا تھا۔۔ موبائل دیکھ کر اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔

لگتا ہے میری جان سے انتظار نہیں ہو رہا۔۔ فون اٹھاتے ہی وہ خوشگوار انداز میں بولا۔۔

عفان آپ کو مذاق سو جھ رہا ہے۔۔ یہاں میں اتنی پریشان ہو رہی ہوں۔۔ اس کے لہجے سے خفگی صاف ظاہر تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیوں پریشان ہو میری جان۔۔ گھر ہی آ رہا ہوں۔۔ عظمیٰ آپی نہیں آئی کیا؟؟۔۔ ایک ہاتھ سے فون سنبھالے دوسرے سے ڈرائیو کرتے وہ اس سے بات کر رہا تھا۔۔

کہہ رہی تھی بچوں کو سکول بھیج کر آ جاتی ہوں۔۔ بس ابھی آتی ہی ہوں گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

چلو پھر میں بھی گھر ہی آ رہا ہوں۔۔ پھر تینوں بیٹھ کر انجوائے کرتے ہیں۔۔ بلکہ باہر گھومنے جائیں گئے۔۔ اس کی خفگی مٹانے کو وہ خوشگوار لہجے میں گویا ہوا۔۔ جانتا تھا وہ باہر کا سن کر ہی خوش ہو جائے گی۔۔

ہاں تو پھر جب تک آرہے ہیں تب تک فون آن رکھیں۔۔ مجھ سے باتیں کرتے آئیں۔۔ اس کے لہجے میں موجود فرمائش کے عنصر کو محسوس کر کے وہ مسکرایا۔۔

اچھا میری ماں۔۔ یہ بتائو۔۔ برنج ٹائم میں کچھ کھایا یا نہیں۔۔

نا۔۔ جب آپ کے آنے پہ ہم باہر جا جو رہے ہیں تو مجھے کیا ضرورت ہے کچھ بھی کھانے کی۔۔ اب کہ وہ کھلکھلائی۔۔

ہا ہا ہا۔۔ یعنی میرا خرچہ کروانے کا پروگرام ہے۔۔ کان اور کندھے کے درمیان فون کو اٹکاتے اس نے قہقہہ لگایا۔۔

ہاں نا۔۔ میں آپ کی جیب ڈھیلی نہیں کروں گی تو اور کون کرے گا۔۔ وہ فل فارم میں آچکی تھی۔۔ عفان سے بات کرنے سے اس کا دھیان کافی حد تک بٹ گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا ہے عفان۔۔ خاموش کیوں ہو گئے۔۔ اس کے کوئی بھی جواب نہ دینے پہ اس نے پھر سے متوجہ کیا۔۔

کچھ نہیں یار۔۔ یہ لوگ بھی ناروڈ کے آگے لکڑیاں رکھی ہیں۔۔ انہی کو اتر کر اب پیچھے کرنے لگا ہوں۔۔ اس کی بات پہ آسیہ کا دل پھر اسی لہہ میں دھڑکنے لگا جس میں صبح سے دھڑک رہا تھا۔۔

آپ نہ جائیں عفان۔۔ وہاں سے واپس آجائیں۔۔ کچھ ہونے کا ڈر اسے پھر سے گھیر چکا تھا۔۔

کیا ہو گیا ہے مائی لیڈی میں تو بس۔۔ اس کی بات اس کے منہ میں ہی رک گئی تھی کیونکہ سامنے سے گولی تھی اور عفان کے سینے میں پیوست ہو گئی تھی۔۔

عفان۔۔ وہ چلائی لیکن وہاں سننے والا کون تھا۔۔ فون تو عفان کے ہاتھ سے چھوٹ چکا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

درد کی شدت سے وہ وہی گر گیا۔۔ یوں لگ رہا تھا جیسے سینا جل رہا ہو اس کا۔۔ اسے قدموں کی آواز آرہی تھی۔۔ شاید گولی مارنے والا اس کے قریب آرہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

آنکھیں اس کی ابھی تک کھلی تھی جب مارنے والا اس کے بالکل سامنے آگیا۔۔ کوئی اسے کہتا کہ آج سورج مغرب سے نکلا ہے تو شاید وہ یقین کر لیتا۔۔ لیکن جو شخص اس نے دیکھا تھا جس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے اسے گولی ماری تھی اس پہ یقین نہیں آ رہا تھا اسے۔۔

ہا۔۔ ہاشم۔۔ ٹوٹے لفظوں سے اس کا نام لیا۔۔

ہاں میں۔۔ اس کے پاس وہ ایک گٹنا زمین پہ رکھ کر بیٹھا۔۔

کک۔۔ کیوں۔۔ درد سے اس سے بولا نہیں جا رہا تھا مگر بوکنا ضروری تھا کیونکہ وہ پوچھنا چاہتا تھا کہ میں کیوں۔۔

معاف کرناویرے مگر گدی کے لیے کچھ بھی۔۔ کہتے ساتھ ہی اس نے ایک آخری گولی اس کے دل کے مقام پہ ماری تھی اور عفان کا ادھ مواوجود بالکل بے جان ہو گیا۔۔
www.kitabnagri.com

آنکھیں کھلی تھی۔۔ شکوہ کناں تھی۔۔ التجا تھی۔۔ کچھ کہنے کی تڑپ تھی لیکن ہاشم کو تو اس وقت صرف گدی نظر آرہی تھی۔۔ ان آنکھوں میں تو اس نے غور سے دیکھا ہی نا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

خدا حافظ دیرے۔۔ اس کی آنکھیں ہاتھ سے بند کرتا وہ اٹھا۔ اور وہاں سے دور جاتا گیا۔۔ چہرے پہ ایک کمینی مسکان تھی۔۔ جو اس کی بے حسی کا پتہ دے رہی تھی۔۔

اسے یقین تھا کہ اس نے کام مکمل کیا ہے۔۔ اب کون دیکھنے گا کہ کس نے عفان کو قتل کیا۔۔ ایک نامعلوم فرد پہ بات ختم ہو جائے گی۔۔ لیکن وہ بھوک گیا تھا کہ اللہ سب دیکھتا ہے اور سنتا بھی ہے۔۔

@ @ @

عفان۔۔ گولی لگنے کی آواز پہ وہ چلائی۔۔ لیکن کوئی فائدہ نہ تھا کیونکہ فون اس ہاتھ سے گر چکا تھا۔۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید چلاتی اسے عفان کے اٹکنے کی آواز آئی تھی۔۔

ہاشم۔۔ وہ جانتی تھی کہ ہاشم عفان کا چھوٹا بھائی ہے۔۔ اس وقت اس نے اپنی چیخوں کا گلا گھونٹ دیا۔۔ وہ سننا چاہتی تھی کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔۔

www.kitabnagri.com

ہاں میں۔۔ فون سے اب ابھرنے والی آواز یقیناً ہاشم کی تھی۔۔

کک۔ کیوں۔۔ عفان کی اٹکتی آواز سن کر اس نے بشکل اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھ کر اپنی چیخوں کا گلا گھونٹا۔۔

Posted On Kitab Nagri

معاف کرناویرے۔۔ لیکن ہدی کے لیے کچھ بھی۔۔ اس کی بات سن کر آسیہ کا دل کیا کہ اس کا منہ توڑ دے کیسا سنگدل تھا وہ۔۔

ساتھ ہی ایک اور گولی کی آواز آئی تھی اور بس وہی آسیہ کو لگا کہ اس کی زندگی ختم ہو گئی۔۔ ہاتھ سے موبائل چھوٹ گیا۔۔

عفان۔۔ آواز سرگوشی سے زیادہ نہ تھی۔۔ کیونکہ جو گیا تھا وہ تو اس کی سرگوشیاں کیا اس کا دل کی بات بھی سن لیتا تھا۔۔

عفان۔۔ اب کہ وہ چیخی تھی۔۔ اور عظمیٰ جو ابھی فلیٹ میں داخل ہوئی تھی اس کی چیخ سن کر فوراً اندر کی طرف لپکی۔۔ لیکن تب تک دیر ہو چکی تھی وہ کمرے کے بیچ و بیچ ہوش سے بیگانہ ہو چکی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

@@@

اب ان کی حالت نارمل ہے۔۔ جلد ہوش آجائے گا۔۔ دماغ جاگنے کے بعد یہ پہلا جملہ سنا تھا اس نے۔۔ وہ آنکھیں کھوکنا چاہتی تھی پر لگا جیسے منوں بوجھ پلکوں پہ آگرا ہو۔۔

ہمت کر کے اس نے مشکل سے آنکھیں کھولی تھی۔۔ پہلے دھندھلاہٹ اور پھر کچھ کچھ ٹھیک نظر آنے لگا۔۔

Posted On Kitab Nagri

آسیہ میری جان۔۔ اسے آنکھیں کھوکتا دیکھ کر عظمی اس کے قریب آئی۔۔ وہ جو چھت کو گھور رہی تھی ایک نظر انہیں دیکھا۔۔ نرس شاید جاچکی تھی۔۔

آپی۔۔ اب آنکھوں میں پہچان بڑھ رہی تھی۔۔ پر ذہن ابھی بھی مائل تھا۔۔

ہاں آپی کی جان۔۔ میرا تودل کر رہا ہے تمہارے بلائیں لے ڈالوں اتنا پیاری گڑیا کا تحفہ دیا ہے تم نے تو۔۔

بات کرتے انہوں نے پاس پڑے کاٹ کی طرف اشارہ کیا۔۔ جس میں ایک ننھی پری سو رہی تھی۔۔

عفان۔۔ ایک نظر کاٹ کی طرف دیکھ کر اس نے عفان کا پوچھا۔۔ آج اسے پورے ایک دن بعد ہوش آیا تھا اور فکر تھی بھی تو صرف عفان کی۔۔

www.kitabnagri.com

عظمی سب جان گئی تھی کہ عفان کا قتل ہوا ہے یہ بات آسام نے ہی پتہ کروائی تھی لیکن ڈاکٹر نے اسے سٹریس فری رہنے کو کہا تھا اور یہ خبر تو آسیہ کے لیے موت تھی۔۔

وہ۔۔ وہ ٹھیک ہے۔۔ عظمی کی اپنی آواز اس کا ساتھ نہ دے رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں نہیں۔۔ وہ ٹھیک نہیں تھے۔۔ انہیں گولی لگی تھی۔۔ آپ مجھے بتائے وہ کہاں ہیں۔۔ ہذیبانی انداز میں بولتی وہ اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

آسیہ میری جان۔۔ صبر کرو۔۔ اللہ کو یہی منظور تھا۔۔ عظمیٰ کی بات پہ آسیہ کے ہاتھوں کی حرکت رک گئی۔۔ وہ جو دعائیں کر رہی تھی کہ ایسا کچھ نہ ہو۔۔ اس کا دل جو کہہ رہا ہے وہ جھوٹ ہو۔۔

لیکن سردعا کہاں پوری ہوتی ہے۔۔ آسیہ کی بھی نہ ہوئی تھی۔۔ ہچپ چاپ لیٹی تھی۔۔ آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ نکلے کن پٹی میں جذب ہو رہے تھے۔۔ کہنے کو اب کچھ نہ بچا تھا بلکہ شاید جینے کو ہی کچھ نہ بچا تھا۔۔

@ @ @

عفان کی میت کیا آئی تھی گھر میں کہرام سا مچ گیا تھا۔۔ وڈی اماں کو تو یقین ہی نہ آ رہا تھا کہ ان کا جوان بیٹا قتل ہو گیا ہے۔۔ ایک وہی تو تھا جن سے انہوں نے بے پناہ محبت کی تھی۔۔

جو اس گھر کی رونق تھا۔۔ ان کا بس نہیں چل رہا تھا قاتل کو تڑپاڑپا کر مارے لیکن پولیس کوئی ثبوت نہ ملا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کتنی دیر تو وہ دکھ اور غم سے کمرے سے باہر بھی نہ جاتی تھی۔۔ ان کا دل ہی نہ کرتا تھا۔۔ تین ماہ ہو گئے تھے اس کی موت کو۔۔ لیکن وڈی اماں کو لگتا تھا وہ ابھی آئے گا اور مجھ سے لپٹ کر کہے گا۔۔

اماں آپ کے ہاتھ کے آلو کے پراٹھے کھانے کو دل کر رہا ہے۔۔

لیکن اسے نہ آنا تھا نہ وہ آیا۔۔ ان کی آنکھیں راہ تکتے تکتے پتھر کی ہو گئی پر وہ نہ آیا۔۔ گدی اب ہاشم نے سنبھال کی تھی۔۔

اور وہ بس سار سارا دن اپنے کمرے میں بند رہتی۔۔

رفتہ رفتہ انہوں نے خود پہ خول چڑھا لیا۔۔ ایک سختی کا ایسا خول جسے شاید کوئی بھی کبھی چٹ نہ پاتا۔۔

@@@

www.kitabnagri.com

عظمی۔۔ مجھے لگتا ہے کہ روشم کو تمہیں اب آسیہ کو دینا چاہیے۔۔ اب تو اس کی عدت بھی ختم ہو گئی ہے۔۔ بچی کے ساتھ رہے گی تو دھیان بٹ جائے گا اس کا۔۔

Posted On Kitab Nagri

عفان کو گئے پانچ ماہ ہونے کو تھے۔۔ لیکن آسیہ کی حالت اب بھی پہلے دن جیسی تھی۔۔ روشم چونکہ پری میچور تھی اس لیے اسے زیادہ کئیر کی ضرورت تھی جو کہ آسیہ ایسی حالت میں اسے نہ دے سکتی تھی۔۔

اس لیے اسے عظمی ہی پال رہی تھی۔۔

آپ جانتے تو ہے اس کی حالت کو آسام۔۔ اس کے پاس روشم کو دے بھی دوں تو اسے فرق ہی نہیں پڑتا۔۔ یہ روتی ہے تو اسے سنائی ہی نہیں دیتا۔۔ وہ تو بس جیسے گم صم سی ہو گئی ہے۔۔ اس سب کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔

آسام کا آئیڈیا اس حوالے سے سراسر فلاپ تھا۔۔

یہ تو ہے۔۔ تم نے اس سے بات کی۔۔ عفان کے گھر والوں کے حوالے سے۔۔ آسام چاہتا تھا کہ آسیہ عفان کے گھر جائے اور بتائے کہ روشم ان کا خون ہے تاکہ روشم اپنی ولدیت فخر سے بتا سکے۔۔ لیکن آسیہ کو ڈر تھا۔۔ اسے لگتا تھا کہ جیسے انہوں نے عفان کو مارا ہے وہ اس کی بیٹی کو بھی مار دے گی۔۔ اور اس بات پہ اس نے کافی ہنگامہ بھی کیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کہاں آسام۔۔ وہ تو اس بارے میں کچھ سننے کو تیار ہی نہیں ہے۔۔ بس ایک ہی بات کہتی ہے۔۔ کسی کو پتہ نہ چلے کہ اس کی بیٹی ہے۔۔ اور شاید وہ ٹھیک بھی ہے اگر ہاشم اپنے بھائی کو مار سکتا ہے تو اس ننھی جان کے ساتھ کیا کرے گا۔۔ اب تو سنا ہے گدی پہ بھی وہ بیٹھا ہے۔۔

عظمیٰ کو تو سوچ کر ہی جھر جھری لی تھی۔۔ اس کے نزدیک ہاشم جتنا ظالم دنیا میں شاید کوئی اور نہیں تھا۔۔

ہمم۔۔ کہہ تو تم ٹھیک رہی ہوم۔ خدشہ تو اس کا بھی ٹھیک ہے۔۔ لیکن اب جب اس کی ولدیت میں ہم عفان کا نام لکھیں گئے تو کبھی نہ کبھی تو سوال اٹھے گا نا عظمیٰ۔۔

آسام کی سوئی اس کی ولدیت پہ ہی اٹکی تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آسام۔۔ روشم کو بیڈ پہ لٹاتے اس نے آسام کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

اور آسام جانتا تھا کہ یقیناً اسے کوئی بات منوانی ہے کیونکہ جب بھی وہ ایسا کرتی تھی تو یعنی کوئی بات منوانا چاہتی تھی۔۔

ہاں کہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

آسام میں سوچ رہی تھی کہ کیوں نہ ہم روشم کو اپنی ہی بیٹی پر ف کر دے۔۔ اسکی ولدیت میں کیوں نہ آپ اپنا نام لکھوادیں۔۔ عظمیٰ کی بات پہ آسام ایک دم چونکا۔۔

عظمیٰ کیا ہو گیا ہے تمہیں تم جانتی ہو یہ ٹھیک نہیں ہے۔۔ آسام کو اس کی بات سن کر جھٹکا لگا۔۔

ہاں جانتی ہوں۔۔ پر باتیں سب آسیہ کی بھی تو ٹھیک ہیں۔۔ روشم کی زندگی صرف اسی صورت میں محفوظ رہ سکتی ہے۔۔ اس کا ہاتھ پکڑے وہ مسلسل۔۔ اسے قائل کرنے کی کوشش میں تھی۔۔

تم نے سوچ لیا ہے تم اپنی منوا کر ہی چھوڑو گی تو ٹھیک ہے پھر۔۔ کر لو اپنی مرضی۔۔ آسام نے بھی نیم ہی سہی پر رضا مندی دے دی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

اوه۔۔ تھینک یو سوچ آسام۔۔ فرط جذبات سے وہ اس کے گلے گگ گئی تھی جبکہ آسام اس کی بچوں سی حرکت پہ مسکرا دیا۔۔

$$@ @ @$$

Posted On Kitab Nagri

مجھے پتہ تھا میری بارش کہ دیوانی اتنی ٹھنڈ میں بھی اوپر ہی ہوگی۔۔ اس کے پیچھے کمر میں بازو حائل کرتے وہ اس کے کندھے پہ ٹھوڑی رکھ کر بولا۔۔

اس کی بات پہ آسیہ مسکرائی۔۔

جب پتہ تھا تو پھر بھی نیچے آوازیں دے رہی تھی۔۔ اس کے ہنسنے پہ اس نے ٹھوڑی اٹھا کر گھور کر اسے دیکھا۔۔

تم سن رہی تھی۔۔؟؟ پھر بھی جواب نہیں دیا۔۔ عفان کو برا لگا تھا۔۔

ہاں کیونکہ مجھے پتہ تھا۔۔ اب مجھے میرے جواب دیے بغیر بھی ڈھونڈ لے گئے۔۔ اس کے محبت بھرے جواب پہ عفان کا دل کیا اس پہ قربان ہو جائے۔۔

www.kitabnagri.com

خیر یہ تو میری محبت ہے پھر۔۔ جو تم جہاں بھی ہو تمہیں ڈھونڈ لیتی ہے۔۔ وہ دوبارہ سے اپنی ٹھوڑی اس کے کندھے پہ رکھ چکا تھا۔۔

ویسے ایک بات تو بتاؤ۔۔ اپنا حصار تنگ کرتے وہ گویا ہوا۔۔

Posted On Kitab Nagri

جی پوچھے۔۔

اگر کبھی تمہیں مجھے ڈھونڈنا پڑ گیا تو۔۔ فرض کرو اگر کبھی میں گم ہو گیا تو کیا کرو گی۔۔ وہ اسے شاید ڈرا رہا تھا۔۔
لیکن آسیہ کے چہرے پہ اطمینان تھا یوں جیسے وہ جانتی ہو کہ ایسا تو ممکن ہی نہیں۔۔

اس کے حصار سے نکلے بغیر وہ اس کی طرف مڑی۔۔

مسٹر عفان ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔ کیونکہ آپ میرے سینے میں دل بن کر دھڑکتے ہیں۔۔ آپ کی وجہ سے ہی زندہ ہوں میں۔۔ آپ دور جائیں گے تو بند ہو جائے گا یہ۔۔ اور مجھے پتہ ہے آپ اسے بند ہوتا نہیں دیکھ سکتے۔۔

اس کی بات پہ عفان ایک لمحے کو سہم گیا تھا۔۔ اس نے اپنے لب اس کی پیشانی پہ رکھے۔۔

www.kitabnagri.com

کیسی باتیں کر رہی ہوں مائی لیڈی۔۔ میری لیڈی تو مجھے زن مریدی کے طعنے دیتی یہ کونسی عورت ہے بھئی۔۔
اس کے ماتھے سے اپنے لب ہٹاتا وہ خوشگوار انداز میں گویا ہوا۔۔ مقصد شاید صرف اس کی بات کے اثر کو زائل کرنا تھا۔۔

کیونکہ وہ ایسا کبھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ اتنی گہرائی میں جائے اسے تو بے فکر سی آسیہ پسند تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ عورت بھی آپ کی بیوی کا ہی روپ ہے۔۔ اور اس کو ایک لڑکا بیوی بننے میں دیر نہیں لگے گی اگر آپ اس نے آئسکریم نہ کھلائی تو۔۔ اس کی بات پہ وہ دل کھول کر کھلکھلایا۔۔

ویسی ہی رات تھی۔۔ ویسے ہی وہ چھت پہ کھڑی تھی۔۔ نہیں تھا تو عفان نہیں تھا۔۔ اس کی ہنسی گونج اسے اپنے کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔۔

عفان چلا گیا ہے تو کیوں زندہ ہوں میں۔۔ میرادل تو اس کے ساتھ دھڑکتا تھا۔۔ وہ چلا گیا ہے تو کیوں زندہ ہوں میں۔۔

مجھے بھی مر جانا چاہیے۔۔ ہاں مجھے مر جانا چاہیے۔۔ خود سے کہتے وہ دیوار کے اوپر چڑھی۔۔

www.kitabnagri.com

عفان نہیں تو میں بھی نہیں۔۔ دیوار پہ کھڑی وہ خود سے بولی۔۔

ایک نظر نیچے دیکھا۔۔ اچھا خاصی اونچائی پہ وہ کھڑی تھی۔۔ لیکن اسے اس وقت کسی چیز کا ہوش نہ تھا۔۔ وہ تو اپنے حواسوں میں ہی نہ تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے ایک گہرا سانس لے کر آنکھیں بند کیں۔۔ اور خود کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔۔

میں چھوڑوں گی نہیں اس ہاشم کو۔۔ ہماری گھر کی تمام خوشیاں برباد کر دیں۔۔ میری پھولوں جیسی بہن کو چھین لیا مجھ سے۔۔ آسام آپ کچھ کرتے کیوں نہیں۔۔

آج آسیہ کی ڈیبتھ کا تیسرا دن تھا۔۔ عظمیٰ کو تو تب سے سکون ہی نہیں آ رہا تھا سوچ سوچ کر ہی غصہ آ رہا تھا اسے۔۔ اس کی گھر کی خوشیاں چھین لیں تھیں اس ہاشم نے۔۔

عظمیٰ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔ ہمارے پاس ایسا کوئی ثبوت نہیں جس کی بنیاد ہم کہہ سکے کہ یہ سب ہاشم نے کیا ہے۔۔ اس وقت ہم کمزور ہیں۔۔

آسام بھی بے بس تھا۔۔ وہ کب سے اسے سمجھا رہا تھا لیکن وہ سمجھ ہی نہ رہی تھی۔۔

اللہ غارت کرے اسے۔۔ جیسے ہماری گھر کی خوشیاں برباد ہوئیں ہیں وہ بھی کبھی خوش نہ رہیں۔۔

وہ روتی جا رہی تھی۔۔ اور یقیناً دل پہ لگے تو منہ سے بھی بددعائیں لگتی ہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

عظمیٰ پلیز صبر کرو۔۔ تمہیں اس سے بددعائیں دینے کی ضرورت نہیں۔۔ وہ جو اوپر بیٹھا ہے نا وہ بہترین منصف ہے۔۔ اس لیے اس طرح بول کر خود کو گنہگار مت کرو۔۔

اس کی بات پہ اب وہ چپ تو ہو گئی تھی لیکن آنسو ابھی بھی جاری تھی کہ ان پہ کسی کا اختیار نہیں رہا کبھی۔۔

عظمیٰ۔۔ آسام پاس سے اس کے قریب آیا اور اسے اپنی بازوؤں کے گھیرے میں لیا۔۔

دیکھو میری جان۔۔ یوں رو رو کر نہ تم اپنی طبعیت کر رہی ہو بلکہ رو شم بھی مسلسل نظر انداز ہو رہی ہے۔۔ اب ان اور نمل تو بڑے ہیں۔۔ مگر اس ننھی جان کو تمہاری ضرورت ہے۔۔ پلیز سنبھالو خود کو۔۔

اسے پیار سے خود سے لگائے وہ اسے دلا سہ دینے کے ساتھ ساتھ سمجھا رہا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن آسیہ کا۔۔ اس کے بولنے سے پہلے ہی اس نے اس کے لبوں پہ انگلی رکھ دی۔۔

عظمیٰ پلیز اب اس بارے میں کوئی بات نہیں۔۔ میں جانتا ہوں آسیہ کا دکھ بہت بڑا ہے۔۔ لیکن اب اس بارے میں کوئی بات نہیں کرو گی تم۔۔ بلکہ اس گھر میں ہی کوئی بات نہیں ہو گی اب سے۔۔

Posted On Kitab Nagri

آسام کی بات پہ عظمی حیرت زدہ سی اسے دیکھ رہی تھی۔۔

لیکن کیوں آسام۔۔ خود کو اس سے الگ کر کے وہ اس کے سامنے آئی۔۔

کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ روشم کسی بھی طرح کا کمپلیکس پالے۔۔ وہ بڑی ہو تو اس احساس کے ساتھ زندہ نہ ہو کہ اس کے ماں باپ اسکے ساتھ نہیں ہیں۔۔ بلکہ وہ خود کو ابان اور نمل کی بہن کی سمجھیں۔۔ اب یہ تم پہ بھی ہے عظمی کہ تم اسے کتنا پیار دیتی ہو۔۔ پلیز اسے اپنی اولاد سمجھنا عظمی۔۔ دوسرے کی اولاد کی بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے۔۔ میں قیامت کے دن آسیہ اور عفان کے سامنے شرمندہ نہیں ہونا چاہتا۔۔

آسام کی بات پہ عظمی کے بے اختیار آنسو نکل آئے۔۔ بلاشبہ وہ ایک عظیم۔ انسان تھا۔۔ اور اس بات کے بعد تو وہ واقعی اسے اتنا عظیم دیکھ رہی تھی کہ عظمی کو لگا اسے دیکھنے کے لیے اس کا قد چھوٹا پڑ گیا۔۔

www.kitabnagri.com

بے اختیار ہی وہ اسے گلے جا لگی۔۔

آئی پراسم آسام میں آپ کو اور خود کق قیامت کے دن شرمندہ نہیں ہونے دوں گی۔۔

اس کے سینے پہ سر رکھے وہ اس کے ساتھ ساتھ خفقہ سے بھی وعدہ کر رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے یقین ہے تم پہ میری جان۔۔ اس کے بالوں پہ ہونٹ رکھ کر اس نے اسے خود میں سمیٹ لیا۔۔

@@@

اففف یار پہلی پریزنٹیشن ہے۔۔ سچ میں بہت کنفیوز ہوں۔۔ وہ مسلسل نیلم کے کان میں بولے جا رہی تھی۔۔ اور نیلم اس کا یہی جملہ صبح سے کوئی ہزار دفعہ سن چکی تھی۔۔

سامنے سر عارف پریزنٹیشن لے رہے تھے اور اگلا گروپ انہی کا تھا۔۔

روشم اب تم نے کچھ کہانا تو یقین کرو تمہیں اٹھا کر باہر پھینک دینا ہے میں نے۔۔ ایسے کہہ کہہ کر اپنی پریزنٹیشن کے ساتھ ساتھ میری پریزنٹیشن بھی خراب کرے گی یہ لڑکی۔۔

www.kitabnagri.com

اسے اس بار اچھا خاصا ڈانٹ کر آخر میں وہ منہ میں بڑبڑائی۔۔ تب سے وہ اسے موٹیویٹ کر رہی تھی پر اب نیلم کی بھی بس ہو چکی تھی۔۔

آخر کار ان کا نمبر آ ہی گیا تھا۔۔ پہلے نیلم نے اپنے پارٹ کو ایکسپلین کیا۔۔ اب اس کی باری تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

گلے سے تھوک نکلتی وہ مرے مرے قدم اٹھاتی وائٹ بورڈ کے پاس آئی۔۔ اور نیلم پراجیکٹر کے پاس آکر بیٹھ گئی کہ اب سلائیڈز اسے ہی چینج کرنی تھی۔۔ لیکن اسے بیسٹ آف لک کا اشارہ دینا نہ بھولی تھی۔۔

روشم نے ایک گہرا سانس لیا اقر پر ریزینٹیشن دینی شروع کی۔۔ سٹارٹ پہ وہ لڑکھرائی لیکن آہستہ آہستہ اس میں کانفیڈنس آتا جا رہا تھا۔۔ لیکن یہ بھی تھوڑی دیر کے لیے تھا آگے اس کی بینڈ بجنے والی تھی۔۔ اس بات سے بچاری لا علم تھی۔۔

عرش میر نے روحان اور نومی کو دیکھا اور دونوں کو ہی آنکھوں میں اشارہ کیا۔۔

اور نومی جو کہ فرنٹ پہ ہی بیٹھا تھا اس نے بیگ سے باکس نکالا اور زمین پہ جھک کر اسے کھول دیا۔۔

روشم جو بڑے آرام سے بول رہی تھی۔۔ جو نہی پائوں سے کوئی نرم چیز لگنے سے نیچے دیکھا تو اس کی چیخیں آسمان کو چھونے لگی۔۔

کیونکہ ایک موٹا چوہا اس کے پائوں پہ چڑھا تھا۔۔ وہ چیختی ہوئی وہی پاس چیر پہ چڑھ گئی۔۔ پراجیکٹر نیچے گر چکا تھا۔۔ اب بس وہ تھی اور اس کی چیخیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

پوری کلاس اس کی حاکت دیکھ کر ہنس رہی تھی چوہا کب کا جاچکا تھا کلاس سے مگر وہ آنکھیں کھولتی تو اسے کچھ نظر آتا۔۔۔۔

مس روشم۔۔ سرعارف کی گرجدار آواز پہ اس نے آنکھیں کھولی۔۔ اپنی حالت دیکھ کر خود بھی وہ شرمندہ ہوئی۔۔ کلاس میں ابھی بھی دبی دبی آوازیں آرہی تھی۔۔

سوری سر۔۔ چیئر سے نیچے اتر کر وہ شرمندہ شرمندہ سی بولی۔۔

چوہا آپ سے بڑا تو نہیں تھا مس روشم جو آپ نے چیخ چیخ کر پوری کلاس سر پہ اٹھالی تھی۔۔ میسنرز بھی کسی چیز کا نام ہے۔۔ سرعارف نے اس کی اچھی خاصی کلاس لے ڈالی تھی۔۔

اور وہ بھی چپ کر کے سنتے رہی اب سر کو کیا بتاتی کہ چوہے کے سامنے کہاں میسنرز یاد رہتے ہیں۔۔

کلاس ڈس مس۔۔ باقی جتنے گروپس رہ گئے ہیں ان کی پریزینٹیشن اگلے لیکچر میں ہوگی۔۔ وہ کہہ کر ر کے نہیں تھے کلاس سے نکلتے چلے گئے تھے۔۔ ان کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ انہیں اس وقت کتنا غصہ ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم بھی حد کرتی ہو رو شم۔۔ نیلم اس کے پاس آکر غصے سے بولی۔۔ پہلی پریزنٹیشن ہی خراب گئی تھی اس کے تو نمبر بھی مڈز میں انکلیوڈڈ تھے۔۔

یار میرا کیا قصور ہے۔۔ وہ چوہا۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی نیلم نے اس کی بات بیچ میں ہی کاٹ دی۔۔

بس کر دو اب جو ہونا تھا ہو گیا۔۔ میں کیفے جا رہی ہوں۔۔ تم بھی اپنا بیگ لے کر آ جاؤ اب۔۔

نیلم باہر جا چکی تھی بلکی تقریباً زیادہ تر کلاس ویسے ہی خالی ہو چکی تھی۔۔ وہ بھی اپنا بیگ لے کر جو نہی دروازے کی طرف بڑھی عرش میرو ہی کھڑا تھا۔۔



وہ اسے نظر انداز کر کے جانا چاہتی تھی جب وہ اس کے سامنے آ گیا۔۔

www.kitabnagri.com

کیسی ہولیڈی۔۔ اس کا سامنے آکر وہ دلکشی سے گویا ہوا۔۔

میرے ٹھیک ہونے یا نا ہونے سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے مسٹر عرش میر خان۔۔ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ بہادری سے بولی۔۔ اور عرش میر کو یہی بہادری تو ہوا دیتی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہائے۔۔ صدقے آپ کی اس اداپہ۔۔ ویسے چوہے سے کوئی اتنا بھی ڈرتا ہے کیا۔۔ مجھے اندازہ نہیں تھا تم اتنا ہنگامہ کرو گی۔۔

آئی بروا چکاتا وہ روشم کو تپا گیا۔۔

اوہ تو یہ گھٹیا حرکت تم نے کی ہے۔۔ اس دن تو بہت بول اصول پسند بن رہے تھے۔۔
روشم کا لہجہ صاف تمسخرانہ تھا۔۔

ہا ہا ہا۔۔ اصول پسند ہی ہوں لیڈی۔۔ محنت کرنے میں خلل نہیں ڈالتا۔۔ ہاں جب اس محنت کا آؤٹ پٹ انا ہوتا ہے تو پھر میں اپنا بھی حصہ ڈالتا ہوں۔۔

اسے مزید غصہ دلانے کو اس نے آنکھ دبائی اور روشم کا دل کیا اس خبیث کا سر پھاڑ دیا۔۔
متواسط چال چلتی وہ اسکے قریب آئی۔۔
www.kitabnagri.com

پھر تم بھی تیار رہنا عرش میر جان کیونکہ ادھار رکھنا تو میری بھی عادت نہیں۔۔ اسے چیلنج کر وہ کی نہیں تھی۔۔
اس کے سائڈ سے ہو کر نکلتی چلی گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

آئی لائک دیٹ اٹیٹیوڈ۔۔ چلو اب یونی میں رہنے کا مزہ تو آئے گا۔۔ وہ سیٹی پہ دھن بجاتا کی رنگ گھماتا کلاس سے باہر آ گیا کیونکہ گارڈن میں اس کے دوست اس کا انتظار کر رہے تھے۔۔

@ @ @

دیکھنا میں اس کو چھوڑوں گی نہیں قتل کر دوں گی میں اس کا۔۔ کیفے میں آتے ہی اس نے زور سے بیگ ٹیبل پہ پٹخا۔۔

کیا ہوا ہے گرل۔۔ اتنے غصے میں کیوں ہو۔۔ نیلم کو اسے یوں آگ بگولہ دیکھ کر حیرت ہوئی۔۔

وہ چوہا۔۔ مسٹر عرش میر خان نے چھوڑا تھا۔۔ کرسی پہ بیٹھ کر اس نے نیلم کے سر پہ بم پھوڑا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

واٹ۔۔ وہ چلائی۔۔

جی۔۔ میں بھی کہہ آئی ہوں اسے۔۔ اب وہ بھی انتظار کرے میرے سر پر انزکا۔۔ اپنی طرف سے اس نے چیلنج کیا تھا مگر اس کی بات سن کر نیلم نے اپنا سر پکڑ لیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

یا اللہ یار تم کیا کر رہی ہو۔۔ چھوڑو اس سب کو۔۔ وہ انسان بہت خطرناک ہے۔۔ نیلم اسے وارن کر رہی تھی مگر اس کے دماغ یہ بات ابھی نہیں آرہی تھی۔۔

اگر وہ خطرناک ہے تو اس سے بھی زیادہ خطرناک ہوں اور مجھے پتہ ہے کہ خطروں سے کیسا کھیلا جاتا ہے۔۔ روشم نے اس کی بات کو کسی کھاتے میں نہ لیا۔۔ وہ تو بس اب عرش میر کو سبق سکھانا چاہتی تھی۔۔

اففف۔۔ تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔ نیلم نے اپنا سر ہاتھوں میں گرا کیا کیونکہ اس ضدی لڑکی کو سمجھانا کم از کم اس کے بس کی بات نہیں تھی۔۔

@ @ @

کیا ہوا۔۔ نہیں کھانا کھایا۔۔ ندرت کو برتن ویسے ہی واپس لاتا دیکھ کر بے جی نے پوچھا۔۔ آج عفان کی برسی تھی اور جس دن اس کی برسی ہوتی تھی اس دن پورے گھر میں سوگ کا سماں ہوتا تھا۔۔

آج بھی بالکل ایسا ہی تھا۔۔ پورے گائوں میں دیگ بانٹنے کا حکم دینے کے بعد وہ اپنے کمرے میں بند ہو جاتی تھی۔۔ اور بانو جی کو تو کبھی اس دن سے لگاؤ رہا ہی نہ تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں کھایا۔۔ بلکہ ڈانٹ کر بھیج دیا۔۔ ندرت نے برتن سنک میں رکھ دیے۔۔ اس کے ماتھے کا زخم اب کافی بھر چکا تھا۔۔

ایسے کیسے چلے گا۔۔ کچھ تو کھالیں۔۔ بے جی کی بات پہ ندرت حیرت سے گھومی۔۔

مجھے آپ کی سمجھ نہیں آتی بے جی۔۔ وڈی اماں کتنا ظلم کرتی ہیں آپ پہ۔۔ ہم دونوں کو کسی کھاتے میں نہیں رکھتی پھر بھی آپ ان کی سائڈ لیتی ہیں۔۔ ان کے ناکھانا کھانے پہ پریشان ہوتی ہیں۔۔

ندرت کو بے جی کا یہ امداز بہت برا لگتا تھا۔۔ اسے تو یہ دن ہی عید لگتا تھا جس میں نہ وڈی اماں باہر آتی تھی اور دیکیں بانٹنے کی وجہ سے عریشان بھی مصروف رہتا تھا۔۔ اور اسی دن وہ کھل کر جیتی تھی۔۔

ندرت ایسے نہیں کہتے۔۔ وہ اگر غلط کرتی ہیں تو ان کے اعمال ان کے اعمال ان کے ساتھ ہیں۔۔ ہم کیوں ان کے ساتھ بھی ویسا کر کے برے بنیں۔۔ اور خود میں اور ان میں کوئی فرق نہ رکھیں۔۔

ویسے بھی تمہیں پتہ ہے نا اس واقعہ کا جب ہمارے نبی پہ ایک عورت کوڑا پھینکتی تھی اور جس دن نہ پھینکا اس دن سرکار دو جہاں خود چکے گئے ان سے ملنے۔۔

Posted On Kitab Nagri

جس نبی میں اتنی عاجزی ہو میں اس کی امتی ہو کر کیسے اس کی اطاعت نہ کروں۔۔ اس لیے مجھے شرم آتی ہے
ندرت۔۔ میں قیامت کے دن اللہ کے سامنے کم از کم اس بات پہ سرخرو ہونا چاہتی ہوں کہ میں نے اپنا بہترین
دیا۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

ان کی بات ختم ہوئی تو ندرت کتنی دیر ان کو مسمرائز سی دیکھتی رہی۔۔ پھر ہوش آیا تو آکر ان کے گلے لگ گئی۔۔

آپ کیسے اتنی اچھی ہیں بے جی۔۔ کہاں سے لاتی ہیں ایسی باتیں۔۔ سچ میں بے جی آپ کی انہی باتوں کی وجہ سے مجھ میں ہمت آتی ہے سب سہنے کی۔۔ آپ نہ ہوتی تو میں شاید کب کی ہمت ہار چکی تھی۔۔

ان کے گلے لگی وہ رو رہی تھی۔۔ بے جی نے اسے پیار سے علیحدہ کیا۔۔

ارے پاگل نہ ہو تو۔۔ اللہ سوہنا کبھی سب دروازے بند نہیں کرتا۔۔ ایک بند کرتا ہے تو دوسرا کھل جاتا ہے۔۔ اگر میں نہ ہوتی تو کوئی اور ہوتا۔۔ اب تم زیادہ پریشان مت ہو۔۔ میں ذرا عصر پڑھ لوں ٹائم نکلا جا رہا ہے۔۔

اپنی بات کہہ کر وہ توپکن سے چلی گئی جبکہ پیچھے کھڑی ندرت کافی دیر تک سوچتی رہی کہ کیا واقعی عرشان اسی ماہان عورت کا بیٹا ہے۔۔

www.kitabnagri.com

سر آپ کی پاکستان کی کل کی سیٹ بک ہو گئی ہو۔۔ واصف مؤدب بنادروازے کے پاس کھڑا تھا۔۔ جبکہ وہ اپنے اوپر پرفیوم سپرے کر رہا تھا۔۔

ہمم۔۔ کل کتنے بچے۔۔ پرفیوم ڈریسنگ پہ رکھے اب وہ کف لنکس باندھ رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

سرکل شام پانچ بجے.. وہی مودبانہ انداز میں جواب آیا..

ٹھیک ہے.. میں مٹنگ سے آؤں تو ایک بار پھر مجھے یاد کروادینا.. اب تم جاسکتے ہو..

اس کے حکم کرتے ہی وہ جی سر کرتے کمرے سے نکل گیا..

واصف کے جانے کے بعد اس نے ایک نظر خود کو پھر سے شیشے میں دیکھا.. کبھی اس ملک میٹنگ کبھی اس ملک.. اس پورے عرصے میں اس کی زندگی تو گھن چکر بن کر رہ گئی تھی..

@ @ @

روشم جلدی کرو.. وہ آگیا ہے.. نیلم جو دروازے پہ کھڑی باہر نظر باہر کی نظر رکھ رہی تھی.. عرش میر کو دیکھ کر اس نے اسے آنے کی اطلاع دی..

اپنا کام کر کے وہ سیدھی اپنی سیٹ پہ آئی.. اس وقت کلاس میں ان کے علاوہ چند اور سٹوڈنٹس تھے جن کو وہ کل کے واقعے کا بتا کر پہلے کی اعتماد میں لے چکی تھی.. اس لیے کوئی بھی اسے نہیں بتانے والا تھا..

Posted On Kitab Nagri

عرش میر کے آنے سے پہلے وہ دونوں ہی اپنی سیٹ پہ آکر بیٹھ گئی..

وہ جو اپنے دوستوں سے ہنس ہنس کر باتیں کرتا آ رہا تھا.. اپنے دھیان سے اپنی مخصوص سیٹ پہ آکر بیٹھ گیا..

لیکن بیٹھتے ہی اسے نیچے چپ چپ کا احساس ہوا.. اٹھ کر کھڑا ہوا تو چیئر اور پینٹ شہد کی چچچا ہٹ سے بھری تھی..

اس کی حالت دیکھ کر اب کہ پوری کلاس کا قہقہہ لگ تھا جس میں سب سے جاندار قہقہہ روشم کا تھا..

اس نے غصے سے مڑ کر پیچھے دیکھا جہاں وہ ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی.. کیونکہ کسی کو اسے بتانے کی ضرورت نہیں تھی کہ یہ کارنامہ کس نے کیا ہے..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

غصے سے وہ وہاں سے واک آؤٹ کر گیا جبکہ پیچھے روشم کا قہقہہ اسے اپنی ذات پہ تازیانی کی طرح لگ رہے تھے..

نومی اور روحان نے ایک افسوس بھری نگاہ اس پہ ڈالی.. اب وہ بیچارے اس کو کہتے بھی تو کیا.. اس نے خودہ بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالا تھا..

Posted On Kitab Nagri

@@@

یار تم نے بدلہ لے تو لیا ہے لیکن اب مجھے ڈر لگ رہا ہے.. وہ دونوں ہنستے ہوئے کیفے ٹیریا پہنچی تو نیلم نے اپنے خدشے کا اظہار کیا..

یار.. ڈرو نہیں کچھ بھی نہیں ہوگا.. جسٹ چل.. میں ہوں نا.. اگر اس نے کچھ کیا تو اس کے ساتھ پھر اس سے بھی برا ہوگا.. ابھی تو شہد لگایا تھا گلی بار گلیو لگاؤ گی..

اس کی بات پہ اب نیلم بھی ہنستی تھی..

اففف.. کہاں سے آتے ہیں تمہارے دماغ میں یہ پلینز.. نیلم تو اس کے شرارتی دماغ کی فین ہو گئی تھی..

www.kitabnagri.com

جب انسان شیطانی دماغ لے کر پیدا ہوا ہو تو ایسے ہی ہوتا ہے.. وہ دونوں اپنے دھیان میں تھی جب قریب ہی عرش میر کی آواز سن کر چونکی..

وہ ان دونوں کے پاس ہی ٹیبل پہ ہاتھ باندھے کھڑا تھا جسے دونوں ہی اپنی مستی میں نہ دیکھ پائی تھیں..

Posted On Kitab Nagri

تم.. اس کے تاثرات بدلے تھے لیکن فوراً ہی اس نے قابو پالیا..

ہاں میں.. ٹیبل پہ ہاتھ رکھ کر وہ آگے کو جھکا..

جو تم نے آج حرکت کی ہے نا.. یہ بہت گھٹیا تھی.. وہ لفظوں کو اتنی زور سے چبا کر بول رہا تھا کہ اس کے گلے کی اور دماغ کی رگیں پھول رہی تھی..

ایک لمحے کو تو روشم اس کا غصہ دیکھ کر سہم گئی تھی.. لیکن اس وقت بزدلی وہ دکھانا نہیں چاہتی تھی..

تم نے جو کرنا ہے کرو.. میں تم سے ڈرتی نہیں ہوں مسٹر عرش میر خان.. کرسی سے کھڑی ہو کر عرش میر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولتی وہ اس کے غصے کو ہوا دے رہی تھی..

www.kitabnagri.com

چلو نیلم.. اپنا بیگ ٹیبل سے اٹھا کر وہاں رکی نہیں تھی... بلکہ نکلتی چلی گئی تھی.. جبکہ نیلم عرش میر کا چہرہ دیکھ کر فوراً ہی وہاں سے رفو چکر ہوئی..

دیکھ لوں گا تمہیں.. وہ چلی گئی تھی.. لیکن عرش میر ایسے بولا جیسے وہ اس کے سامنے ہو.. اتنا غصہ اسے شاید ہی کبھی آیا ہو.. لیکن فی الحال اسے کنٹرول کرنا تھا..

Posted On Kitab Nagri

@@@

سر آپ نے یہ نیوز شائع ہونے کیوں نہیں دی.. جبکہ اس کے سارے شواہد اور ثبوت میرے پاس ہیں..

ابان اس وقت اپنے باس کے سامنے کھڑا تھا جو اس چینل کے اوپر تھی.. اس نے سندھ میں بڑھتے ہوئے وڈیرہ نظام کے ظلم کی ساری انفارمیشن حاصل کرنے کے لیے اتنی محنت کی تھی..

اور اس پہ ہی اس نے چند شواہد کے ساتھ کالم ادارے میں لکھا تھا جسے غفار صاحب نے ریجیکٹ کر دیا تھا..

کیا اس کی وجہ آپ نہیں جانتے مسٹر ابان؟؟.. جن وڈیروں پہ آپ نے یہ کالم لکھا ہے وہی ہمارے چینل کو سپورٹ کرتے ہیں.. اگر ہم انہی کے خلاف ثبوت اکٹھے کرنے لگے تو ہمیں سپورٹ کون کرے گا..

www.kitabnagri.com

غفار صاحب کے کہنے پہ اس نے سختی سے اپنے لب بھینچے.. وہ اچھے سے جانتا تھا وہ رشوت خوری کو سپورٹ کا نام دے رہے ہیں..

لیکن سران مظلوموں کا کیا جوان کی غلامی میں پس رہے ہیں.. کیا انہیں انصاف دلانا ہمارا کام نہیں؟؟.. ابان انہیں ہر طرح سے قائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا..

Posted On Kitab Nagri

دیکھو ابان.. اس ملک میں اور بھی بہت سے لوگ ہیں جو ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں.. تم ان کو دیکھو.. ان پہ کور تاج بناؤ.. تمہارا کام اس چینل کی ریٹنگ کو بڑھانا ہے ناکہ ہمارا کاروبار ٹھپ کرنا..

ابا کو ان کی باتوں سے غصہ تو بہت آ رہا تھا مگر اس وقت وہ کہہ کچھ نہیں سکتا تھا.. اس لیے چپ کر کے "جی سر" کہتا وہ باہر آ گیا..

لیکن دل میں وہ ٹھان چکا تھا.. ان سب کو انجام تک پہنچا کر ہی دم لے گا..
@@@

سمجھ آ گئی.. اس مشکل کیا تھا.. خامخواں پریشان ہو رہی تھی بس.. وہ اس وقت کلاس فیلو نیلو فر کو ٹاپک سمجھا رہی تھی اس بات سے بے خبر کہ پیچھے عرش میر نامی جلا د بیٹھا ہے..
www.kitabnagri.com

اس کی بات سن کر بے اختیار اس کے منہ سے نکلا..

استانی صاحبہ.. ساتھ ایک طنزیہ مسکان بھی.. روشم کو تو اس کی آواز سن کر ہی غصہ چڑھ گیا.. قدرے نخوت سے اس نے پیچھے اسے منہ کر دیکھا جہاں وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا..

Posted On Kitab Nagri

ہاتھ سے ہیلو کاسائن دے کر اس کی بالوں کی طرف اشارہ کیا.. روشم نے غیر ارادی طور پہ اپنے بالوں پہ ہاتھ پھیرا جو کہ وہی درمیان میں رک گیا..

کیونکہ ایک چیونگم اس کے بالوں پہ بری طرح چپکی اور ہاتھ پھیرتے اس کا ہاتھ بھی اس کی زد میں آیا..

اس کا منہ کھلا دیکھ کر عرش میر کا قہقہہ پڑا.. آخر اس نے شہد لگایا تھا تو وہ کیوں پیچھے رہتا..

کیا ہوا روشم.. نیلو فرجو لکھنے میں مصروف تھی اس کا دھیان روشم کی طرف نہ گیا تھا اس کو اپنے بالوں سے الجھتے پوچھا..

کچھ نہیں.. ایک جاہل نے بالوں پہ بیل لگا دی ہے.. اب چپک گئے ہیں سارے.. اس نے جان بوجھ کر جاہل اونچی آواز میں بولا تھا تاکہ وہ سن لے..

لیکن اس کے جاہل بولنے پہ وہ غصہ ہونے کی بجائے قہقہہ لگاتا اس کے پاس آیا..

Posted On Kitab Nagri

اس جاہل نے بل کو اچھے طرح چبا کر تمہارے بولوں پہ لگایا ہے.. اس لیے اس سے جان چھڑوانے کے لیے شاید تمہیں انہیں کاٹنا پڑا.. مگر کوئی نہیں.. ان کی ہاف لینتھ دیکھ کر یقیناً تمہیں بار بار نصیحت ہوتی رہے گی استانی صاحبہ ..

ہنستے ہوئے وہ کہتا کلاس سے ہی باہر چلا گیا.. جبکہ روشم کا پارہ ساتویں آسمان کو پہنچ رہا تھا..

روشم.. پلیز تم اس کے ساتھ اب مت الجھنا.. یہ وڈیرے لٹک ذرا کھسکے ہی ہوتے ہیں.. ناجانے کب ان کا میٹر گھوم جائے کچھ پتہ نہیں چلتا.. تم پلیز اس کو انور کرو..

نیلو فراسے سمجھا رہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی اس پیاری سی لڑکی کا کسی بھی قسم کا کوئی کنفلکٹ ہو..

ڈونٹ وری نیلو فر.. اینٹ کا جواب پتھر سے کیسے دینا ہے مجھے خوب آتا ہے.. اپنے بالوں سے الجھتی بیگ پکڑ کر وہ بھی باہر ہی گئی تھی..

جبکہ نیلو فراسے افسوس سے جاتا دیکھتی رہی تھی..

@ @ @

Posted On Kitab Nagri

اففف نکالو اسے.. وہ یونی سے سیدھا ہاسٹل آئی تھی اور اب کمرے میں بیٹھے نیلم پہ چیخ رہی تھی..

نکالنے کی کوشش تو کر رہی ہوں.. لیکن یہ نکلنے والی نہیں ہے تمہیں بال کٹوانے ہی پڑیں گئے.. نیلم کب سے اس کے بالوں پہ مختلف قسم کے ٹوٹکے کر چکی تھی مگر وہ بھی عرش میر کی طرح ڈھیٹ تھی..

ایسے کیسے اتر جاتی.. اتنی تگ و دو کے بعد بھی وہ ویسے ہی چپکی تھی..

یارر.. میں بال نہیں کٹوانا چاہتی.. اماں کو اتنے پسند ہیں.. ان کو پتہ چلا تو ناراض ہو جائیں گی مجھ سے..

اب کہ روشم. واقعی رونے والی ہو گئی تھی.. اماں کی بات پہ ایک آنسو بھی نکل آیا تھا.. اس نے سوچا تھا کہ اس ویک اینڈ پہ جائے گی دل ویسے بھی بہت ادا اس تھا..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لیکن اس عرش میر کے بچے نے اس کا سارا پلان خراب کر دیا تھا.. اب وہ جائے گی تو یقیناً اماں سوال کرے گی.. بس یہی فکر اس کو کھائے جا رہی تھی..

تو کس نے کہا تھا پنگے لو اس سے.. اب بھگتو.. نیلم کو بھی اب غصہ آ گیا تھا..

Posted On Kitab Nagri

تم نہ بس مجھے ہی غلط کہنا.. یہ نہیں کہ کبھی میری سائڈ ہی لے لو.. مگر نہیں تم نے تو ہمیشہ مجھے غلط کہنا ہوتا ہے.. تم مجھے بتا ہی دو.. تم میری دوست ہو یا دشمن..

اس کے ہاتھ سے برش لے کر وہ اب نیلم سے دو دو ہاتھ کرنے لے موڈ میں تھی..

یہ مجھ پہ غصہ کرنے کی بجائے تم ذرا فضول کے پھڈے لینے سے باز آ جاؤ تو کام زیادہ بہتر ہو جائے.. اب سیدھی ہو کر بیٹھو.. یہ بال کاٹوں تمہارے..

ہاتھ میں قینچی لے کر وہ اس کی طرف بڑھی..

یار.. یہ ظلم نہیں کرو.. کوئی اور طریقہ نہیں ہے.. بال کٹنے کے ڈر سے اس نے اپنے بالوں کو ہاتھ میں پکڑ کر چھپانے کی ناکام سی کوشش کی..

اگر اب تم نے کوئی اور بات کہنا.. تو اس قینچی سے تمہارے بالوں کی جگہ تمہاری زبان کاٹوں گی..

نیلیم کو پتہ تھا کہ اب یہ گھی سیدھی انگلی سے نہیں نکلنے والا.. اس لیے دھمکی دینا ضروری سمجھا..

Posted On Kitab Nagri

کاٹ لو بال میری تم بد تمیز عورت.. شاید کاٹ کر ہی تمہارے کلیجے میں ٹھنڈ پڑ جائے.. ناراضی سے ہی سہی اس نے مان لی تھی اس کی بات..

اور جب نیلم نے اس کے بال کاٹے تو روشم کو لگا وہ اس کے بال نہیں اس کی زندگی کاٹ رہی ہے.. اپنے عزیز از جان بالوں کو اس نے زمیں پہ بے جان پڑے افسوس سے دیکھا.. لیکن اب کوئی فائدہ نہ تھا.. روشم دیکھو عرش میرا گیا ہے.. وہ دونوں ٹیبل پہ بیٹھی تھی روشم کی دروازے کی طرف پشت تھی.. لیکن نیلم با آسانی ہر آنے جانے والے کو دیکھ سکتی تھی..

اور عرش میرا کا نام سن کر اس کے ہونٹوں پہ جو مسکراہٹ آئی تھی وہ تو شاید کسی اور چیز سے آہی نہیں سکتی تھی..



اس نے پاس پڑے کیلے کا چھلکا اٹھایا اور اسے زور سے پیچھے پھینکا..

www.kitabnagri.com

وہ جو اپنے دھیان سے چل رہا تھا.. کیلے کی چھلکے پہ پائوں پھسلا اور وہ یقیناً گر جاتا اگر پاس کھڑے روحان اور نومی اسے پکڑتے نہ..

زیادہ تو لوگ اپنے دھیان میں تھی کچھ دیکھ کر مسکرا دیے.. لیکن اس سب میں صرف ایک ٹیبل تھا جہاں قہقہے گونج رہے تھے..

سسکی اور غصے سے اس کی رگیں پھولتی جا رہی تھیں۔۔ یہ سب اب بہت زیادہ ہوتا جا رہا تھا کم از کم عرش میر کی برداشت سے تو بہت ہی زیادہ ہو رہا تھا۔۔

وہ غصے سے وہاں سے واک آؤٹ کر گیا جب کہ روشم اپنی فتح پہ سرشاری سے ہنس رہی تھی۔۔ جتنا سکون اسے عرش میر سے بدلہ کے کر آتا تھا شاید ہی اتنا سکون اسے زندگی میں کبھی آیا ہو۔۔

روشم تم کیا چیز ہو یا۔۔۔ نیلم کی تو ابھی تک ہنسی نہیں رک رہی تھی۔۔۔

میں چیز بڑی ہوں مست۔۔ ایک آنکھ دبا کر بولتی وہ نیلم کو پھر سے ہنسنے پہ مجبور کر گئی۔۔ اس بات سے بے خبر کہ اب جو کچھ اس کے ساتھ ہونے والا تھا وہ بہت برا تھا۔۔

$$@ @ @$$

ابان تم مان کیوں نہیں جاتے سر کی بات۔۔ تمہیں ابھی تک کیوں اس قصے کے پیچھے ہو۔۔ چھوڑو دفع کرو۔۔
ذیشان اس کا کولیگ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا پر ابان کے سر پہ اس وقت بھوت سوار تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

قصہ؟؟ تم اس ظلم کو قصہ کہہ رہے ہو؟؟۔۔ تم جانتے بھی ہو وہ وڈیرا کیا کر رہا ہے۔۔ اپنے گانوں کی خوبصورت لڑکیوں کو اٹھاتا ہے ان کے ساتھ رات گزارتا ہے اور بس ان کو پھر لاوارث چھوڑ دیتا ہے۔۔ کتنی زندگیاں وہ اب تک برباد کر چکا ہے۔۔ اور تم چاہتے ہو میں اس لیے اس کے خلاف آواز نہ اٹھائوں کیونکہ وہ ہمارے چینل کو سپورٹ کرتا ہے۔۔ تو سوری ذیشان مجھ سے یہ نہیں ہوگا۔۔

اب ان کی باتوں سے ذیشان کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ پیچھے نہیں ہٹے گا۔۔

تو تم باز نہیں آؤ گئے۔۔ ہاں؟؟ پھر بھی اس نے پوچھنا ضروری سمجھا۔۔

بلکل بھی نہیں۔۔ پتہ ہے کیوں۔۔ کیونکہ وہ سب میری بہنیں ہیں۔۔ اور میں اپنی کسی بھی بہن کے ساتھ ظلم ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔۔ تم بتاؤ تم میرا ساتھ دو گے یا نہیں۔۔

انہیں انصاف وہ اکیلا نہیں دلا سکتا تھا اسے کسی نہ کسی کی ضرورت تھی اور وہ بندہ ذیشان سے بہتر کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب تم فیصلہ کر ہی چکے ہو تو میں تمہارے ساتھ ہوں یا۔۔ اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر اس نے اسے یقین دلا یا۔۔ جس پہ دونوں ہنس پڑے۔۔

@ @ @

سر آج آپ کی دوپہر آفندی گروپ آف انڈسٹریز کے ساتھ میٹنگ ہے۔۔ وہ ابھی گھر آیا تھا جب واصف نے اسے آج کے دب کی میٹنگز کا بتانا شروع کیا۔۔

اففف واصف۔۔ ابھی فریش تو ہو لینے دو مجھے۔۔ پھر دیکھتے ہیں۔۔ جب بلاؤں تب بتانا مجھے۔۔ ابھی کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں۔۔ اپنی بات مکمل کر کے وہ کمرے کی جانب بڑھا۔۔

جبکہ واصف حیرت سے اس بندے کو دیکھ رہا تھا۔۔ اس کو یاد تھا کاسٹ ٹائم اس نے اسی بات پہ کتنا غصہ کیا تھا اور اب وہ بتا رہا تھا تو وہ ریٹ کرنا چاہتا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

اس نے ایک گہرا سانس کے کر باہر کارخ کیا کہ اب اس کو تبھی حاضر ہونا تھا جب اس کے باس کا حکم ہوتا۔۔

@ @ @

اسلام علیکم بھائی کیسے ہیں آپ۔۔ ابان ابھی فارغ ہوا تھا جب روشم کی کال آئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں بالکل ٹھیک ہنس ہڑیا تم سناؤ تم کیسی ہو۔۔ پڑھائی کیسی جارہی ہے۔۔ واپسی کی طرف راہ لیتے وہ فون کان کو لگائے اس سے باتیں کر رہا تھا۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں بھائی اور پڑھائی بھی اچھی جارہی ہے۔۔ وہ ادا اس سی بولی۔۔

کیا بات ہے گڑیا ادا اس کیوں ہو۔۔ کسی نے کچھ کہا ہے۔۔ ابان اس کی آواز میں چھپی ادا سی کا عنصر اتنے میلوں کے فاصلے پہ بھی آسانی سے محسوس کر سکتا تھا۔۔

بھائی مجھے آپ سب کی یاد آرہی ہے۔۔ بات کرتے ایک آنسو ٹوٹ کر اس کے گالوں پہ لڑھکا۔۔

قہ چاہے سب کے سامنے کتنی ہی بہادر کیوں نہ بن لیتی تھی لیکن سچ تو یہ تھا کہ وہ اندر سے سب کو بہت مس کر رہی تھی۔۔

ارے گڑیا تو اس میں ادا اس ہونے والی کیا بات ہے۔۔ میں آج ہی آجاتا ہوں تمہیں لینے۔۔ ابان نے چٹکیوں میں حل نکالا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں بھائی۔۔ بھی فرسٹ سمسٹر کے فائنلز ہونے والے ہیں۔۔ اس کے بعد دو ہفتے کی چھٹیاں ہیں تو پھر آؤں گی۔۔ انصاف کرتے وہ بولی۔۔

چلو یہ بھی ٹھیک ہے۔۔ اماں کو کال کی تم نے۔۔ اب وہ گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔۔

نہیں۔۔ ان کو کال نہیں کی۔۔ اگر کرتی تو رونے لگ جاتی اور پھر وہ پریشان ہو جاتی۔۔ لہجہ اس کا بھی بھی گلوگیر تھا۔۔

ہائے میری جان۔۔ ابھی تک چھوٹی سے گڑیا ہو۔۔ بالکل بچی۔۔ اس کی بات پہ وہ ہنسا۔۔

آپ مذاق اڑا رہے ہیں میرا۔۔ وہ سچ میں برا مان گئی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

نہ نہ میری مجال۔۔ اس بار اس نے مشکل سے ہنسی روکی۔۔

مجھے پتہ ہے آپ نے اپنی ہنسی روکی ہوئی ہے۔۔ روشم کی بات پہ اب اس کا بے اختیار قہقہہ پڑا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

بہت سیانی ہو گئی ہو یونی جا کر۔۔ ابان اسے تنگ کر رہا تھا تا کہ اس دھیان بٹ جائے اور اس میں وہ کامیاب بھی ہوا تھا وہ فوراً چہک کر بولی۔۔

سیانی تو میں پہلے ہی تھی بس آپ ہی مجھے بچہ گڑیا کہتے تھے۔۔ وہ اپنی جون میں اب واپس آچکی تھی۔۔

ہاں تو تم ہو گڑیا۔۔ ننھی سی بچی۔۔ ابان نے اسے مزید تنگ کیا۔۔

ابان بھائی۔۔ وہ چیخی۔۔

اچھا بھئی۔۔ میری جان بہت سمجھدار ہو گئی ہے۔۔ اب خوش؟؟۔۔ انہوں نے اب اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ ہوئی نابات۔۔ اچھا بھائی اب میں پڑھ لوں پھر بات ہوتی ہے۔۔ اور اماں کا بھی خیال نہ رکھنا اللہ حافظ۔۔ وہ فون آف کر کے جا چکی تھی۔۔

جبکہ ابان اس کی بچوں سی حرکتوں پہ ابھی تک ہنس رہا تھا۔۔

@ @ @

Posted On Kitab Nagri

سر کیا میں آپ کے کچھ منٹس لے سکتا ہوں۔۔ سر علوی کلاس لے رہے تھے جب ایڈمنسٹریشن کے سرکاشف نے دروازہ ناک کیا۔۔

جی بلکل۔۔ انہیں اجازت دے کر وہ ایک سائڈ پہ ہو گئے

السلام علیکم۔۔ تو کلاس آپ کو پتہ ہے کہ آپ کے فائنلز ہونے والے ہیں۔۔ لیکن یونی نے آپ کا ٹورارینج کیا ہے پانچ دن کا۔۔ جو کہ اسلام آباد مری انتھیا گلی اور پتہ یٹا کا ہو گا۔۔ جو سٹوڈنٹس جانا چاہتے ہیں وہ پے منٹ دو دن تک جمع کروادے۔۔ تھینک یو سر۔۔

کہہ ہر وہ ر کے نہیں تھے باہر چلے گئے۔۔ جبکہ ان کے پیچھے بہت سی چہ مگوئیاں شروع ہو گئیں۔۔

www.kitabnagri.com

روشم تم جانو گی۔۔ نیلم نے اس کے کان میں پوچھا۔۔

پتہ نہیں یار۔۔ ابان بھائی سے پوچھ کر ہی کچھ بتائوں گی۔۔ اس نے بھی ہلکی آواز میں ہی جواب دیا۔۔

چلو ٹھیک۔۔ اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتی سر عارف اونچی آواز میں بولے۔۔

Posted On Kitab Nagri

سائنس کلاس۔۔ آپ اس کے بارے میں کلاس کے بعد بھی ڈسکس کر سکتے ہیں۔۔ ابھی لیکچر پہ کنسنٹریٹ کریں۔۔ ان کی دھاڑ جیسی آواز پہ ساری کلاس ہی چپ کر گئی تھی۔۔

اور پھر سارے لیکچر کوئی نہ بولا تھا۔۔

کیا ہوا ہے۔۔ آجائو باہر۔۔ اس کو چیئر کے نیچے دیکھتے نیلم نے اس سے پوچھا۔۔

یار میرا بریسٹ نہیں مل رہا۔۔ وہ ابھی تک نیچے جھکی تھی۔۔

تم دیکھو ادھر ہی ہو گا۔۔ میں ذرا امی سے اجازت لے آؤں۔۔ نیلم تو باہر جا چکی گئی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

کلاس بھی آف ہو چکی تھی۔۔ لیکن اس کا بریسٹ کہیں نہیں مل رہا تھا۔۔ تقریباً سبھی سٹوڈنٹس کلاس سے باہر جا چکے تھے۔۔ وہ کبھی جیسرز کے نیچے دیکھتی تو کبھی بیگ کو ٹٹولتی۔۔

لیکن وہاں کچھ ہوتا تو اسے ملتا نا۔۔ اسے تو یہ بھی ہوش نا تھا کہ کلاس میں اس کے علاوہ عرش میر موجود ہے۔۔ وہ تو بس اپنی ہی پریشانی میں تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی ایک ایک حرکت کو وہ نوٹ کر رہا تھا.. پھر موبائل نکال کر روحان کو ڈنکا مٹیج کیا..

کیا ڈھونڈ رہی ہیں استانی صاحبہ.. اپنی گاڑی کی چابی گھنٹا وہ تمسخر انگیز لہجے میں پوچھ رہا تھا..

تمہیں کوئی مسئلہ ہے.. اپنے کام سے کام رکھو.. ایک تو ٹینشن اوپر سے اس کے استانی صاحبہ کہنے سے وہ ہمیشہ کی طرح اور تپتی تھی.. آج اس کی بد تمیزی پہ وہ دل کھول کر ہنسا..

اس سے پہلے کی ہنسی پہ اسے دو چار سناتی جو دروازہ ٹھک کی آواز سے بند ہو گیا..

یہ کیا ہوا ہے.. روشم کے تو صحیح معنوں میں طوطے اڑے تھے.. وہ بھاگتی ہوئی دروازے کے پاس گئی.. اور اسے زور زور سے کھولنے کی کوشش کرنے لگی..

www.kitabnagri.com

بیکار ہے سب.. دروازہ لاک ہو گیا ہے.. اس کے لہجے میں بناشت اور کمینگی محسوس کر کے وہ حیرت زدہ سی مڑی..

Posted On Kitab Nagri

تم سے اسی قسم کی گھٹیا حرکت کی توقع کی جاسکتی ہے.. اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سامنے کھڑے عرش میر کو آگ لگا دے..

پھر تو تمہیں خوش ہونا چاہیے.. تمہاری توقعات پہ پورا اتر اہوں میں.. ہلکا سا جھک کر سر خم کرتا وہ پھر ہنسا..

تمہیں میں چھوڑوں گی نہیں.. دروازہ کھولو ذلیل انسان.. اس کا گریبان پکڑتے وہ چیخی تھی..

عرش میر نے ایک نظر اس کے ہاتھوں کو دیکھا پھر اس کو کمر سے پکڑ کر بورڈ کے ساتھ لگا دیا..

تمہیں ایک مشورہ دوں جب انسان اس طرح کی سچویشن میں پھنس جائے تو اسے اپنی اکڑ کو سلا دینا چاہیے ورنہ نتائج بہت برے ہو سکتے ہیں.. وہ اس کے کان کے اتنا قریب بول رہا تھا کہ اس کے ہلتے لب و شم کی کان کی لو کو چھو رہے تھے.. اور اس کی کمر پہ اس کے ہاتھوں کی سختی سے روشم کو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس کی انگلیاں اس کے پیٹ میں ہی دھنس جائے گی..

پلیز مجھے جانے دو.. اب کہ نا چاہتے ہوئے بھی اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے..

اور عرش میر.. وہ یہی تو چاہتا تھا.. یہی آنسو اس کی اناپہ لگے زخموں پہ مرحم بن کر گر رہے تھے..

Posted On Kitab Nagri

تھوڑا اور رو۔۔ تھوڑے اور آنسو بہاؤ۔۔ مجھے تسکین دے رہے ہیں یہ۔۔ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا وہ اپنی خواہش کو زبان پہ لے آیا تھا۔۔

پلیز جانے دو۔۔ وہ بے بس ماہی بے آب کی طرح اس کے بازوؤں میں تڑپ رہی تھی۔۔ آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر گالوں پہ بہہ رہے تھے۔۔

ایک گہرا سانس لے کر عرش میرا لگ ہوا۔۔ موبائل پہ روحان کو میسج کرتے ہی دروازہ کٹک کی آواز پہ کھلا۔۔ اور روشم بھاگتی ہوئی دروازے سے باہر بھاگی۔۔

اس کا رخ سیدھا ہاسٹل کی طرف تھا۔۔ اور سیدھا کمرے میں آکر ہی اس نے دم لیا تھا۔۔
کمرے میں آکر وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔۔ عرش میر کی انگلیوں کا دباؤ اسے ابھی تک اپنی کمر پہ محسوس ہو رہا تھا۔۔

مر جاؤ تم منحوس انسان۔۔ وہ غصے سے چلائی۔۔ آنسوؤں کی برسات ابھی تک جاری تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسے بچپن سے ہی کسی نے مارا تک نہ تھا۔ اماں ابان اور نمل نے اسے ہمیشہ پھولوں کی طرح رکھا تھا شاید اس لیے بھی کہ یہ ان کی باپ کی وصیت تھی۔۔

میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں عرش میر۔۔ آج جو کچھ تم نے کیا ہے۔۔ اس کو تمہیں بہت برا بھگتنا پڑے گا۔۔
خون کا جوش پھر سے ابل آیا تھا۔۔

وہ سوچ چکی تھی وہ نہیں روئے گی۔۔ بلکہ اب وہ روئے گا۔۔ اپنے انسو سختی سے صاف کر کے وہ واشروم کی طرف بڑھی۔۔

@ @ @

جب سے روشم گئی تھی وہ بالکل ٹرانس کی کیفیت میں ویسے ہی کھڑا تھا۔۔ وائٹ بورڈ پہ ایک ہاتھ جمائے سر نیچے کو جھٹکے وہ مسلسل اسی کو سوچ رہا تھا۔۔
www.kitabnagri.com

اس کی روتی آنکھیں اس کی بے بسی جو پہلے اسے خوشی دے رہی تھی اب وہی آنکھیں اسے تکلیف میں مبتلا کر رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہی آنکھیں ایسی ہی بے بسی وہ شروع سے ہی تو اپنی ماں کی دیکھتا آ رہا تھا۔ اور ہر بار عہد کرتا تھا کہ کچھ بن کر وہ اپنی ماں کی آنکھوں میں کبھی آنسو نہ آنے دے گا۔

ان کو ان سب تکلیفوں سے دور لے جانا چاہتا تھا۔ وہ جو اپنی ماں کے لیے پسند نہیں کرتا تھا وہ کسی اور لڑکی کے لیے کیسے کر سکتا تھا۔

کیوں ایسا ہوا۔ کیا مجھ پہ بھی میرے خون کا اثر بڑھ گیا ہے؟؟۔۔ نہیں میں ایسا نہیں چاہتا تھا۔ میں اسے تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔ میں نے کیسے کر دیا یہ۔۔

اپنے بالوں کو اپنے ہاتھوں میں جکڑتا وہ انچی اونچی آواز سے بول رہا تھا۔ پوری کلاس میں صرف اسی کی آواز گونج رہی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عرش میر کیا ہوا ہے۔۔ نومی جا چکا تھا۔ روحان جو کب سے اس کے باہر آنے کا ویٹ کر رہا تھا۔ اس کے نہ آنے پہ وہ کلاس میں دیکھنے آیا تھا۔ لیکن اندر عرش میر کو اس طرح دیکھ کر اسے حیرت ہوئی۔

روحان میں نہیں چاہتا تھا ایسے۔۔ مجھے نہیں پتہ میں نے کیوں کیا ایسا۔۔ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اس کا ضمیر اسے ملامت کر رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یار کیا ہو گیا۔ کیا بولے جا رہا ہے۔ کچھ نہیں کیا تو نے۔ اٹھ یہاں سے۔ اسے زبردستی وہاں سے اٹھا کر وہ باہر لے آیا۔ جبکہ عرش میر تو بلکل رو بوٹ کی طرح اس کے ساتھ جا رہا تھا۔

$$a @ a @ a$$

ندرت کیا بات ہے یہاں کیوں بیٹھی ہو۔۔۔ بے جی جگ میں پانی کینے باہر آئی تھی جب ندرت کو باہر لائونج میں بیٹھے دیکھا۔۔۔

کیا کر سکتی ہوں میں بے جی سوائے انتظار کے۔۔ مجھے تو لگتا ہے میری قسمت میں صرف انتظار لکھا ہے۔۔ اچھے وقت کا انتظار۔۔ خوش رہنے کا انتظار۔۔ عرثان کا انتظار۔۔ سب انتظار ہی جان لیوا ہیں بے جی۔۔ اور میری زندگی لگتا ہے ان سب میں ہی گزر جائے گی۔۔

وہ مسکرائی۔۔ ایک تلخ مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پہ آکر معدوم ہو گئی۔۔ کیونکہ دک سے شاید اسے مسکرانا آیا ہی نہ تھا۔۔

ایک گہرا سانس لے کر بے جی نے جگ پاس پڑے ٹیبل پہ رکھا اقر خود اس کا ہاتھ پخڑا اس کے ساتھ ہی صوفے پہ بیٹھ گئیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

مایوسی گناہ ہے۔۔ جانتی ہوں۔۔ بہتر وقت ضرور آتا ہے۔۔ صدارات نہ کبھی رہی ہے نار ہے گی۔۔ یہ میرے اللہ کا وعدہ ہے وہ کہتا ہے۔۔

ان مع العسر یسرا

بے شک ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔۔

اس بات پہ اپنا ایمان مضبوط رکھو ندرت۔۔

اس کا ہاتھ پکڑے وہ اسے سمجھا رہی تھی۔۔ لیکن ندرت کی زندگی اس وقت مکمل مایوسی میں ڈوب چکی تھی۔۔

اللہ کرے کہ آسانی آجائے بے جی۔۔ ورنہ ابھی تک مجھے عرشان کے سدھرنے کے آثار تو نظر نہیں آرہے۔۔

ندرت کا دل عرشان سے کچھ زیادہ ہی بدگمان تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہدایت کا کیا ہے ندرت۔۔ وہ اللہ ہے تو کسی بھی وقت کسی کو بھی دے سکتا ہے۔۔ ویسے گیا کدھر ہے وہ۔۔

وہ اس وقت سمجھنا نہیں چاہتی تھی اور انہوں نے اس کا موڈ دیکھتے ہوئے بات ہی بدل دی۔۔

آپ کو لگتا ہے بے جی کہ انہوں نے مجھے یہ حق دیا ہے؟؟۔۔ ان کی آنکھوں میں دیکھتی وہ بولی۔۔ جبکہ اس کی

بات پہ بے جی نے آنکھیں چرائیں۔۔

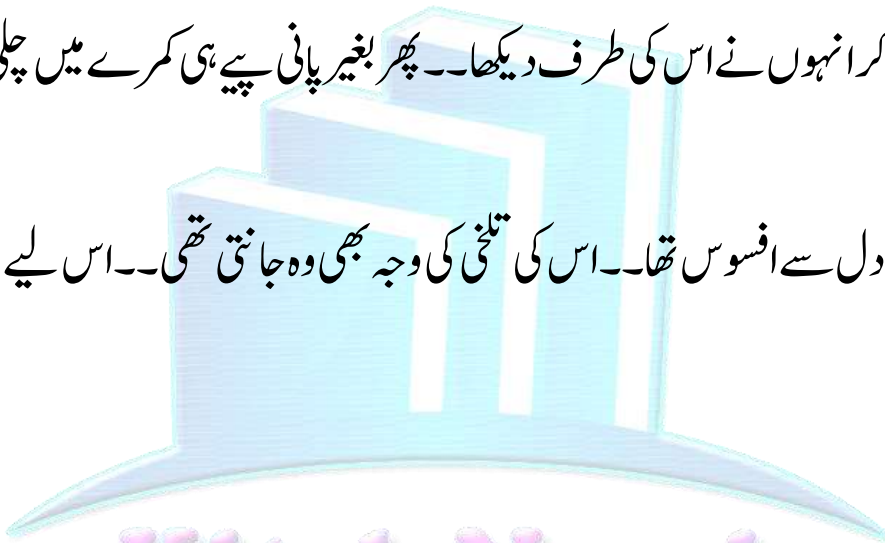
Posted On Kitab Nagri

آپ جا کر سو جائیں۔۔ میرا تو یہ دوسرے تیسرے دن کا معمول ہے۔۔۔
ان کے آنکھیں چرانے پہ وہ آنکھیں نیچے کیے تلخی سے بولی۔۔ پتہ نہیں کیوں۔۔ پر آج وہ زیادہ ہی تلخ ہو رہی
تھی۔۔

ایک گہری سانس کے کرانہوں نے اس کی طرف دیکھا۔۔ پھر بغیر پانی پیے ہی کمرے میں چلی گئیں۔۔

انہیں ندرت کے لے دل سے افسوس تھا۔۔ اس کی تلخی کی وجہ بھی وہ جانتی تھی۔۔ اس لیے خاموشی سے اندر چلی
گئیں۔۔

@ @ @



تم نے لے لی پر میشن۔۔ وہ دونوں اس وقت اپنے کمرے میں تھی۔۔ نیلم کو رو شم کل سے ہی کچھ بجھی بجھی سی
لگ رہی تھی۔۔ آج وہ یونی بھی نہ گئی تھی۔۔ نہ ہی کوئی بات کی تھی بس صبح سے لیپ ٹاپ میں ہی بزی تھی۔۔

ہاں۔۔ کیا کہا تم نے۔۔ اپنی سوچوں میں وہ اتنی گم تھی کہ نیلم کی بات بھی صحیح سے سن نہ پائی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا ہے تمہیں روشم۔۔ میں کل سے نوٹ کر رہی ہوں۔۔ کوئی پر اہلم ہے کیا۔۔ نیلم اب اس سے وجہ جان ہی لینا چاہتی تھی۔۔

نہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔ بس سر میں درد ہے ہلکا سا۔۔ خیر تم بتائو۔۔ کیا کہہ رہی تھی۔۔
نیلم کا دل تو نہ مانا تھا پر کریدنا اس کی عادت نہ تھی۔۔ اس لیے چپ کر گئی۔۔

کچھ نہیں میں کہہ رہی تھی تم نے ٹور کی پر میشن لی؟؟۔۔ اس نے اپنی بات پھر سے دہرائی

نہیں یار میں نے تو نہیں لی۔۔ تم نے لے لی۔۔؟؟ اب اس طرح رہنے کا خوئی فائدہ نہ تھا۔۔ اسے روٹین کی طرف آنا تھا۔۔ آج نیلم نوٹ کر رہی تھی کل پوری کلاس کرتی۔۔ اور یہ سب ٹھیک نہیں تھا۔۔

ہاں یار میں نے تو لے لی۔۔ اب پیچھے دن ہی کتنے رہ گئے۔۔ اس ہفتے تو ٹرپ جانا ہے اور آج منگل ہے۔۔ تم نے کیوں نہیں لی پر میشن۔۔ کل لاسٹ ڈیٹ ہے پیسے جمع کروانے کی۔۔
نیلم نے تو اس کی اچھی خاصی کلاس لے ڈالی تھی۔۔

ہاں یاد نہیں رہا۔۔ اس کے بجھے جواب پہ نیلم کو تو تائو ہی آگیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا مطلب یاد نہیں رہا۔۔ چلو ابھی اپنے بھائی کو کال کرو اور ان سے پر مشن لو۔۔ اس کا موبائل اس کے ہاتھ میں دے کر وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔۔

روشم نے گہرا سانس لے کر نیلم کہ طرف دیکھا پھر کال ملائی جو دوسری بیل پہ ہی اٹھالی گئی تھی۔۔

اسلام علیکم کیسی ہے میری گڑیا۔۔ فون کان سے لگائے وہ مصروف انداز میں بولا۔۔

وعلیکم اسلام بھائی۔۔ میں ٹھیک ہوں بھائی۔۔ وہ دراصل مجھے آپ سے اجازت لینی تھی۔۔ روشم ہچکچائی۔۔

کیسی اجازت۔۔

وہ۔۔ ٹور جا رہا ہے پانچ دن کے لیے مری سائڈ پہ۔۔ نیلم بھی جا رہی ہے ساتھ۔۔ آخر میں اس نے نیلم کا ریفرنس بھی دیا۔۔

ابان نیلم کو جانتا تھا۔۔ اور اس کے ساتھ ہونے سے اسے آسانی سے اجازت مل جاتی۔۔ کیونکہ نیلم ایک ذمہ دار لڑکی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

توٹھیک ہے گڑیا۔۔ نیلم ساتھ ہے تو چلی جائو۔۔ بس اپنا خیال رکھنا۔۔ اور مجھے اپنی خیریت کی اطلاع بھی ساتھ ساتھ دیتی رہنا۔۔ اوکے۔۔
ابان نے اسے فوراً ہی اجازت دے دی۔۔

اوہ۔۔ تھینک یو بھائی۔۔ آئی لو یو سوچ۔۔ اللہ حافظ۔۔ روشم کی تو خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔۔

فون بند کر کے اس نے نیلم کی طرف دیکھا اور پھر جوش سے چلائی۔۔

نیلم مل گئی اجازت۔۔ اسے گلے سے لگائے وہ بالکل بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی۔۔ کل والی کسی بھی بات کا چہرے پہ شائبہ تک نہ تھا۔۔



اففف شکر ہے مجھے تو ڈر ہی لگ رہا تھا۔۔ چلو کل ہی فیس جمع کروادینا۔۔ پھر شاپنگ کے لیے بھی تو جانا ہے۔۔
نیلم نے تو جھٹ پٹ ہی پلان بنالیا تھا۔۔ جبکہ روشم تو پہلی بار فیملی ٹرپ کے علاوہ باہر جانے کا سوچ کر ہی بہت ایکسائٹڈ تھی۔۔

@@@

Posted On Kitab Nagri

کل پھر وہ کسی کی لڑکی اٹھا کر اپنی رات رنگین کر چکا ہے ڈیش انسان.. ابان اس وقت فل غصے میں تھا.. صبح ہی اس نے گاؤں کا چکر لگایا تھا اور جو خبر اسے ملی تھی وہ اس کو شاک کرنے کو کافی تھی..

روشم سے اس نے کس طرح غصہ کنٹرول کر کے بات کی تھی یہ بات صرف وہی جانتا تھا..

ابان تم غصہ نہیں کرو.. ذیشان نے اسے کول ڈاؤن کرنے کی ناکام کوشش کی..

وہ لڑکیوں کی زندگیاں برباد کر رہا ہے اور تم کہہ رہے ہو غصہ نہ کروں.. اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس وڈیرے کو قتل کر دے..

تم نے اس لڑکی کے گھر والوں سے بات کی؟؟.. وہ جانتا تھا وہ اب نہیں مانے گا.. تو بہتر تھا کچھ سوال جواب ہی ہو جاتے..

www.kitabnagri.com

ہمم.. کی ہے بات.. وہ لڑکی والے ہیں ذیشان.. اس بات کو وہ باہر لیک نہیں ہونا دینے چاہتے.. ظاہر سی بات ہے.. ان کی عزت کا سوال ہے آخر..

Posted On Kitab Nagri

اپنے ہاتھوں میں سر گرائے وہ تھکے ہوئے جواری کی طرح بیٹھا تھا۔۔۔ کتنی کوشش کی تھی اس نے ان لڑکیوں کو بچانے کی لیکن ایک پھر اس کی ہوس کا نشانہ بن ہی گئی تھی۔۔۔

پھر آگے کیا پلان ہے تمہارا۔۔۔ اس کے کندھے پہ سر رکھ کر ذیشان نے پوچھا۔۔۔

کیا پلان ہونا۔۔۔ مزید ثبوت اکٹھے کر کے پہلے اسے وارن کرتے ہیں۔۔۔ ہماری بات مانے۔۔۔ اور اپنی ذیادتیوں کو قبول کر کے ان لڑکیوں کو حق دے۔۔۔ اگر نہیں مانتا تو پھر تیار رہے مقابلے کے لیے۔۔۔

غصے سے اس کے جبرے بھینچے ہوئے تھے۔۔۔ جبکہ ذیشان اس کے لہجے سے ہی اس کے ارادوں کی پختگی کا اندازہ لگا سکتا تھا۔۔۔

@ @ @

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سر ہفتے کو آپ کو مری جانا ہے۔۔۔ وہاں ریسٹورنٹ کے لیے زمین دیکھینی ہے۔۔۔ وہ اپنے آفس میں بیٹھا گلے پوری ہفتے کی ڈیٹیلز مانگ رہا تھا۔۔۔

اور واصل ہاتھ میں اپنا ورکنگ پیڈ پکڑے ایک ایک بات بتا رہا تھا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہم ٹھیک ہے۔۔ ٹکٹ کنفرم کروادی تم نے؟؟

پہلی انگلی اور انگوٹھے کو پیشانی پہ مسلتا وہ پوچھ رہا تھا۔۔

نہیں سر۔۔ میں نے سوچا ایک دو دن پہلے کروادوں گا۔۔ واصف نے تابعداری سے جواب دیا۔۔ نظریں جھکی تھی کیونکہ اسے اپنے باس کو دیکھنے کی جرات نہ تھی۔۔

چلو ٹھیک ہے۔۔ اب جاسکتے ہو تم۔۔ اس کے حکم کرتے ہی وہ بوتل کے جن کی طرح غائب ہوا۔۔

جبکہ وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر چھت کو دیکھ رہا تھا۔۔ وہ تنگ آگیا تھا اپنی اس بے رنگ زندگی سے۔۔ لیکن اس کے مزاج کی سنجیدگی اسے اس سب سے نکلنے بھی نہ دیتی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

وہ اپنی سوچوں میں گم تھا۔۔ اس بات سے بے خبر کہ اگلے دنوں میں اس کی زندگی نہ صرف بدلنے والی تھی بلکہ بے شمار رنگ بھی آنے والے تھے۔۔

وہ ابھی مری پہنچے تھے۔۔ ظہر کی اذانیں فضا میں گونج رہی تھی جب وہ دونوں نیچے اتریں۔۔ بر فباری تو نہیں ہو رہی تھی پر موسم ویسے ہی بہت سرد تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

بس سے اترنے کے بعد اب وہ دونوں سامان کے اترنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔ کیونکہ بس ہوٹل سے کافی دور کھڑی تھی اور انہیں اتنا پیدل چل کر جانا تھا۔۔

اففف یار یہاں چلنا کتنا مشکل ہے۔۔ بھاری بیگز اوپر سے چڑھائی کا راستہ دونوں کی وجہ سے ان کو چلنا دشوار ہو رہا تھا۔۔

ہمت عورتاں مدد خدا میری جان۔۔ ہمت کرو۔۔ اب سب ایسے ہی جا رہے تو کوئی آئے گا تو نہیں ہماری مدد کرنے۔۔ نیلم کی بھی حالت اس جیسی ہی تھی۔۔



ہیلو لیڈیز۔۔ لائیں میں پکڑ لیتا ہوں۔۔ نومی کی آواز پہ وہ دونوں مڑی۔۔

www.kitabnagri.com

آفر تو اچھی تھی۔۔ روشم ایکسپٹ بھی خریدتی لیکن پھر بالکل اسی کے پیچھے عرش میر کو دیکھ کر اس کا ارادہ پل میں بدلا تھا۔۔

نہیں بہت شکریہ۔۔ ہم کمزور ضرور ہیں پر کسی مدد کی ضرورت نہیں ہمیں۔۔ سخت لہجے میں کہہ کر وہ نیلم کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھی جو شاید اس آفر کو قبول کرنے کے چکر میں تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کیا کیا رو شتم۔ اللہ اللہ کر کے تو کوئی مدد کو آیا تھا۔۔ نیلم تو اسکے تیور دیکھ کر حیران تھی۔ اب اسے کیا پتہ کہ کچھ دن پہلے ان دونوں کے درمیان کیا ہوا تھا۔۔

تم بس چپ کر کے چلو۔۔ زیادہ سوال جواب کیے تو اپنا سامان بھی تمہیں پکڑا دوں گی۔۔

مال روڈ پہ وہ پاؤں اتنے زور سے رکھ کر چل رہی تھی کہ نیلم کو اندازہ ہو رہا تھا کہ اس وقت اسے بلانا آئیل مجھے مار کے مترادف ہے۔۔ اس لیے وہ بھی چپ کر کے اس کے ساتھ چل پڑی۔۔

@ @ @

نہیں قبول کی آفر۔۔ آنکھوں پہ سن گکاسز لگائے وہ سامنے دیکھ کر ہاتھا۔۔ نومی کے پاس آنے پہ اس سے پوچھا۔۔

www.kitabnagri.com

نہیں۔۔ ایک لفظی جواب دے کر اس نے عرش میر سے اپنا بیگ لیا جو اس نے اپنے کندھے پہ لٹکایا تھا۔۔

ہم۔۔ گلا کھنکھار کر وہ بھی اس کے ساتھ چل پڑا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے ان دونوں کی باتیں سن لی تھی اس لیے اس نے ہی نومی کو بھیجا تھا۔۔ اسے شرمندگی تھی جو بھی اس نے کیا۔۔ لیکن اس کی انا اس کو خود سے مخاطب کرنے سے روک رہی تھی۔۔

اب اگر اس نے نومی کو جس انداز سے انکار کیا تھا اس سے عرش میر کو اندازہ تھا کہ وہ اس سے اتنی نفرت کرتی ہے کہ اس سے جڑے کسی بھی شخص کی مدد لینے سے بہتر وہ خود تکلیف کیں رہنا پسند کرے گی۔

ایک گہرا سانس اس نے ہوا کیس خارج کیا۔۔ اب یہ سب شاید یو نہی چلنا تھا۔۔

$$@ @ @$$

ابان وہ تم سے ملنا چاہتا ہے۔۔۔ ذیشان کی بات یہ وہ مسکرایا۔۔۔ یہی تو وہ چاہتا تھا کہ وہ خود آئے۔۔۔

ان دونوں نے پورا ہفتہ دن رات محنت کی تھی۔ کچھ جس لڑکی سے اس نے حالیہ زیادتی کی تھی اس کی فورینزک رپورٹ پھر کچھ دلائل کے بعد انہوں نے ان خے والدین کو بھی راضی کر ہی لیا تھا۔

کل ہی انہوں نے چند ایک ثبوت اس کو پارسل کیے تھے ساتھ وارننگ کا بھی کہا تھا۔

اور آج ہی ذیشان خوشخبری لے کر آیا تھا کہ وہ ان سے ملنا چاہتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اب آگے کا کیا پلان ہے۔۔ مطلب کیا کہنا ہے اسے۔۔ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر وہ پوچھ رہا تھا۔۔

کرنا کیا ہے۔۔ کہے گئے کہ سدھر جائو۔۔ آئندہ کوئی رپورٹ نہ ملے۔۔

تجھے لگتا ہے وہ مان جائے گا۔۔ ذیشان حیران ہوا۔۔

نہیں مانے گا تو خبر شائع کر دیں گئے۔۔ ابان نے کندھے اچکائے۔۔

دیکھ میرے بھائی بات سن۔۔ سب اتنا آسان نہیں ہے جتنا تو سوچ رہا ہے۔۔ وہ وڈیرا ہے۔۔ ہمیں بلوا کر بے

شک مار دے۔۔ اور ہمارا تو نام و نشان بھی پتہ نہیں چلے گا۔۔

www.kitabnagri.com

ذیشان نے اسے تحمل سے معاملے کی نزاکت کو سمجھایا۔۔

ذیشان تم نے مجھے اتنا بے وقوف سمجھ رکھا ہے۔۔ پہلی بات ہم اس سے ملنے نہیں جائیں گئے۔۔ وہ ہم سے ملنے

آئے گا۔۔ اور دوسری بات میں ساتھ گن رکھوں گا۔۔ اگر وہ کوئی کام کرے گا تو ری ایکشن ہماری طرف سے بھی

ہوگا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

ابان تو سارے معاملات تے کر کے بیٹھا تھا۔

چلو پھر کب کا ٹائم دوں اسے۔۔ فون ہاتھ میں لیے اس سے یوچھ رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔ ایک دو دن تک دیتے اسے ٹائم۔۔ تھوڑا اسے بھی تڑپنے دو۔۔

آج تو ابان کی مسکراہٹ ہی نہیں تھم رہی تھی۔۔ اور کیوں نہ مسکراتا وہ۔۔ آج وہ کامیابی کی پہلی سیڑھی چڑھا تھا۔۔

@ @ @

افف کہاں لے آئی ہو تم مجھے۔۔ چلنا دشوار ہو رہا ہے میرا۔۔ نیلم اس وقت سخت بیزار تھی۔۔

تو تمہیں کس نے کہا تھا سیلز شوز پہن کر نکلو۔۔ کہا بھی تھا سادے شوز پہنو۔۔ اب بھگتو۔۔ اس کے بیزائیت کی پروا کیے بغیر اس نے اسے اچھی خاصی سنا دی تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب پہن لیے ہیں تو تم نے بھی سوچا آج اس سے پوری دنیا کا چکر۔۔ آہ۔۔ وہ جو غصے سے چلتی ہوئی بول رہی تھی اچانک پاؤں مڑنے پہ وہی بیٹھتی چلی گئی۔۔

کیا ہوا نیلم۔۔ روشم اس سے دو قدم آگے تھے اس کے درد سے کراہنے پہ فوراً اس کے پاس آئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

پانوں مڑ گیا ہے۔۔ افف۔۔ درد ہو رہا ہے بہت۔۔ جوتے اتار کر اس نے پانوں ہاتھ میں پکڑا تھا۔۔ درد کی شدت سے ایک آدھ آنسو بھی نکل آیا تھا۔۔

لاؤادھر دکھائو پانوں۔۔ اس کا پانوں ہاتھ میں پکڑے دو جائزہ لے رہی تھی۔۔

افف یہ تو سوچ گیا ہے۔۔ اب کیا کرے۔۔ اس وقت وہ جس روڈ سے جا رہی تھی وہ بالکل سنسان تھی۔۔ دور دور تک کوئی ذی نفس نظر نہیں آ رہا تھا۔۔

اور ایسی جگہوں پہ لے کر آؤ تم مجھے۔۔ کہا بھی تھا کہ نیلو فرادراقصی کو ساتھ لے جاتے ہیں۔۔ پر نہیں تم پہ تو اکیلے جانے کا بھوت سوار تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اپنے غصے اور درد میں اس نے اچھی خاصی سنا دی تھی اسے۔۔

سائنس کہتی ہے انسان چپ کر کے برداشت کرے تو درد کم ہو جاتی جبکہ بولنے سے زیادہ ہو جاتی ہے۔۔ لہذا تم بھی اپنا منہ بند رکھ کر برداشت کرو۔۔

وہ بھی رو شتم تھی کہاں کسی کی سننے والی تھی بلکہ الٹا اسے سنا دیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا بس کر دو اب۔۔ نیلم جانتی تھی کہ جو عرش میر جیسے بندے کو ناک و چنے چبوا سکتی ہے وہ تو پھر اسے کے سامنے کچھ نہیں۔۔ لہذا چپ کر کے سر نیچے کر لیا۔۔

@ @ @

اس وقت وہ سب سے کٹ کر اکیلا باہر نکلا تھا۔۔ موبائل فون بھی ہوٹل میں رکھ کر آیا تھا تاکہ واصف اسے غلطی سے بھی کال نہ کرے۔۔

اس وقت وہ اپنی تنہائی میں کسی کی مداخلت نہیں چاہتا تھا۔۔ چلتے چلتے اس نے کشمیر روڈ کی طرف جانے والے رستے کو چنا تھا شاید اس لیے کہ وہ حصہ سنسان رہتا تھا۔۔

وہ اپنی ہی سیدھ میں دوسری طرف چل رہا تھا جب اسے دو لڑکیوں کے لڑنے کی آوازیں آئی۔۔ اس کی سماعت کی حس اچھی تھی اس کیے اتنے فاصلے پہ بھی وہ سن سکتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے۔۔

مدد کے خیال سے وہ سڑک کے دوسرے کنارے سے ادھر آیا۔۔ جہاں ایک لڑکی سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔ جبکہ دوسری لڑکی کی اس کی جانب پشت تھی یقیناً وہ کسی لفٹ کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

از دیرِ اینی پر اہلم۔۔ ان کے قریب آکر وہ بولا۔۔

اس سنسان جگہ پہ انہیں وجدان گیلانی کی آواز کسی نعمت سے کم نہ لگی تھی۔۔

ایس آف کورس۔۔ میری فرینڈ کاپائوں مڑ گیا ہے۔۔ ہمارے پاس موبائل بھی نہیں ہے نا کوئی مک رہا ہے جس سے مدد مانگ سکے۔۔ کیا پلیز آپ ہماری مدد کر دیں گئے۔۔

روشم نے تو است الف سے لے کر یے تک ساری رودار سنادی تھی اسے شکل سے وہ ایک معقول انسان لگا تھا۔۔
روشم کی بات سن کر وہ بیٹھی ہوئی کڑکی کے قریب آیا۔۔

مے آئی۔۔ نیلم جو سر نیچے کیے اپنے کب کاٹ رہی تھی اس کے پوچھنے پہ سر اثبات میں ہلا کر اپنا پائوں آگے کر دیا۔۔
www.kitabnagri.com

اس کا پائوں پکڑ کر پہلے اس نے جائزہ لیا۔۔ پھر اس سے پہلے وہ ایک جھٹکا دیتا۔۔ نیلم فوراً چیخی۔۔

نہیں نہیں نہیں۔۔ پلیز یہ کام نہیں۔۔ اپنا پائوں وہ اس کے ہاتھ سے کھینچ رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے اگر آپ یہ نہیں کرنا چاہتی تو پھر مجھے آپ کو اٹھا کر ڈاکٹر کے پاس لے جانا پڑے گا کیونکہ اس وقت موبائل میرے پاس بھی نہیں ہے۔۔

اپنے سر کو کھجاتا وہ معذرت خواہ انداز میں بولا۔۔ عجیب تھا نا۔۔ وجدان گیلانی اور معذرت خواہ انداز؟؟۔۔ دو متضاد چیزیں۔۔ لیکن اس وقت ایسا ہوا تھا۔۔

چلے ٹھیک ہے پھر آپ اسے اٹھا کر ڈاکٹر کے پاس ہی لے جائیں۔۔ روشم نے فوراً جواب دیا۔۔ موبادہ وہ مدد کرنے سے انکار ہی نہ کر دے۔۔

روشم کی بات پہ نیلم نے اسے گھور کر دیکھا۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی وجدان اس کے قریب آیا۔۔

ودیور پر میشن لیڈی؟؟۔۔ اسے اٹھانے سے پہلے اس نے نیلم کی طرف دیکھا۔۔ اور بس ایک لمحے کو نیلم نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا اور دل نے کہا کہ وہ اس پر اعتبار کر سکتی ہے۔۔

اس کا سر بالکل میکانیکی انداز میں اثبات میں ہلاتھا۔۔ اور وجدان نے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھا لیا۔۔ روشم اس کی جوتا پکڑے اس کے پیچھے چل رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور نیلم۔۔ اس کی تو عجیب حالت تھی۔۔ پہلی بار وہ کسی مرد کے اتنے قریب تھی۔۔ اس کے کپڑوں سے اٹھتی اس کے گلون کی خوشبو اسے مدہوش کر رہی تھی۔۔ پاؤں کا درد بالکل بھول چکا تھا۔۔ ذہن میں تھی تو بس اس کی خوشبو۔۔۔

نیلم آنکھیں بند کر کے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔۔ وہ زیادہ سے زیادہ اس خوشبو کو انہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ اسے کبھی دوبارہ نہیں سونگھ پائے گی۔۔
@@@

یہ دو ٹکے کا انسان عرشان کو بلیک میل کر رہا ہے۔۔ وہ غصے سے کمرے میں چکر لگا رہا تھا۔۔

یہ غصے کی شدت ہی تھی کہ اس کی آنکھیں لال اور کن پٹیوں کی رگیں ابھری ہوئی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

سرکار کھانا لائوں۔۔ ندرت جو دہلیز پہ معمول پہ مطابق کھڑی تھی۔۔ عرشان کے غصے سے ناواقف تھی۔۔

دفع جاؤ منحوس عورت۔۔ ایک تو تم نے میری زندگی عذاب بنا رکھی ہے۔۔ پاس پڑا گلداں اس کی طرف پھینکا تھا جو خوش قسمتی سے اس کے پیروں میں ہی چور ہو گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن چند کرچیوں کی چھینٹیں اچھل کر ندرت کے نازک پیروں میں پیوست ہو گئی تھی۔۔ لیکن اس وقت اسے اس لہجے کی تکلیف تھی۔۔ وہ وہی سے اٹے قدموں باہر کی طرف بھاگی تھی۔۔

جبکہ اس کے جانے کے بعد عر شمان نے اپنے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔

میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں ابان شاہ۔ تمہارا وہ حشر کروں گا کہ قیامت تک عبرت تک نشان بن جاؤ گے۔۔ اور پھر سب دیکھیں گئے کہ عر شمان خان کو بلیک میل کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔۔

اپنی مونچھوں کو تان دیتا وہ خیال میں ہی ابان سے مخاطب تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس کے سامنے ہوتا تو اس کا بھی حشر کر دیتا۔ غصے نے اس کی سوچ کو مفلوج کر دیا تھا۔

www.kitabnagri.com

کیوں میرے معاملے میں ٹانگ اڑا رہے ہو۔۔ اس وقت عریشان اور ابان آمنے سامنے بیٹھے تھے۔۔ ذیشان کو ایجنسی ہو گئی تھی اس لیے وہ دونوں اکیلے تھے۔۔ جب سیگریٹ کا کش لگا کر عریشان نے بات کا آغاز کیا۔۔

تمہارا معاملہ؟؟ ہو نہ۔۔ تمہارا معاملہ ہوتا تو کبھی نہ آتا۔۔ لیکن میں ان لڑکیوں کو بچانا چاہتا ہوں جن کی تم زندگی برباد کر رہے ہو۔۔ اس کے قریب ہو کر وہ چبا چبا خر بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں کیا اتنی تکلیف ہو رہی ہے صحافی۔۔ اپنے کام سے کام رکھو۔۔ یہی بہتر ہے تمہارے لیے۔۔ ورنہ میں نے سنا ہے تمہاری بہن بھی بہت پیاری ہے شاید لاہور یونی میں پڑھتی ہے۔۔ ہے نا؟؟

مونچھوں کو تاؤ دیتا وہ خباثت سے بولا۔۔ ابان کو اس کی بات پہ غصہ ہی تو چڑھ گیا تھا۔۔

تیری ہمت کیسے ہوئی میری بہن کے بارے میں بات کرنے کی۔۔ دوبارہ ایک لفظ بھی نکالا تو تیریزبان کو گدی سے نکال دوں گا میں۔۔

اس کے گریبان کو ہاتھ میں پکڑے وہ دھاڑا۔۔

عرشان نے ایک نظر اس کے ہاتھوں کو دیکھا اور پھر انہیں جھٹک کر سیدھا ہوا۔۔

اپنی اوقات میں رہ صحافی۔۔ ورنہ مجھے یاد کروانی بھی آتی ہے۔۔

نہیں تو کیا کرے گا تو۔۔ ہاں بتا مجھے۔۔ کیا کرے گا تو۔۔ اس کے سینے پہ مسلسل ہاتھ مار کر وہ اسے پیچھے دھکیل رہا تھا۔۔ عرشان نے غصے سے اسے دیکھا اور اپنا ریو اور نکال لیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں تو یہ تیرے بھیجے میں ٹھوک دوں گا۔۔ اپنی ریوالور اس کی کن پٹی پہ وہ رکھ چکا تھا۔۔

ابان نے ایک گٹنا اس کے پیٹ پہ مارا۔۔ حملہ غیر متوقع تھا اس لیے وہ درد سے نیچے کو جھکا۔۔ لیکن ریوالور ابھی تک ہاتھ میں تھا۔۔

اس کے جھکنے پہ ابان نے فوراً اس کے ہاتھ سے ریوالور کھینچنا چاہا۔۔ اسی کھینچتانی میں ٹریگر دبا تھا۔۔ اور اس کے بعد ایک لمبا سناٹا چھا گیا۔

@ @ @

یار وہ سٹالرد بیکھوپیارا ہے نا۔۔ روشم پاس کھڑی نیلم کو سٹالرد کھا رہی تھی۔۔ اس وقت مال روڈ پہ بے انتہار ش تھا جب اسے اچانک دھکا لگا۔۔

وہ نظر انداز کر دیتی لیکن سامنے عرش میر کو دیکھ کر اس کے اعصاب تن گئے۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے ٹکرانے کی۔۔ لہجہ اور آواز دونوں ہی اونچے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں جان بوجھ۔۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا رو شمن نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔۔

بس کر دو۔۔ جانتی ہوں تم جیسے چھچھورے انسان کو۔۔ پہلے مجھے کمرے میں بند کر کے مجھ سے فائدہ اٹھانا چاہ رہے تھے اور جب بات نہ بنی۔۔ تو اب بہانے بہانے سے مجھ سے ٹکرا رہے ہو۔۔

وہ کچھ زیادہ ہی غصے میں تھی اس لیے اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا بول رہی ہے۔۔ عرش میر کا تو خفت سے چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔

آس پاس کافی رش لگ چکا تھا۔۔ روشم کی آواز ہی اتنی اونچی تھی شاید اس نے جان بوجھ خر رکھی تھی کہ سب سن لیں۔۔ موٹلی کوگ یونی کے ہی تھی جو عجیب سی نظروں سے عرش میر کو دیکھ رہے تھے۔۔ اور عرش میر اس کا تو سر ہی اوپر نہ اٹھ رہا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

دیکھو روشم۔۔ تمہیں غلط فہمی۔۔ وہ پھر کچھ بولنے لگا تھا لیکن روشم نے پھر سے اس کی بات کو بیچ میں ہی کاٹ دیا۔۔

غلط فہمی؟؟۔۔ ہونہ۔۔ سنیں سب۔۔ کچھ روز پہلے عرش میر نے مجھے کلاس روم میں بند کر دیا۔۔ اور کہا کہ اگر یہ بات کسی کو بتائی تو وہ میرے ساتھ اس سے بھی برا کرے گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

پاس کھڑے لوگوں کو متوجہ کرتی وہ اور اونچا بولی۔۔ جس میں کچھ سچ اور کچھ جھوٹ شامل تھا۔ اس وقت روشم کا مقصد صرف اسے ذلیل کرنا تھا۔ اور وہ بالکل بھول چکی تھی اس کے لیے وہ کیا کر رہی ہے۔۔

عرش میر کا چہرہ بالکل سرخ ہو چکا تھا۔ غصے سے اس کی رگیں ابھر رہی تھی۔۔ سب لوگ اب چہ مگوئیاں کر رہے تھے۔۔

دیکھو تو کتنا معصوم بنتا تھا۔۔ عورتوں سے دور رہنے والا اور کیا نکلا۔۔ یہ ان کی کلاس فیلو کا ہی تجزیہ تھا۔۔

چھوڑو یا۔۔ یہ سب وڈیرے ہوتے ہی ہوس پرست اور بد کردار ہیں۔۔ اور بس یہ وہ آخری حد تھی جہاں تک وہ سن سکتا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

بنا پلٹے بنا کچھ کہے وہ وہاں سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا۔۔ پیچھے اب کیا باتیں ہو رہی تھی وہ اب نہیں جانتا تھا۔۔ اسے پتہ تھا تو صرف اتنا کہ اب روشم کی وجہ سے وہ کبھی سراٹھا کر جی ناپائے گا۔۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں تھا جب اس کے موبائل پہ رنگ ہوئی سامنے باؤ جی کالنگ دیکھ کر اس نے فون اٹھایا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم باؤجی۔۔۔ سے کتنا بھی غصہ سہی لیکن باؤجی سے بات کرتے اس کا لہجہ ہمیشہ مودبانہ ہی ہوا تھا۔۔

عرش میرجہاں بھی ہو فوراً گھر پہنچو۔۔ ایک جملے میں بات کہہ وہ فون بند کر چکے تھے۔۔ عرش میر نے حیرت سے موبائل کو دیکھا جہاں اب کال ڈسکنکٹ ہو چکی تھی۔۔

اتنا تو وہ جانتا تھا کہ کوئی ایمر جنسی ہی ہے۔۔ ورنہ باؤجی نے ایسے کبھی اسے نہ بلایا تھا۔۔ ان کے حکم کی تکمیل کرتے وہ فوراً ہوٹل کی طرف بڑھاتا کہ اپنا سامان لے سکے۔۔

@ @ @

روشم اتنی بڑی بات تم نے مجھ سے کیوں چھپائی۔۔ نیکم عرش میر کو جانتی تھی کہ وہ ایسا نہیں ہے اسے وہ واقعہ اچھے سے یاد تھا جب ان کی کلاس کی ایک لڑکی نے اس کی طرف قدم بڑھائے تھے اور عرش میر نے اس کی بے عزتی کی تھی اور اسے یاد دلایا تھا کہ وہ جس معاشرے میں رہتی ہے وہاں خواتین کی فیلنگز حجاب میں ہی اچھی لگتی ہے۔۔

ہمم۔۔ بند کیا تھا اس نے مجھے کمرے میں لیکن ایسا کچھ نہیں کہا تھا۔۔ اس کے انداز میں بے فکری تھی۔۔

تو تم نے ایسے سب کے سامنے کیوں کہا پھر۔۔ نیلم کو حیرت ہوئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

تاکہ اسے پتہ چلے کہ آئندہ کسی بھی لڑکی کو کمرے میں بند نہیں کرنا۔۔ وہ سرشاری سے آگے بڑھ رہی تھی جب نیلم کو اپنے ساتھ قدم نہ بڑھاتے دیکھ رک گئی۔۔

تمہیں کیا ہوا۔۔ رک کیوں گئی۔۔

روشم تمہیں پتہ ہے تم نے کیا کیا ہے؟؟ تم نے اس نیک باز پہ بد کرداری کا الزام لگایا ہے۔۔ اور تم جانتی ہو اس کا کتنا گناہ ہے روشم۔۔ وہ کبھی سب کے سامنے سر نہیں اٹھاپائے گا۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔ نہیں روشم پلیز تم ابھی جائو اور اس سے معافی مانگو اور سب کو حقیقت بتائو۔۔

نیلم اس کا ہاتھ پکڑے اسے لے کر جانا چاہ رہی تھی پر اسے وہی اسٹل دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔۔

www.kitabnagri.com

کیا ہوا روشم۔۔ اس کے قریب آئی۔۔

نیلم میں سب کے سامنے کیسے کنفیس کروں گی۔۔ سب کبھی مجھ پہ اعتبار نہیں کریں گئے۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔ ہمیشہ میرا مذاق اڑائیں گئے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب کہ روشم کی آنکھوں میں آنسو چمک اٹھے تھے۔۔

تو بتاؤ کیا تم کسی بے گناہ پہ اتنا بڑا الزام لگا کر خوش رہ سکو گی؟؟ کبھی تمہارا ضمیر تمہیں سکون سے رہنے دے گا؟؟
اس کا بازو پکڑ کر نیلم نے اسے جھنجھوڑ ڈالا تھا۔۔

جب یہ زبان کسی پہ کیچڑا چھالتے ہوئے نہیں رکتی تو اسے اس کیچڑ کو صاف کرتے ہوئے بھی نہیں جھجھکنا چاہیے۔۔ وہ جو آگے ہی شرمندہ تھی نیلم کا سر اس کی بات نے اور نیچے کر دیا تھا۔۔

تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔ مجھے اس سے جا کر معافی مانگنی چاہیے۔۔ اس بار اس کا ہاتھ پکڑ کر خود بواؤز ہوٹل کی طرف بڑھی تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

@@@

عرش میرا سلام آباد سے ڈائریکٹ ملتان کی فلائیٹ لے کر آیا تھا اس کے پاس اتنا ٹائم نہیں تھا کہ بائی روڈ آتا اور جو خبر اسے آگے ملی تھی وہ اسے شک کرنے کو کافی تھی۔۔

عرشان کو قتل کر دیا گیا تھا۔۔ اور قاتل ایک صحافی تھا۔۔ وہ جب پہنچا تو جرگہ بیٹھا ہوا تھا۔۔ اور جب تک فیصلہ نہ ہو جاتا باؤجہ کبھی بھی عرشان کو دفنانے والے نہ تھے کہ بدل ان کے لیے بہت ضروری تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو آخر میں جرگہ اس نتیجے پہ پہنچا ہے کہ ملزم کی بہن کا نکاح خون بہا کے طور پہ عریشان کے چھوٹے بھائی عرش میر سے کیا جائے گا۔۔

جرگہ کا فیصلہ سن کر ابان اور ذیشان دونوں کو ہی سانپ سونگھ گیا تھا جبکہ بانو جی مونچھوں کو تانودے رہے تھے کہ یہ فیصلہ انہی کی منشا پہ تو کیا گیا تھا۔۔

نہیں۔۔۔ بلکل نہیں۔۔ آپ کو بدلہ لینا ہے تو مجھ سے لے لیں۔۔ مجھے قتل کر دیں۔۔ لیکن میری بہن کا کیا قصور ہے اس سب میں۔۔ ابان چلا ہی تو پڑا تھا۔۔

خاموش لڑکے۔۔ جرگے کے فیصلے کو تمہاری رضامندی کی ضرورت نہیں۔۔ جس نے فیصلہ دیا تھا وہ اکڑ کر بولا۔۔

www.kitabnagri.com

میں ایسے کسی فیصلے کو نہیں مانتا۔۔ میں کبھی اپنی بہن کی شادی اس سے نہیں کروں گا۔ ابان جہاں تک احتجاج کر سکتا تھا کر رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو پھر ٹھیک ہے۔۔ تمہاری بہن کو ہم اٹھوا لیں گئے۔۔ کہ وہ اب ہماری ہے۔۔ اور اس کے ساتھ بغیر نکاح کے ہا نکاح کے ساتھ رہنا تو اسے اب عرش میر کو ہی ہے۔۔ آخر یہ جرگے کا فیصلہ ہے۔۔

حقے کا کش لگاتے اس بار باؤ جی بولے۔۔ جبکہ پاس پڑا عرش میر اس کا پاپلٹ پہ حیران تھا۔۔

بس فیصلہ ہو چکا ہے۔۔ کل اپنی بہن کو لے آنا نکاح کے لیے۔۔ نہیں تو میرے بندے اسے اٹھالائیں گئے۔۔ باؤ جی کی بات پہ سب ہی اٹھ چکے تھے۔۔ ذیشان بھی اب ان کو سہارا دیے چل پڑا تھا کہ اس میں تو ہلنے کی بھی سکت نہ تھی۔۔

باؤ جی یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔ میں نہیں کرنا چاہتا یہ نکاح۔۔ عرش میر سب کے جانے کے بعد ان کے پاس آیا۔۔ وہ تو یہاں رہنا ہی نہ چاہتا تھا کجا نکاح۔۔

www.kitabnagri.com

عرش میر ہم نے تمہاری ہر بات مانی ہے۔۔ لیکن اس بار جو ہم کہہ رہے ہیں وہ تمہیں ماننا ہو گا۔۔ ورنہ تمہاری ماں اس عمر میں مطلقہ اچھی نہیں لگے گی۔۔

وہ اپنی بات کہہ کر ر کے نہیں تھے لمبے لمبے ڈگ بھرتے چلے گئے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ پیچھے عرش میر سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا۔۔ زندگی آج ہی کے دن اسے شک پہ شک دیے جا رہی تھی۔۔

@ @ @

عرش میر کو وہ بتانے لگی تھی لیکن اسے روحان اور نومی سے پتہ چلا تھا کہ وہ نہیں ہے۔۔ ایک دم تو وہ مایوس ہوئی تھی لیکن پھر روحان اور نومی کو ساتھ کے کرسیوں پر کلاس کو اکٹھا کیا تھا۔۔ جس جس نے سنا تھا اس کے سامنے اس نے کنفیس کیا تھا کہ وہ صرف عرش میر کو ڈیگریڈ کرنا چاہتی تھی۔۔ اپنی دشمنی میں وہ بالکل اندھی ہو چکی تھی۔۔ اس لیے جب سب ہو گیا تب اسے احساس ہوا۔۔

سب کو بتا دینے کے بعد اسے لگا تھا کہ کوئی اسے منہ نہیں کھائے گا۔۔ لیکن سب نے ہی اسے گلے لگایا تھا اور روحان اور نومی نے بھی اس کے سر پہ ہاتھ پھیر کر اسے بہن مانا تھا۔۔

یونی میں جب عرش میر کو پتہ چلے گا تو وہ کتنا خوش ہوگا۔۔ اپنی ہی سوچوں میں گم وہ سرشار سی گم ابھی بیڈ پہ لیٹی تھی کہ موبائل بج اٹھا۔۔

اوپر ابان بھائی کالنگ لکھا آ رہا تھا۔۔ کال لاگ دیجھ کر وہ مسکرائی اور ایسے ہی فون اٹھا لیا۔۔

اسلام علیکم بھائی۔۔ اس کے مزاج کی بشارت اس کے کنبے سے جھلک رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کل صبح سات بجے کی تمہاری فلائیٹ ہے ملتان کی۔۔ میں تمہارے سر سے بات کر چکا ہوں وہ تمہیں آنے دیں گئے۔۔ جلدی آجائو۔۔ ہم۔ سب ویٹ کر رہی ہیں۔۔

اتنی سی بات کہہ کر فون بند کر دیا گیا تھا۔۔ جبکہ روشم حیران پریشان سی فون کو دیکھ رہی تھی جو ایک جملہ کہہ کر بند ہو چکا تھا۔۔

پھر اس کا دھیان ڈیٹ پہ گیا۔۔

اوہ۔۔ کل تو میری برتھ ڈے ہے۔۔ اسی وجہ سے بھائی مجھے سر پر انز دینا چاہتے ہوں گئے ہمیشہ کی طرح۔۔ اس کا ضمیر اتنا ہلکا ہوا تھا کہ اسے بالکل بھی کسی انہونی کا احساس نہ ہو رہا تھا۔۔ وہ تو بس خود میں خفش تھی۔۔

@@@

www.kitabnagri.com

ہو گئی بات۔۔ فون سائیڈ پہ۔ رکھتے ہی نمل اس کے پاس آئی۔۔ اماں تو اتنی ناراض تھی اس سے کہ اس کی شکل بھی نہ دیکھ رہی تھی۔۔

ان کے بقول نہ وہ۔ اس سب میں ہاتھ ڈالتا نہ ہی اس کا بھگتتاں روشم کو بھگتتا پڑتا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہمم۔۔ وہ تو بولنے کے قابل بھی نہ رہا تھا ساری زندگی جس بہن کو اتنی چاہتوں سے پالا آج اسے ایک فیصلے کی
بھینٹ چڑھانا پڑ رہا تھا۔۔

روشم سے بھی کیسے اس نے بات کی تھی یہ بس وہ جانتا تھا یا اس کا خدا۔۔

بھائی مت پریشان ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ نمل نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔ جبکہ اس کی آواز بھی
اس کے لفظوں کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔ پر وہ اب کچھ اور کہہ بھی تو نہ سکتی تھی۔۔

یہ رات بہت بھاری گزری تھی سب پہ ہی۔۔ وہاں عرش میر بے سکون تھا اور یہاں ابان اماں اور نمل کے لیے
قیامت کی رات تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

@ @ @

کیا ہوا ہے۔۔ بھائی کدھر ہے۔۔ وہ جو ایکسپیکٹ کر رہی تھی کہ گھر اس کی برتھ ڈے کے لیے سجایا گیا ہو گا۔۔
پورے راستے ہی وہ پتہ نہیں کس کس طرح کا سر پرانز سوچ آئی تھی آگے ویرانہ دیکھ کر ٹھٹھکی۔۔

Posted On Kitab Nagri

نمل۔ جولائونج میں ہی بیٹھی تھی اس نے بھی کوئی جواب دیے بنا و شم کے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔ نارمل بات کرنے کو تو کچھ بچانہ تھا۔۔ اور جو بچا تھا وہ چاہتی تھی کہ ابان سے ہی سنے۔۔

اماں بھی کمرے میں بند تھیں رات سے۔۔ روشم کا۔ سامنا کرنے کی ان کی بھی ہمت نہ تھی۔۔ وہ حیران ہوتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔۔

اند رہی اسے ابان سر جھکائے نظر آ گیا تھا۔۔

بھائی۔۔ وہ فوراً اس کی طرف بڑھی۔۔ اس وقت کہیں سے بھی اسے وہ۔ اس کا دلیر بھائی نہیں لگ رہا تھا۔ اسے لگ رہا تھا جیسے وہ کتنا بوڑھا ہو چکا ہے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

روشم کی پکار پہ وہ اٹھا۔۔ اور آگے بڑھ کر اسے گلے لگالیا۔۔

کب سے آنسو جو اس کے ر کے تھے۔۔ کتنی ہمت سے اس نے جسے اس نے روکا تھا وہ سب بہہ نکلے تھے۔۔ اس کی ہمت ٹوٹ گئی تھی اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔۔ عجیب تھا نہ وہ مرد ہو خگر رو رہا تھا پر جب انسان قسمت کے ہاتھوں بے بس ہو جائے تو اسی طرح آنسو بے اختیار ہو کر نکلتے ہیں جیسے ابھی ابان کے نکلے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

بھائی کیا ہوا ہے۔۔ وہ انہیں پیچھے کرنا چاہتی تھی پر ابان کی گرفت مضبوط تھی۔۔

روشم مجھ سے گناہ ہو گیا ہے۔۔ مجھ سے قتل ہو گیا۔۔ میں نے اسے جان بوجھ کر نہیں مارا روشم۔۔ وہ سب غلطی سے ہوا۔۔

اس کے کندھے پکڑے اس پہ سر رکھے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔۔

بھائی مجھے یقین ہے آپ پہ۔۔ آپ نے سب جان بوجھ کر نہیں کیا ہو گا۔۔ کوئی بات نہیں آپ پولیس کو سب سچ بتا دینا۔۔ سیلف ڈیفینس کی تو سزا نہیں ہے۔۔ وہ اسے حوصلہ دے رہی تھی لیکن اس کے رونے کی وجہ سے ابھی تک قاصر تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

روشم انہوں نے تمہیں مانگا ہے۔۔ اصل بات اب زبان پہ آئی۔۔

کیا مطلب بھائی۔۔

انہوں نے تمہیں مانگا ہے خون بہا میں۔۔ روشم کو تو لگا جیسے اس پہ کسی نے بمب گرا دیا ہو۔۔ جتنا اس کا لہجہ ٹوٹا تھا اتنی ہی روشم ٹوٹ گئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ بھائی۔۔ روشم کی تو آواز ہی نہیں نکل رہی تھی۔۔ کیا کچھ نہیں تھا اس کے لہجے میں۔۔
اعتبار ٹوٹنے کا دکھ۔۔ اس کی شکل دیکھ کر ابان نے ایک بار پھر بولنے کی کوشش کی۔۔

میں مجبور ہوں گڑیا۔۔ میرے ہاتھ۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا روشم چلائی۔۔

مت کہیں مجھے گڑیا۔۔ کھو چکے ہیں آپ سارے حق۔۔ اور مت سنائے مجھے اپنی مجبوری کے دکھڑے۔۔ آپ
نے مجھے بھینٹ چڑھانا تھا سو چڑھا دیا۔۔ اب خود کو بے بس ظاہر مت کریں میرے سامنے۔۔

اس کے ہاتھوں کو جھٹک کر روشم نے پیچھے کیا۔۔ گھن آرہی تھی اسے آج اس رشتے سے جس پہ ساری زندگی اس
نے اعتبار کیا تھا۔۔ جد پہ اسے یقین تھا کہ جب تک وہ رشتہ ہے اسے کچھ نہیں ہوگا۔۔

www.kitabnagri.com

لیکن اس کا یقین ٹوٹ گیا تھا اس کا مان ٹوٹ گیا تھا۔۔ وہی رشتہ اسے سائبان سے پتی دھوپ میں لے آیا تھا۔۔

گڑیا۔۔ وہ بے یقین سا بولا۔۔ اسے روشم کے رویہ مزید توڑ رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

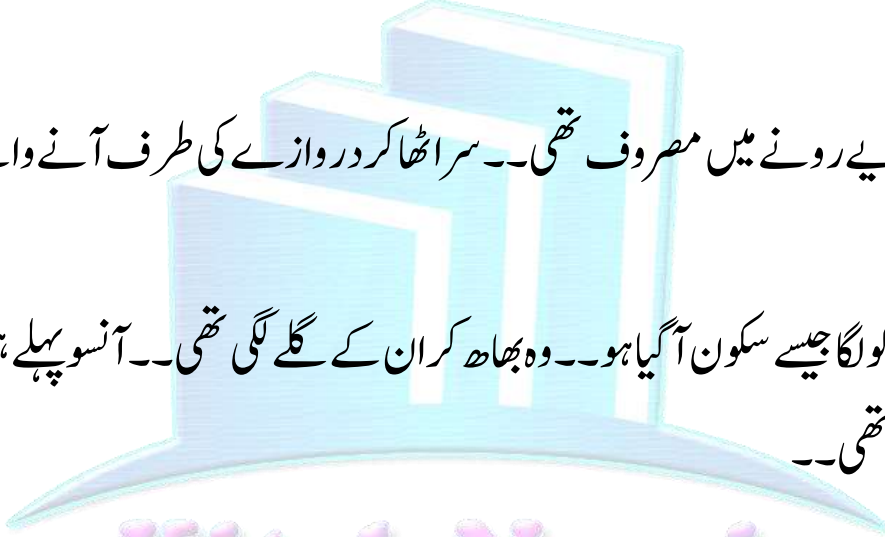
میں نے کہا چلے جائے یہاں سے۔۔ میں آپ کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی۔۔ پاس پڑاویں اس نے مخالف سمت میں پھینکا تھا۔۔ جبکہ اس کا اتنا ایکٹریم ری ایکشن دیکھ کر ابان نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر باہر چلا گیا۔۔

@ @ @

جب سے آئی تھی وہ رورہی تھی اور نجانے کتنی دیر روتی رہتی جب اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔۔

وہ جو گٹنوں میں سر دیے رونے میں مصروف تھی۔۔ سر اٹھا کر دروازے کی طرف آنے والے کو دیکھا۔۔

اور اماں کو دیکھ کر اس کو لگا جیسے سکون آ گیا ہو۔۔ وہ بھاہ کر ان کے گلے لگی تھی۔۔ آنسو پہلے ہی کب ر کے تھے اب تو مزید روانی آ گئی تھی۔۔



وہ تو سوچ رہی تھی کہ وہ اس کا دکھ سمیٹ لیں گی۔۔ لیکن جو کچھ وہ آگے جانے والی تھی وہ سب اسے الگ ہی دنیا سے واقف کروانے والا تھا۔۔ ایک ایسی حقیقت جس سے وہ ہمیشہ انجان رہی تھی۔۔

تو یہ ہے میری شادی کا دن.. نہ شہنائی نہ مہندی نہ رنگ و بو کا سیلاب اور نہ ہی کوئی خوشبو.. بلکہ ایک انتقام کا نتیجہ.. کیا اوقات ہے میری.. محض ایک بدلے کی بھینٹ چڑھنا.. خود کو کمرے کے آئینے میں دیکھتی وہ جیسے خود سے مخاطب تھی..

Posted On Kitab Nagri

آنسو بھی خشک ہو چکے تھے بلکہ اس کی تو آنکھیں بھی بنجر تھی.. آنسو بہاتی بھی تو کس کے لیے.. سارے رشتوں نے ہی منہ موڑ لیا تھا.. کیونکہ اب اسے ان سے ملنے کی تو اجازت تھی ہی نہیں.. آج اس کا کوئی بھی نہ رہا تھا.. نہ کوئی رشتہ نہ کوئی ٹھکانہ.. یہ تو بس ایک جیل تھی جس میں اس کو تا عمر قید کر دیا گیا تھا

اب اس کی نظر اپنے عام سے سرخ جوڑے پہ پڑی تھی جو اسپیشل بنوایا تو نہ گیا تھا پر ماں کے کہنے پہ اس نے اپنی کپ برڈ میں پڑا سرخ جوڑا ہی پہنا تھا.. کیونکہ یہ بھی جرگے کی ایک روایت تھی.. اگر اس کا تن اس جرگے کی بھینٹ چڑھ گیا تھا تو یہ سوٹ کیا چیز تھا..

خود کو آئینے میں دیکھتے اسے آج احساس ہوا تھا کہ کفن صرف سفید لباس میں نہیں ہوتے.. کیونکہ آج اس کا خود کا جنازہ نکلا تھا وہ بھی سرخ جوڑے میں.. اماں نے اسے سب سچ بتا دیا تھا.. کیسے ان ظالم لوگوں نے اسے ماں باپ دونوں کے سائے سے محروم کر دیا تھا..

www.kitabnagri.com

اس کا بس نہیں چل۔ رہا تھا وہ یہاں موجود ہر شخص سے اپنے ماں باپ کی موت کا حساب مانگے.. وہ خود بھی توقید ہو گئی تھی یہاں.. آنسوؤں کی ایک لکیر پھر سے اس کے گالوں پہ لڑھکی..

Posted On Kitab Nagri

تبھی دروازہ کھلنے کی آواز آئی وہ جانتی تو تھی کہ کون ہو گا نکاح کے وقت جب مولوی صاحب نے اس کا نام کیا تھا تب ایک لمحے کو وہ شاکد تو ہوئی تھی جس کے ساتھ وہ ایک لمحہ بھی نہ رہنا چاہتی تھی اسی کی ونی بن کر اب اسے ساری زندگی بسر کرنا تھا۔۔ اسے بن دیکھے ہی آنسو صاف کرنے لگی۔۔

ارے استانی صاحبہ.. کیا ہوا اس اکڑ اور غرور کا جو آپ کو میری طرف دیکھنے بھی نہ دیتا.. اب ٹسوے کس چیز کے.. اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتا وہ اسکے زخموں پہ نمک چھڑک رہا تھا.. جبکہ روشم اپنے جبرڑوں کو بھینچتی چاہ کر بھی کچھ غلط نہیں کہہ پائی تھی..

اس کے تاثرات شیشے میں دیکھتا وہ دھیمی چال چلتا اس کے قریب آیا..

دیکھو زرا مجھ پہ بد کرداری کا الزام لگانے والی اب میرے پاس ہے.. میرے رحم و کرم پہ.. دیکھو یہ آج کا دن۔۔ اس کے بالوں کو اپنے ہاتھ کے شکنجے میں لے کر دوسرے ہاتھ سے اس کے منہ کو زور سے پکڑتا وہ بولا نہیں غرایا تھا..

www.kitabnagri.com

جبکہ واقعی آج روشم کی زبان کنگ ہو گئی تھی.. اس کی زبان کا غرور اس کی ذات کا اعتماد سب خاک میں مل گیا تھا آج.. شدید تکلیف کے باوجود.. چاہ کر بھی وہ خود کو اس کی پکڑ سے آزاد نہ کروا پائی..

عرش میر تمہیں غلط فہمی۔۔ درد کے باوجود وہ بولنا چاہ رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

خاموش۔۔ وہ اتنی زور سے چلایا کہ روشم کی روح کانپ گئی۔۔ اس کی گردن پکڑ کر وہ اس کو دیوار سے لگا چکا تھا۔۔

وہ وقت گیا جب تمہاری یہ گزبھر زبان میرے آگے چلتی تھی۔۔ اب تم مسز عرش میر خان ہو۔۔ اور تمہاری زبان کو اس وجہ سے اب ہمیشہ بند رہنا ہے۔۔ سمجھی۔۔ وہ دھاڑا۔۔

عرش میر مجھے معاف۔۔ گلے میں درد کے باوجود اس نے پھر سے بولنے کی کوشش کی۔۔

معافی؟؟ کس بات کی معافی؟؟۔۔ تمہاری سوچ ہی تمہاری زبان پہ آئی تھی ناکل۔۔ تم میری قربت چاہتی تھی نا۔۔ تو اب جب میری قربت تمہیں مل رہی ہے تو یہ آنسو کیوں۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسے بازوؤں سے پکڑ کر جھنجھوڑتا وہ اتنی زور سے بولا کہ روشم کو لگا اس کے کان پھٹ جائیں گئے۔۔ آنسوؤں میں اب مزید روانی آگئی تھی۔۔

جانتی ہو ہو س کیا ہے؟؟ کبھی دیکھی ہے مرد کی ہو س؟؟۔۔ عرش میر کی بات پہ وہ سہم گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی باتوں سے لگ رہا تھا وہ اپنے حواس میں نہیں ہے۔۔ اور کیسے ہوتا وہ اپنے حواس میں۔۔ کل سے اب تک زندگی نے اسے دھچکے دیے کہ وہ حواس میں رہ ہی نہ سکا تھا۔۔

تمہیں میں دکھاتا ہوں ہوس کیا ہوتی ہے۔۔ جو انگلیاں اس کے بازوؤں میں کبھ رہی تھی انہی سے اس نے اس کے سائڈ کی شرٹ پھاڑ دی۔۔

روشم کے تواسانس خشک ہو گئے اسے لگ رہا تھا کہ آج اس کی روح کی موت لکھی جا چکی ہے۔۔ وہ اسے روکنا چاہتی تھی پر ایک تو وہ طاقتور مرد و سراوہ جاتی بھی تو کہاں۔۔ اس کے پاس دوسرا کوئی جائے پناہ تو تھا ہی نہیں۔۔

عرش میر نے اسے گردن سے پکڑ کر صوفے پہ پھینکا۔۔ پھر اس کے اوپر جھکا۔۔ روشم کی آنکھوں میں خوف وہ واضح محسوس کر سکتا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فکر مت کرو۔۔ آج ہی انتہا نہیں کروں۔۔ تمہیں روز مرد کی ہوس کی ایک جھلک دکھائوں گا۔۔ اور تم روز اس جھلک کو دیکھ کر محسوس کرنا کہ میں نے تمہیں کلاس میں کتنی ہوس دکھائی تھی۔۔ تمہارے روز روز مرنے سے مجھے روز روز زندگی ملے گی۔۔ تمہارے مرنے کے لیے یہی بات کافی ہے کہ تم ونی میں آئی لڑکی ہو جس کی میری نظر میں کیا یہاں کسی کی بھی نظر میں کوئی اوقات نہیں ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا منہ ہاتھ میں دبوچ کر اس کے جھٹک کر ٹیبل پہ پھینکا نتیجتاً وہ ساءڈ ٹیبل پہ زور سے لگا تھا۔۔

خون تو نہ نکلا پر ر و ش م کے چودہ طبق ضرور ر و ش ن ہو گئے۔۔

اپنی بات کہہ کر وہ رکنا نہیں بلکہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس وقت وہ اس فضا میں سانس نہیں لینا چاہتا تھا جہاں اس کا وجود ہو۔۔

اس کے جانے کے بعد روشم نے اپنی پھٹی شرٹ کو دیکھا جہاں سے اس کی سڈول سفید بازو جھلک دکھا رہی تھی۔۔۔ عرش میر کی انگلیوں کی وجہ سے وہ جگہ سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

اس پہ دوپٹہ رکھ کر اس نے اسے چھپایا اور پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔ جو غلطی اس نے کی تھی اس کی سزا اسے عمر بھر اب بھگتنی تھی کیونکہ عرش میر تو اس کی شکل دیکھنے کا روادار نہ تھا کچا اس کی بات سنتا۔۔

وہ جو سمجھ چکا تھا اب وہ ازل تھا۔ اور اسے سمجھنا کم از کم اب روشم کے بس کی بات نہیں تھی۔۔

$$@ @ @$$

Posted On Kitab Nagri

یہ روشم کی بچی کہاں مر گئی ہے۔۔ کہا بھی تھا گھر جا کر کال لازمی کرے لیکن نہیں اسے تو سمجھ ہی نہیں آتا کہ اگلا بندہ پریشان بھی ہو سکتا ہے۔۔ اب فون بند کیے بیٹھی ہے۔۔

وہ دوپہر میں ہی واپس آئی تھی اور تب سے روشم کو کال کر رہی تھی لیکن اس کا فون مسلسل بند جا رہا تھا۔۔ نیلم کو پریشانی ہو رہی تھی کہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔۔

اپنی پریشانی میں وہ تب سے ٹہل رہی تھی۔۔ ابھی بیڈ پہ آکر بیٹھی کہ ایک ان ناؤن نمبر سے کال آنے لگی۔۔ یہ سوچ کر کہ شاید روشم اسے کسی اور سے کال کر رہی ہو اس نے فون اٹھالیا۔۔

ہیلو اسلام علیکم۔۔

وعلیکم اسلام۔۔ پہنچ گئی آپ خیریت سے۔۔ وہ جو روشم کو سوچے بیٹھی تھی آگے ایک مردانہ گھمبیر آواز سن کر وہ ٹھٹھکی۔۔

آپ کون۔۔ لہجہ میں پہچان کا کوئی عنصر نہ تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں پہچانا آپ نے مجھے؟؟ حیرت ہے۔۔ مجھے تو لگا تھا جیسے اس ٹکراؤ کے بعد میں آپ کو نہیں بھولا آپ بھی مجھے نہیں بھولی ہوں گی۔۔

وجدان کو تھوڑا دکھ ہوا تھا اس کے نہ پہچاننے پہ۔۔

آپ۔۔ نیلم کو لگ رہا تھا کہ یہ وہی ہے۔۔ لیکن اس کا نام تو اس نے تب پوچھا ہی نہیں تھا تو شیورٹی نہیں تھی۔۔۔
میں کیا۔۔ اس کے رک جانے پہ وہ بولا۔۔

آپ وہی ہے جنہوں نے میری ہیلپ کی تھی اور ڈاکٹر کے پاس لے کر گئے تھے۔۔ اپنے شک کو وہ زبان پہ لے آئی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہا ہا ہا۔۔ اس کی بات پہ وجدان کا قہقہہ بے اختیار تھا۔۔

جی جی۔۔ میں وہی بندہ خاکسار ہوں جو آپ کو اٹھا کر ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا تھا۔۔ وجدان نے اٹھا کر پر خاص زور دیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی بات پہ نیلم کے گال خود بخود سرخ ہوئے۔۔ پھر بات چینیج کرنے کو بولی۔۔

آپ کو میرا نمبر کہاں سے ملا؟؟۔۔

ڈھونڈنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے مس نیلم۔۔ یہ تو پھر آپ کا نمبر تھا۔۔ فون کان سے لگائے وہ دلکشی سے گویا ہوا۔۔ وہ آج کتنا خوش تھا اس بات کا اندازہ اس کی آواز سے لگایا جاسکتا تھا۔۔

لگتا ہے کافی انفارمیشن جمع کر رکھی ہے آپ نے میرے بارے میں۔۔ اب کچھ اپنے بارے میں بھی بتائیے۔۔

پہلے اس کے واپسی کی اطلاع پھر نمبر پھر نام۔۔ اس سب سے نیلم کو اندازہ لہوا تھا کہ اس نے اس کا سارا بائیو ڈاٹا نکلوا یا ہے۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کی بات پہ وہ مسکرایا۔۔ اور نیلم کو لگا اتنی خوبصورت مسکراہٹ اس نے شاید ہی کبھی سنی ہو۔۔

مجھے لگتا ہے کہ میں اپنا بائیو ڈاٹا آپ کے سامنے آ کر دوں تو زیادہ بہتر ہے۔۔ کیا خیال ہے جو آپ کا دل کیجیے گا پوچھ لیجیے گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کرسی کی ٹیک چھوڑ کر وہ سر کھجاتا بولا۔۔ اپنی تیس سالہ زندگی میں یہ اس کی کسی لڑکی سے پہلی پرسنل ملاقات تھی۔۔

میرا خیال ہے کہ مجھے آپ کے بارے میں جاننے کا اتنا بھی شوق نہیں ہے کہ میں اکیلی آپ سے ملنے چلی آؤں۔۔ اس لیے شب خیر۔۔

کہتے ساتھ ہی اس نے فون کاٹ دیا۔۔

فون بند ہونے پہ وجدان نے گھور کر ایک نظر فون کو دیکھا۔۔ جواب بند ہو چکا تھا۔۔

ٹھیک ہے مس نیلم اگر آپ نہیں ملنا چاہتی تو میں ملنے آ جاؤں گا کہ یہ تو اس نادان دل کی خواہش ہے نہ۔۔

www.kitabnagri.com

اتنی میچور عمر کے باوجود وہ ٹین ایجرز جیسی باتیں کر رہا تھا۔۔ کیونکہ محبت تو ہے ہی عقل سے دور کی بات۔۔ جس میں عقل آجائے وہ عقل کہاں کی۔۔

دوسری طرف فون بند کر کے نیلم سکون سے لیٹی۔۔ دل تو تین دن پہلے ہی کسی اور لے پہ دھڑک اٹھا تھا لیکن آج وجدان کی کال نے اسے تقویت بخشی تھی۔۔ سرشاری سے اس نے اپنی آنکھیں موند لیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

@ @ @

وہ گاؤں کا چکر لگا کر جب کمرے میں آیا تو وہ سو رہی تھی.. ساری رات ہی اس کی رو رو کر گزری تھی اب کہیں جا کر اس کی آنکھ لگی تھی..

وہ خود بھی ساری رات نہ سویا تھا۔ اس کی سوچیں مفلوج ہو چکی تھی اور بے سکونی حد سے سوا تھا اس حالت میں نیند آنا تو ناممکن ہی تھا۔ سامنے اسے سویا پڑا دیکھ کر اس کا میٹر پھر سے گھوما۔

اویں اٹھو.. وہ اتنی گہری نیند سوئی تھی کہ عرش میر کی گرد آواز سے بھی ٹس سے مس نہ ہوئی..

اسے یوں ہی سوتا دیکھ کر عرش میر کو غصہ آ گیا اس نے پاس سائنڈ ٹیبل پہ پڑا پانی کا جگ اٹھا کر سارا اس کے اوپر انڈیل دیا.. وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی..

www.kitabnagri.com

یہ کیا بد تمیزی ہے.. ہوش میں آتے ہی وہ چلائی.. پانی انڈیلنے والے کو اس نے دیکھا نہ تھا۔ کچھ اتنی اچانک اٹھنے پہ وہ بھول بھی چکی تھی کہ کل اس کی زندگی مکمل بدل چکی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

بد تمیزی؟.. دن چڑھے سونا یہاں کارواج نہیں ہیں.. یہ تمہارے باپ کا گھر نہیں ہے جو تم جب تک چاہو گی سو گی.. یہ لاسٹ وارنگ دے رہا ہوں.. آئندہ میرے اٹھنے سے پہلے تم اٹھو گی اور میرے سونے کے بعد سو گی.. سمجھی..

ایک پاؤں بیڈ کی سائڈ پہ رکھ کر گٹنے پہ کہنی رکھتا وہ اسے باور کروا رہا تھا.. اس کی بات سن کر وہ منہ میں ہاتھ پھیر کر اٹھ بیٹھی..

تمہی نے کہا تھا میں یہاں ونی میں آئی ہوں.. تمہاری نظر میں میری اوقات نہیں تو تمہارے حکم کی تابعداری کیوں کروں میں.. آنکھیں رونے کی وجہ سے پہلے ہی سو جی تھی ابھی بھی کچی نیند سے اٹھنے سے لال ڈوریں ابھرے ہوئے تھے.. نجانے کیوں اسے غصہ آ گیا تھا حالانکہ وہ اپنی اوقات جانتی تھی.. شاید رات کا غبار تھا..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کی بات پہ اس نے اس کا منہ اپنے ہاتھ میں دبو چا..

تمہاتی اوقات میری نظر میں واقعی کچھ نہیں ہے مسز روشم عرش میر خان.. میں تمہیں یہ حکم بیوی سمجھ کر نہیں بلکہ اپنی نوکرانی سمجھ کر دے رہا ہوں.. اور ہاں مجھے خان جی کہو.. آئندہ تم کا لفظ استعمال کیا تو تمہاری زبان کاٹنے میں وقت نہیں لگاؤں گا..

Posted On Kitab Nagri

اس کامنہ اس نے اتنے زور سے پکڑا تھا کہ روشم کے جڑے درد کرنے لگے تھے.. درد کی شدت سے آنکھوں سے آنسو نکل آئے جب عرش میر نے جھٹکے سے اس کامنہ چھوڑا اور وہ اوندھے منہ بیڈ پہ گری..

یہ رونے دھونے کی ضرورت نہیں ہے اب.. میں واش روم جا رہا ہوں.. فریش ہو کر باہر آؤں تو میرا ناشتہ اس ٹیبل پہ ہو.. پاس پڑے کاؤچ اور ٹیبل پہ اشارہ کرتا وہ واش روم میں گیا اور دروازہ زوردار آواز سے بند ہوا..

ٹھک کی آواز سے روشم نے دروازے کی جانب دیکھا جہاں وہ بند ہو گیا تھا.. اپنے آنسو صاف کرتی وہ پہلے دن کی دلہن اپنے کپڑے جھاڑتی باہر کی جانب بڑھی.. ابھی تو اس کی ناکردہ گناہ کی سزا شروع ہوئی تھی.. جسے اس کو نجانے کب تک سہنا تھا..

وہ یونی سے باہر ابھی کلاسز لے کر نکلی تھی.. ارادہ اس کا اب ہو سٹل کی طرف جانے کا تھا کیونکہ لاسٹ لیکچر فری تھی.. روشم کو وہ کل سے لاتعداد کالز کر چکی تھی پر اس کا کوئی اتنا پتا نہ تھا..

ابھی بھی ادنے نمبر ڈائل کیا پر وہی گھسا پٹا سا جملہ سن سن کر اب اس کے کان درد کرنے لگے تھے..

کہاں ہو تم روشم.. کچھ تو بتاؤ.. نیلم کو اس کی پریشانی کھائے جا رہی تھی.. ایسا تو کبھی بھی نہ ہوا تھا.. اور اب پیپرز شروع ہونے والے تھے اور وہ ندارد تھی..

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب ایک بلیک نیو ماڈل کرولا اس کے آگے آکر رکی۔۔ اور اندر سے نکلنے والی ہستی نے یقیناً نیلیم کو چوڑکا دیا تھا۔۔

آپ۔۔ یہاں۔۔ وجدان کو سوٹڈ بوٹڈ دیکھ کر وہ یقیناً حیران ہوئی۔۔

جی بلکل۔۔ اب آپ نے تو منع کر دیا تھا پر مجھے تو ملنا تھا تو سوچا خود ہی آجائوں۔۔ کار سے ٹیک لگا کر وہ اس سے مخاطب تھا۔۔ آنے جانے والے کئی سٹوڈنٹس اس ہینڈ سم انسان کو دیکھ رہے تھے۔۔

پر مجھے تو آپ سے نہیں ملنا۔۔ آس پاس گزرنے والوں کی نظروں سے وہ خود کو کافی آکورڈ فیل کر رہی تھی۔۔

کیا واقع نہیں ملنا چاہتی آپ مجھ سے؟؟ کیا واقع نہیں جاننا چاہتی آپ میرے بارے میں۔۔ آنکھوں سے ایک انگلی سے گلاسز نیچے کر کے اب وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔ آنکھوں اور اس کے چہرے کے درمیان جو رکاوٹ تھی اسے اس نے دور کر دیا۔۔

نہیں۔۔ روشم نے ارد گرد دیکھ کر جواب دیا۔۔ یوں جیسے وہ اس کی آنکھوں میں نہ دیکھنا چاہتی ہو۔۔ اسے لگا تھا وہ اس کی آنکھوں میں دیکھے گی تو فیصلہ بدل دے گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں آخری بار پوچھ رہا ہوں مس نیلم۔۔ یقین کریں اگر آپ نے اب انکار کیا تو عمر بھر آپ کو اپنی شکل نہیں دکھائوں گا۔۔

سامنے بھی وجدان گیلانی تھا طرب کا پتا کب اور کیسے پھینکنا ہے یہ اسے اچھی طرح پتہ تھا۔۔

اس کی بات پہ نیلم کا دل ڈوبا۔۔ ٹھیک ہے وہ تھوڑا نخرہ دکھار ہی تھی جو اس کا حق بھی تھا پر وہ تو سیریس ہی ہو گیا تھا۔۔

اس نے ایک نظر وجدان کی طرف دیکھا اور بنا کچھ کہے گاڑی کی طرف بڑھی۔۔ وجدان نے اس بڑھتے ساتھ ہی پسینجریٹ کا دروازہ کھول دیا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اپنی چالاکی پہ اس کے لب آپ و آپ ہی مسکرا اٹھے۔۔ بھلا ایسا ہو سکتا تھا کہ وجدان اس کو چھوڑ دیتے چاہے وہ خود بھی کتنا ہی انکار کیوں نہ کرتی وہ وجدان کی زندگی تھی اب۔۔ وہ نیلم کو خود مجبور کر دیتا خود سے محبت کرنے پہ۔۔

اسے بٹھا کر وہ گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پہ آیا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔

@ @ @

Posted On Kitab Nagri

عرش میر کے کہنے پہ وہ نیچے آتو گئی تھی پر اب کچن کس طرف تھا یہ تو اسے پتہ ہی نہیں تھا۔۔ اسی شش و پنج میں وہ آگے بڑھ رہی تھی جب اسے دائیں سائڈ سے کھٹ پٹ کی آوازیں آنا شروع ہو گئی۔۔

اندازہ لگاتی وہ اس طرف بڑھی۔۔ سامنے ہی بے جی سب کے صبح کے ناشتے کی تیاری کر رہی تھی۔۔ دہلیز پہ آہٹ سن خروہ مڑی۔۔

ارے یہاں کیا کر رہی ہو۔۔ کچھ چاہیئے تھا؟؟۔۔ کپڑے سے ہاتھ صاف کر کے وہ اس کی طرف بڑھی۔۔

ہاں وہ عرش میر میرا مطلب ہے خان جی کے لیے ناشتہ بنانے آئی تھی میں۔۔ انگلیوں کو مروڑتے وہ اتنی خوفزدہ تھی کہ بے جی کے لہجے کی زماہٹ محسوس ہی نہ کر پائی۔۔

ارے تو بیٹھو ناپیٹا۔۔ میں بنادیتی ہوں۔۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر انہوں نے اسے پاس پڑی چمیر پہ بٹھا دیا۔۔

روشم کا توان کارویہ دیکھ کر حیران تھی۔۔ وہ جو سوچ رہی تھی کہ اب روز کی لعن طعن اس کا مقدر ہے اتنے نرم رویے پہ چونکنا اس کا فطری تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ سے ہی بے جی جان گئی تھی کہ وہ کیا سوچ رہی ہے۔۔

لگتا ہے میرا رویہ تمہاری سوچ سے الٹ نکل آیا ہے۔۔ وہ مسکراتے ہوئے گویا ہوئی۔۔ ساتھ ساتھ روٹی کو بیلنے کا عمل بھی جاری تھا۔۔

ہاں۔۔ میرا مطلب ہے نن۔۔ نہیں۔۔ ایکدم ان کے پوچھنے پہ وہ خود بھی گھبرا گئی۔۔ ایسے سوال کہ توقع جو نہیں تھی۔۔

دیکھو میری جان۔۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے بیٹے کی موت کا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔ جو بھی ہوا میں جانتی ہوں اس میں تمہارا قصور نہیں ہے۔۔ تم تو خود اس فرسودہ رسم کی بھینٹ چڑھ گئی۔۔ اور دوسری بات۔۔ عریشان میرا بیٹا تھا لیکن میں جانتی نہیں تھی کہ وہ اتنی لڑکیوں کی زندگی برباد کر چکا ہے۔۔ جب جسم کا حصہ ناسور بن کر پورے جسم میں پھیلنے لگے تو اسے کاٹ کر پھینک دینا ہی عقلمندی ہے۔۔ لہذا تم کم از کم میری طرف سے نرم رویہ ہی پائو گی۔۔

باقی میں کسی کا کچھ کہہ نہیں سکتی کہ یہاں سب اپنے اعمال کے جوابدہ خود ہیں۔۔

باتوں ہی باتوں میں وہ روٹیاں بنا چکی تھی اور روشم انہیں مسمرائز ہو کر دیکھ رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اتنے جاہل اور قدامت پرست گائوں میں کوئی ایسی سوچ کا بھی بستا ہے؟؟۔۔ یہ سوچ اس کے لیے باعث حیرت تھی۔۔

اب کیا سوچ رہی ہو؟؟۔۔ وہ جو اپنی سوچ میں غیر ارادی طور پہ ان کے چہرے کی طرف دیکھتی جا رہی تھی۔۔
ان کے پکارنے پہ چونکی۔۔

کچھ نہیں۔۔ لائیں میں آپ کی ہیلپ کر دوں۔۔ وہ فوراً اٹھ کر ان کی طرف بڑھی۔۔ اس سے پہلے کہ وہ ان کے ہاتھ سے پیاز لیتی انہوں نے اس کا ہاتھ وہی پکڑ لیا۔۔

تم یہ ٹرے اوپر لے جاؤ۔۔ اور عرش میر کے بعد خود بھی اچھے سے ناشتہ کر کے ہی نہچے آنا۔۔ کیونکہ جو کچھ ابھی ہونے والا ہے اس کو برداشت کرنے کے لیے تمہیں طاقت کی بہت ضرورت ہے۔۔

اس کے ہاتھ میں ٹرے تھا کر انہوں نے اسے اوپر کی طرف بھیجا۔۔ وہ جانتی تھی کہ آنے والا وقت بہت مشکل ہونے والا ہے کیونکہ ابھی اس کی ملاقات وڈی اماں اور باؤجی سے ہوئی تھی۔۔

$$@ @ @$$

Posted On Kitab Nagri

ہم کیوں آئے ہیں یہاں۔۔ وہ اس وقت سالٹ اینڈ پیپر میں بیٹھے تھے۔۔ ویٹر کو آرڈر دینے کے بعد اسی نے بات کا آغاز کیا۔۔

ایک دوسرے کو جاننے۔۔ سادہ سا جواب حاضر تھا۔۔

تو شروع مجھ سے ہی کرتے ہیں۔۔ بتائیے کیا کیا جان گئے ہیں آپ میرے بارے میں۔۔ ٹیبل پہ بازو رکھ کر وہ آگے کو ہوئی۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

سب کچھ۔۔ ان شورٹ آپ کی پیدائش سے لے کر اب تک کی ساری انفارمیشن ہے میرے پاس۔۔ اس کی بات سے نیلم اس کے اثرورسوخ کا اندازہ لگا سکتی تھی اور اس کے سٹیٹس کا اندازہ تو اسے اس کی کار اور اس کے تن پہ پہنی ہر چیز سے بخوبی ہو رہا تھا۔۔

اوہ تو یعنی جانتے ہیں کہ میں ایک یتیم خانے سے بی لونگ کرتی ہوں۔۔ جہاں میرے ماں باپ کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔۔ پھر بھی اتنی مہربانی۔۔ مطلب سمجھ نہیں آ رہا کیا قسمت مجھ پہ واقعی اتنی مہربان ہو گئی ہے یا آپ مجھے ایسی ویسی لڑکی سمجھ بیٹھے ہیں۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اپنے خدشے اسے نے خعودی شیر کر دیے تھے جس میں وجدان اس کے نا آنے کی ریزن کو بھی سمجھ گیا تھا۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے۔۔ ہاتھ کی پشت پہ ٹھوڑی ٹکائے وہ مسلسل اس کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے کچھ نہیں لگتا اسی وجہ سے آپ سے پوچھ رہی ہوں۔۔ بے شک وجدان اس کے دل میں گھر کر گیا تھا مگر یہ حقیقت تھی کہ اس کے پاس سوائے شکل و صورت کے کچھ بھی وجدان کے معیار کا نہ تھا۔۔

مس نیلم۔۔ اگر میں آپ کو عیسیٰ ویسی کڑکی سمجھتا تو اس وقت ہم پبلک ایریا کی بجائے ایک ہوٹل کے روم میں ہوتے۔۔ اور یقین کریں مجھے کوئی پوچھنے والا بھی نہ تھا۔۔ لیکن میری تربیت مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ میں خسی بھی لڑکی کو میلی نظر سے دیکھوں چاہے اس کے پیچھے کوئی بیخ گراؤنڈ ہے یا نہیں۔۔

خنتی خوبصورتی سے وہ اسے اپنا مدعا بیان کر گیا تھا۔۔ نیلم نے ایک نظر اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔۔ اسے لگا تھا کہ اس کے چہرے میں کوئی غصے کے ایثار یا ماتھے پہ شکن ہوگی مگر وہ بالکل نرم تاثرات کے ساتھ نیلم کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔

آئم سوری۔۔ میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔ بس ایک ڈر سا تھا۔۔ پہلے بات کہہ دی تھی اب جب سب کلیر ہوا تھا تو نیلم کو شرمندگی ہو رہی تھی۔۔

مس نیلم آپ نے ایسا کچھ نہیں کہا جس پہ شرمندہ ہو رہی ہے۔۔ بلکہ مجھے خوشی ہے کہ آپ اپنی وقعت کو جانتی ہیں۔۔ طس اپنی ذات میں ذرا سا اعتماد پیدا کریں۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی شرمندگی کو بھی وجدان نے ایسے ختم کیا کہ نیلم خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگی۔۔

تھینک یو۔۔ وہ مسکرائی۔۔

اب آپ اس سوری تھینک یو سے نکل کر کچھ میرے بارے میں بھی پوچھ لیں۔۔ بچپن سے ہی مجھے اس طرح کے انٹرویوز دینے کا بہت شوق رہا ہے۔۔ اور اب جب موقع مل گیا ہے تو مجھے لگتا ہے کہ آپ کے اس فارمل بی ہیویر میں ہی نکل جائے گا۔۔

اس نے ہلکی چوٹ کر کے نیلم کو یاد دلایا کہ وہ یہاں کس مقصد کے لیے آئے ہیں۔۔

اب آپ میرے بارے میں اتنا سب جانتے ہیں تو یہ بھی جانتے ہوں گئے کہ میں بھوک کی کچی ہوں۔۔ اس لیے اپنے انٹرویو کو میرے کھانا کھانے تک پینڈنگ نہ رکھے۔۔ نیلم نے بھی ہنستے ہوئے جوابی کاروائی کی جس پہ وجدان مسکرا اٹھا۔۔ اسے یقین تھا کہ یہ ان کی پہلی اور آخری فارمل ملاقات ہونے والی ہے۔۔

@ @ @

خان جی کھانا۔۔ اس کے حکم کے عین مطابق اس کے نہا کر باہر آنے تک وہ کھانا ٹیبل پہ رکھ چکی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

نظر آتا ہے مجھے۔۔ اندھا نہیں ہوں میں۔۔ یہ فضول کی ہمکلامی سے بھی پرہیز کرو مجھ سے۔۔ گیلے تو لیے کو تولیہ سٹینڈ پر رکھ کر وہ ٹیبل کے قریب آیا۔۔

اس وقت وہ بلیک شرٹ اور بلیک ہی ٹرائوز میں تھا۔۔ روایتی وڈیروں جیسی تو اس کی ڈریسنگ کبھی نہ رہی تھی ہاں کبھی جرگے میں جانے کے لئے اسے وہ سب کرنا پڑتا تھا کہ یہ باؤجی کا حکم تھا۔۔

گیلے بال لمبے ہونے کی وجہ سے اس کے ماتھے پہ آرہے تھے جو اس پہ بہت سوٹ کر رہے تھے۔۔ دسترخوان سے روٹی نکال کر ابھی اس نے آملیٹ کے ساتھ پہلا لقمہ لگایا ہی تھا کہ وہ بول اٹھا۔۔

یہ ناشتہ کس نے بنایا ہے۔۔ وہ جو اس کو دیکھنے میں محو تھی اس کے چبا چبا کر لفظوں کو ادا کرنے پہ چونکی۔۔

وہ۔۔ وہ۔۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ یہ سوال کرے گا اب اس سوال پہ سچ بولنا تھا یا جھوٹ یہ بھی اس کی سمجھ میں نہ آرہا تھا۔۔

کیا وہ وہ لگا رکھی ہے۔۔ فارسی میں پوچھ رہا ہوں جو جواب نہیں آرہا۔۔ ہاتھ کو ٹیبل پہ مار کر وہ زور سے دھاڑا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آپ کی ماما نے۔۔ اسے تو پتہ ہی نہ تھا کہ انہیں اس گھر میں بے جی کہتے ہیں۔۔ ڈر اور خوف میں اسے جو سمجھ آیا اس نے بول دیا۔۔

کیوں۔۔ اب وہ غصے سے کھڑا ہو کر اسکی طرف بڑھا۔ اتنے سالوں سے وہ بے جی کے ہاتھ کا بنا کھانا کھا رہا تھا پہلے لقمے میں ہی ان کے ہاتھ کا ذائقہ محسوس کر چکا تھا۔۔

میں نے تمہیں کہا تھا نہ ناشتے کا۔۔ وہ جیسے جیسے آگے بڑھتا جا رہا تھا وہ پیچھے قدم اٹھاتی جا رہی تھی یہاں تک کہ پیچھے دیوار سے جا لگی۔۔

بولو جواب دو۔۔ وہ اتنی زور سے دھاڑا کہ کمرے کے در و دیوار گونج اٹھے۔۔

وہ۔۔ مم۔۔ میں نے انہیں کہا تھا۔۔ پپ۔۔ پر انہوں نے۔۔ نے زبردستی تھما دیا۔۔ خوف سے اس کی زبان بلبلک کنگ ہو گئی تھی بشمکل اٹک اٹک کر جملہ مکمل کیا۔۔

کیوں۔۔ تب منع کیوں نہیں کیا۔۔ بتایا کیوں نہیں کہ میں نے تمہیں حکم دیا۔۔ بولو۔۔ اس کی اونچی آواز روشم کو اپنے کانوں پہ ہتھوڑوں کی مانند لگ رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن زبان ساتھ چھوڑ گئی تھی اور شاید یہی بہتر تھا کیونکہ مزید بولنا اس کے لیے مزید پریشانیوں کے سوا کچھ نہیں لا سکتا تھا۔۔

آئندہ میرے کسی بھی کام کو کوئی ہاتھ نہیں لگائے گا۔۔ میرے ناشتے سے لے کر میرے شوز پالش تک سب کام تم کرو گی۔۔ تاکہ لمحہ احساس ہوتا رہے کہ تم۔۔ میری نوکرانی نہیں غلام ہو۔۔

اسے گردن سے پکڑ کر دیوار سے لگا کر وہ گرایا۔

سجھی؟؟ اس کے دھاڑنے اور جھٹکادینے پہ روشم نے جھٹ سے اثبات میں سر ہلایا ورنہ تو اسے لگ رہا تھا کہ آج وہ ادے مار کر ہی چھوڑے گا۔

نان سینس۔۔ اس کے اثبات میں سرہلانے پہ اس نے عرش میر نے جھٹکا دے کر اس کی گردن کو چھوڑا جس سے اس کا سر دیوار پہ زور سے لگا۔۔ روشم کے سر میں درد کی لہر سی اٹھی۔۔

پراسے کیا پرواہ تھی وہ تو اسے وہی چھوڑ کر بالوں میں انگلیاں پھیرتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر چلا گیا۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ روشم پیچھے گٹنوں میں سر دیے پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔ اسے ابان نمل اور اماں نے ہمیشہ ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھا تھا ڈانٹا تو دور کی بات کبھی کسی نے اس سے اونچی آواز میں بات تک نہ کی تھی۔۔

لیکن آج قسمت اسے سب سکھار ہی تھی۔۔ برداشت کرنا بھی اور صبر کرنا بھی۔۔

کہاں ہے وہ منحوس لڑکی۔۔ تمہاری مدد نہیں کر رہی کیا۔۔ وڈی اماں جو ٹیبل پہ ناشتے کے لیے آئیں تھیں۔۔ بے جی کو اکیلا کام کرتا دیکھ کر غرائی۔۔

جی وڈی اماں۔۔ وہ آئی تھی عرش میر کو کھانا دینے گئی تھی۔۔ بے جی نے اس کی حمایت کی جانتی تھی کہ وڈی اماں کے اعصاب سے کوئی نہیں بچ سکتا۔۔

عرش میر تو کب کا مجھ سے مل کر جا چکا ہے۔۔ وہ کیا اوپر اب آرام فرما رہی ہیں محترمہ۔۔ بلا کر لاؤ اسے اس کے باپ کا گھر نہیں ہے یہ نہ ہی من چاہی بہو وہ اس گھر کی جو دن چڑھے تک کمرے میں رہے۔۔

وڈی اماں نے اس کی غیر موجودگی میں ہی اس کو اچھی خاصی سنادی تھی اب پتہ نہیں اس کے آنے پہ کیا ہوتا۔۔ یہ تو بے جی صرف سوچ ہی سکتی تھی اور اس کے لیے انہیں روشم سے دل سے ہمدردی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس لیے ان کے حکم یہ جی اچھا کہتی وہ اوپر کی طرف بڑھی۔۔

$$@ @ @$$

جب سے عرش میر گیا تھا تب سے وہ روہی تھی۔۔ سر پہلے ہی رونے اور بھوکا رہنے سے دکھ رہا تھا، یہی سہی کسر دیوار سے ٹکرانے کے بعد پوری ہو گئی تھی۔۔

اب تو اسے لگ رہا تھا کہ اس کا سر پھٹ جائے گا۔۔ داب کے درد سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھی۔۔

وہ اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی جب بے جی کمرہ ناک کر کے اندر آئی۔۔ اور اسے یوں کونے میں بیٹھا دیکھ کر فوراً اس کی طرف بڑھی۔۔

کیا ہوا ہے بچے۔۔ سوچی آنکھیں بکھرے بال اس کی بے حال کا ثبوت تھے۔۔

کچھ نہیں۔۔ آنکھوں سے آنسو صاف کر کے وہ سیدھی ہوئی کہ یہاں اپنا حال دل کسی کو کہنا ہی فضول تھا۔

ناشتہ کر لیا؟؟۔۔ وہ سمجھی شاید کہ اپنے گھر والوں کو یاد کر کے وہ رو رہی ہے کیونکہ عرش میر سے انہیں کسی غیر اخلاقی کی توقع ہی نہ تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں۔۔ آنسو صاف کرتے یلفظی جواب آیا۔۔

کیوں نہیں کیا ناشتہ بچے۔۔ میں نے کہا تھا نا وہ لازمی کرنا۔ اچھا چلو اٹھو۔ اب وقت نہیں ہے۔۔ نیچے وڈی اماں بلار ہی ہیں۔ اس کے سر پہ دوپٹہ دے کر انہوں نے اس کی حالت ہاتھوں سے جتنی بہتر ہو سکتی تھی کی۔۔

وڈی اماں کون۔۔ روشم کو تو پتہ ہی نہیں تھا کہ گھر میں افراد کتنے رہتے ہیں ناموں سے کیا واقف ہوتی۔۔

عرش میر کی دادی ہے۔۔ اور یہاں کی بڑی بھی۔۔ ان کی بات ہم سب کے لیے ہی حکم کا درجہ رکھتی ہے جسے ہر حال میں ماننا ہے۔۔ باقی وہ تمہیں خود بتا دے گی۔۔

سیڑھیوں کے آنے تک وہ اسے جتنی تفصیل دے سکتی تھی جلدی جلدی میں دے دی۔۔ کیونکی سیڑھیوں کے سٹارٹ کا منظر نیچے سے بخوبی نظر آتا تھا۔۔

بے جی کی بات پہ وہ بھی چپ کر گئی اور خاموشی سے ان کے پیچھے ہی چل دی۔۔

آگئی محترمہ۔۔ وڈی اماں جو اسی کا انتظار کر رہی تھی اس کے نیچے آنے پہ پہلا طنز حاصل تھی۔۔

دیکھو بی بی یہاں کارواج نہیں ہے کمروں میں بند رہنے کا۔۔ اور تم کوئی ایسی نئی نویلی دلہن نہیں ہو جس کے ہم چائو اٹھائے۔۔ تمہارے بھائی نے اس گھر کے بڑے سپوت کو قتل کیا اور تم اس گھر کی ونی ہو۔۔ اور ونی یہاں غلام کی حیثیت رکھتی ہے یہ بات مجھے تمہیں بار بار بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ اب یہ گھر دیکھ رہی ہو۔۔ یہ اب تمہاری ذمہ داری ہے۔۔ برتنوں کہ صفائی سے لڑ کر گھر کی صفائی اب سب تمہیں ہی کرنا ہے۔۔ صرف اکیلے تمہی کو۔۔ اور تم۔۔

آخر میں انہوں نے بے جی طرف اشارہ کیا۔۔

تم اس کی کوئی مدد نہیں کرو گی۔۔ اگر مجھے ایسی کوئی خبر ملی تو تم دونوں ہی سزا کے لیے تیار رہنا۔۔ سن رہی ہو تم دونوں۔۔

جی۔۔ دونوں کی یک زبان ہو کر بولی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب تم میری شکل کیا دیکھ رہی ہو۔۔ شروع کرو صفائی۔۔ اور دوپہر کے کھانے پہ میں باہر آؤں تو ہلکی سی بھی گرد دیکھنے کو نہ ملی مجھے۔۔ سمجھی تم۔۔

ان کی گرجدار آواز پہ روشم کا سرمیکا کی انداز میں اثبات میں ہلا۔۔

جبکہ وہ ایک سخت نظر اس پہ ڈال کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔۔ ان کے جانے کے بعد روشم ویسے ہی کھڑی رہی۔۔ اسے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ کہاں سے شروع کرے۔۔ اتنا بڑا گھر حویلی نما گھر تھا۔۔

وہ اپنی انہی سوچوں میں گم تھی جب بے جی اس کے پاس آئیں۔۔

تم پریشان مت ہو۔۔ اب وہ دوپہر کے کھانے تک کمرے سے باہر نہیں نکلے گی۔۔ میں ملازمہ کو کہہ دیتی ہوں وہ تمہاری ہیلپ کر دے گی سب سے پہلے تم ناشتہ کرو۔۔ کیونکہ تمہارے بیمار پڑنے پہ یہاں کسی کو رتی برابر بھی فرق نہیں پڑنے والا۔۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے کچن میں لے آئی تھی کہ باہر ڈائننگ پہ کوئی بھی دیکھ لیتا تو شامت پکی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے تمہارا نام کیا ہے۔۔ ناشتہ اس کے سامنے رکھنے کے بعد وہ بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی مقصد صرف اس کو تھوڑا جاننا تھا۔۔

روشم۔۔ تھوڑا ہچکچیا کر پہلا نوالہ منہ میں ڈالتے اس نے جواب دیا۔۔

ہمم اچھا نام ہے۔۔ روشم کے نام یہ وہ چونکی۔۔

بھرجائی یہ کیا۔۔ میں نے تو بیٹی کا سوچا تھا بلکہ میں نے تو اس کا نام بھی سوچ لیا تھا۔۔ عرش میر کو گود میں لیے وہ شکوہ کر رہا تھا۔۔ پورے گھر میں ایک وہی تو تھا جو ان کو عزت دیتا تھا۔۔

اچھا جی تو کیا نام سوچا تھا۔۔ وہ کپڑے سمیٹ رہی تھی۔۔ یہاں آرام کرنے کا تو کوئی رواج تھا ہی نہیں۔۔ عرش میر کی پیدائش کے تیسرے دن ہی وہ اپنے معمول کے سارے کام کر رہی تھی۔۔

روشـم۔۔ عرش میر کے چھوٹے چھوٹے ہاتھ پکڑ کر وہ جذب سے بولا۔۔

آہاں۔۔ اچھا نام ہے۔۔ کیا مطلب ہے اس کا۔۔ انہیں واقعی یہ نام پسند آیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

جنت کی حور۔۔

چلو کوئی نہیں۔۔ اگلی بار بیٹی ہوئی تھی یہی نام رکھوں گی میں۔۔ چیزیں سمیٹ کر اب وہ اس کی طرف آئی تاکہ عرش میر کو پکڑ سکیں۔۔

رہنے دیں بھر جائی۔۔ میں اب اپنی بیٹی کا نام رکھوں گا۔۔ ان کے ہاتھ میں عرش میرے کودے کر وہ مسکرایا۔۔ ہمیشہ کی طرح اس کی مسکراہٹ میں دلفریبی تھی۔۔

تختینک یو آنی۔۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب ر وشم نے ناشتہ ختم کر کے انہیں مخاطب کیا۔۔ ان کے چہرے سے لگ رہا تھا وہ کچھ سوچ رہی ہیں۔۔ ر وشم کے بلانے یہ وہ چونکی۔۔

آنٹی نہیں بے جی۔۔ یہاں سب بے جی کہتے ہیں مجھے۔۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ مسکرائی۔۔

روشم کو وہ سب سے انہو کی لگی تھیں۔۔ یہاں اسے صرف ایک وہی تھی جن کا لہجہ اتنا میٹھا اور اتنا نرم تھا۔۔ بلاشبہ وہ ان کے لیے بلیسنگ ان ڈسگا رن ثابت ہوئی تھی۔۔

ان کے چہرے سے کہیں سے دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ اس جاہل معاشرے کا ایک حصہ ہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

@ @ @

ملازم کی مدد کے باوجود اس کو صفائی کرنا بے حد مشکل لگا تھا.. ظاہر سی بات ہے اتنا بڑا گھر حوالی کی طرح سجانا کوئی آسان کام نہ تھا..

اس کے بعد کھانا بنا کر تو وہ مکمل گھن چکر بن گئی تھی حالانکہ بے جی نے اس کی مدد بھی کی تھی چھپ چھپ کر.. لیکن پھر بھی کبھی اس نے اتنا کام کیا جو نہ تھا.. تو تھکاوٹ حد سے سوا تھی..

ابھی بھی کھانا ٹیبل پہ لگا رہی تھی اور بے انتہا کام کرنے سے تھکن اور بھوک سے اس کا برا حال تھا مگر بے جی نے اسے بتایا تھا کہ اس گھر کا رواج ہے کی مرد پہلے کھانا کھاتے ہیں.. اس لیے وہ بچاری اب صبر کے علاوہ کچھ نہ کر سکتی تھی..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

سب کھانے کی ٹیبل پہ آچکے تھے.. عرش میر باؤ جی اور وڈی اماں تینوں ابھی آکر براجمان ہوئے..

یہ گھٹیا عورت یہاں کھڑی کیا کر رہی ہے.. اس سے کہو وہاں ڈائننگ کے آخر میں جا کر کھڑی ہو.. اس سے تو ویسے ہی مجھے اپنے بیٹے کے قتل کی بدبو آتی ہے.. بد ذات..

Posted On Kitab Nagri

اپنے لفظوں کو چبا چبا کر وہ بے جی سے بول رہے تھے.. وہ جو عرش میر اور باؤجی کے درمیان کھڑی تھی اتنی تذلیل سے خفت سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا..

خاموشی سے سر جھکائے وہ اپنے آنسو اندر اتارتی عرش میر کی دوسری سائڈ پہ کھڑی ہو گئی تھی.. کچھ بھی تھا اب اسے ادھر رہنا تھا تو اپنے لب سی کر رہنا تھا..

کھانے کے دوران جب جب عرش میر نے کسی بھی چیز کی طرف ہاتھ بڑھایا و شمن نے فوراً آگے بڑھ کر اسی ضرورت پوری کی.. بے جی نے اسے کافی باتیں پہلے ہی بتادیں تھیں اس لیے وہ اس معاملے پہ ہونے والی تذلیل سے بچ گئی تھی..

مگر یہ بھی روشم کی خام خیالی تھی اب تو تذلیل کا لفظ اس کے ساتھ چسپاں کر دیا گیا تھا.. یہ کیسے ممکن تھا کہ اب وہ اس سے بچ سکتی..

کم ذات عورے وہاں سے پانی پکڑاؤ مجھے.. وہ جو ابھی سب کو چائے سرو کر کے سیدھی ہوئی تھی وڈی اماں کی کرخت اواز پہ جی اچھا کہتی پانی کے جگ کی طرف بڑھی ہی تھی کہ ایک گلاس اس کی کہنی سے لگ کر زمین بوس ہو گیا..

Posted On Kitab Nagri

بے جی نے زور سے اپنی آنکھیں میچی کہ اب جو ہونے والا تھا وہ بہت برا تھا..

منخوس عورت.. تیرے باپ کا راج ہے جو اندھا دھند گلاس توڑتی جائے گی.. اس کے بالوں کو پکڑ لرا نہوں نے جھٹکا دیا..

اتنی عمر میں بھی ان کے ہاتھوں میں جان بہت تھی..

آہ.. درد سے وہ کراہ اٹھی..

بول نا.. تیرے ماں باپ نے تجھے کہ سکھایا ہے سوائے منخوسیت پھیلانے کے.. جیسے والدین ویسی اولاد.. اس کے سر کو پکڑا نہوں نے ایک اور جھٹکا دیا..

میرے والدین کو کچھ مت کہیں پلیز.. جو بھی تھا وہ اماں اور بابا پہ کوئی حرف برداشت نہیں کر سکتی تھی.. اپنی ذات تو اس کی بے نشان ہو ہی چکی تھی..

کیا کہا.. کچھ نہ کہوں تیرے والدین کو..؟؟ وڈی اماں کو اس کی بات سن کر طیش ہی تو آگیا تھا.. انہوں نے بال چھوڑ کر اس کا ہاتھ پکڑا..

Posted On Kitab Nagri

اور گرم گرم چائے اس کے ہاتھ پہ انڈیل دی..

درد اور جلن سے روشم کی چیخیں نکل رہی تھی.. بے جی پاس کھڑی تھی دل ان کا دکھ رہا تھا پر وہ مجبور تھی.. ان کے بس میں کچھ بھی نہ تھا..

جبکہ جو اختیار میں تھی وہ ایسے خاموشی سے چائے پینے میں مصروف تھے جیسے یہ سب یہاں ہو ہی نہ رہا ہو.. بے جی نے صدمے سے عرش میر کی طرف دیکھا جس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا..

اور اس کا بے تاثر چہرہ دیکھ کر ان کے دل کو ہاتھ پڑا.. یہ تو ان کا وہ بیٹھانہ تھا.. ان کا بیٹا تو ندرت کے ساتھ زیادتی پہ بھی غصے سے پاگل ہو جاتا تھا.. خواتین کے حقوق کی بات کرنے والا آج خاموش ہو گیا تھا..

اور پہلی بار عرش میر کو چائے پیتے دیکھ کر انہیں عرش میر نہیں نظر آ رہا تھا.. انہیں لگا ان کا عرشان زندہ ہو گیا ہے.. مری ہے تو بس ایک لاش جس کا نہ پہلے وجود تھا نہ اب.. خصلتیں تو ابھی تک زندہ ہیں..

رات کے 11 بج رہے تھے.. گھڑی کی صرف ٹک ٹک کی آواز کمرے میں سنائی دے رہی تھی.. انہوں نے کروٹ بدل کر ایک نظر پاس پڑے باؤ جی کو دیکھا..

Posted On Kitab Nagri

ان کی آدھ کھلی آنکھیں ان کی گہری نیند کی غمازی کر رہی تھی۔۔۔ بے جی نے ایک نظر باہر دروازے کی طرف دیکھا اور کفر ٹراتار کر دروازے کی جانب بڑھی۔۔

بہت آہستگی سے دروازہ کھولا اور پھر بند کیا۔۔۔ رخ ان کا اوپر کی طرف تھا لیکن کچن سے آتی سسکیوں کی آواز نے ان کے قدموں کے رخ کو موڑ دیا۔۔

وہ جانتی تھی کہ اس وقت کچن میں کون ہو گا۔۔۔ اور اس کے رونے کی وجہ سے بھی وہ بخوبی واقف تھی۔۔۔ دوپٹے میں بندھی ٹیوب کو انہوں نے نکال کر ہاتھ میں پکڑا اور کچن کی طرف چل دی۔۔

ایسے زمین پہ کیوں بیٹھی ہو؟؟ ٹھنڈ لگ جائے گی۔۔۔ اسے کچن کی ٹھنڈی زمین پہ بیٹھا دیکھ کر وہ فکر مند سی اس کی آگے بڑھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ جو سخت تکلیف اور درد سے رو رہی تھی بے جی کی آواز پہ چونکی۔۔

اچھا ہے نہ بیمار ہو کر مر جائوں گی۔۔۔ اس وذاب زندگی سے میری جان چھوٹ جائے گی۔۔۔ وہ ہلکی آواز میں غرائی۔۔۔ اس وقت اسے اپنی زندگی اجیرن لگ رہی تھی اور کیوں نہ لگتی۔۔۔ وڈی اماں نے چائے پھینکنے کے بعد اس سے سارے برتن دھلوائے تھے اور رات کے کھانے تک وہ اس کے سر پہ ہی کھڑی رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ انہیں اس لڑکی سے بغاوت کی بو آ رہی تھی اور جس جگہ سے بو آ رہی تھی وہ اس کی جڑیں ہی نکال کر پھینک دینا چاہتی تھی۔۔ اتنا برا جلنے کے بعد مسلسل پانی میں ہاتھ رکھنے سے اس کے ہاتھ میں آبلے پڑ گئے اور سکھ بے حد نرم ہو گئی تھی۔۔ ایسی حالت میں اس کا چلانا اور غصہ کرنا بنتا تھا۔۔

مجھے تو لگا تھا تم شہر کی ہو تو بڑی ہمت والی ہو گی۔۔ تعلیم یافتہ ہو تو مایوسی گناہ ہے جیسے سب اقوال زریں یاد ہو گئے۔۔ لیکن تم تو میری سوچ سے بالکل الٹ نکلی ہو۔۔ اتنی کم ہمتی والی باتیں کہیں سے بھی تمہاری اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کا ثبوت نہیں دے رہیں۔۔

اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ اس کے ہاتھ پہ ٹیوب لگاتے بولی۔۔ اس طرح کی باتیں کرنے کا مقصد صرف اس کی ہمت بندھانا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تو کیا کروں میں آپ ہی بتائیے مجھے؟؟۔۔ ٹیوب لگنے سے جلن تو ہوئی تھی پر کچھ سیکنڈز بعد ہی اس کی ٹھنڈک اب اسے سکون دے رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں کیا لگتا ہے؟؟ تم بیمار ہو کر یہاں آسانی سے مر جاؤ گی؟؟ یہ لوگ جو تمہیں یہاں لے کر آئیں ہیں وہ تمہیں مرنے دیں گئے؟؟ نہیں روشم۔۔ یہ پل پل مارنے والے لوگ ہیں۔۔ موت کے منہ سے نکال کر زندگی کیسے دینی ہے یہ ان سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔۔

اس کا ہاتھ پکڑے اب وہ دھیرے دھیرے سہلا رہی تھی۔۔ روشم خاموشی سے ان کی باتیں سن رہی تھی کہ اب اس کے پاس بولنے کو کچھ تھا بھی نہیں۔۔

دیکھو روشم۔۔ یاد رکھو اگر اللہ نے تمہیں اس آزمائش میں ڈالا ہے تو نکالا گا بھی وہی۔۔ بس تم ہمت مت چھوڑو۔۔ مایوسی اللہ کو بہت ناپسند ہے۔۔ اور دعا کرو کہ تمہارے منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکل جائے اس وقت میں کہ وہ مکمل ناراض ہو جائے کیونکہ وہ ناراض ہو گیا نہ تو کچھ بھی بچے گا۔۔ نادنیانہ آخرت۔۔ ہماری سب برداشت کی گئی تکلیفیں رائیگاں چلی جائیں گی۔۔ سمجھ رہی ہوں نا۔۔

www.kitabnagri.com

اس کا چہرہ اوپر کر کے انہوں نے اس سے پوچھا۔۔ وہ جو سر جھکائے سن رہی تھی ان کے پوچھنے پہ اثبات میں سر ہلایا۔۔ ان کی باتوں سے اسے لگ رہا تھا اس کی ذات کا کیتھارسس ہو رہا ہے۔۔

چلو اب اٹھو شبا بش۔۔ کمرے میں جا کر آرام کرو۔۔ اور ہر رات یہی سوچو صبح ایک نئی کرن آنے والے ہے ایک نئی امید لے کر۔۔ انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسے ٹھنڈی زمین سے اٹھا کر انہوں نے کمرے کی طرف بھیجا۔۔ لیکن وہ وہی کچن کی دہلیز پہ کھڑی رہی۔۔ پھر مڑ کر انہیں دیکھا جو نرم نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

تھینک یو بے جی۔۔ ایک سائل پاس کر کے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔۔ ان کی باتوں نے واقعی اس کے اندر ایک نئی امید بھر دی تھی۔۔ سب کچھ ٹھیک ہو جانے کی امید۔۔

کمرے میں آ کر وہ پرسکون سی بیڈ پہ لیٹ گئی۔۔ عرش میرا بھی تک گھر نہیں آیا تھا۔۔ وہ اناج کے سلسلے میں کسی دوسرے شہر گیا تھا اور اس کی واپسی کل ہی متوقع تھی۔۔ وہ سکون سے اپنے بستر پہ لیٹ گئی۔۔ کہ اب نیند اس پہ حاوی ہو رہی تھی۔۔

@@@

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رات کے ڈھائی بج رہے تھے وہ بھی گھر آیا تھا۔۔ آج سارا دن ہی اس کا تھکا دینے والا تھا۔۔ نئی فصل کے لیے بیجوں کی ضرورت تھی اور اسی کی ڈیکنگ کے کیے وہ گیا تھا۔۔ دوپہر کا نکلا وہ اب آیا تھا سارا دن ہی اس کا انہی کی ریسرچ میں گزرا تھا۔۔

پہلے سوچا شہر میں ہی رک جائے لیکن پھر اس کا ارادہ بدل گیا اور وہ سیدھا ڈرائیو کر کے ابھی حویلی آیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر وہ جو نہیں اندر آیا سامنے روشم کو خواب خرگوش کے مزے لیتے دیکھ کر اس کے ماتھے پہ بل پڑ گئے۔۔

زیادہ غصہ تو اسے اپنے بیڈ پہ سوتا دیکھ کر آیا تھا۔۔ بجلی کی سی تیزی سے وہ اس کے پاس آیا۔۔ اور اوپر سے کمفرٹر ایک جھٹکے سے اتارا۔۔

وہ جو گہری نیند میں تھی اچانک کمفرٹر اترنے سے جھٹ سے اٹھی۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی سامنے عرش میرود دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہو گئے اس کے خیال میں تو وہ آج رات نہیں آنے والا تھا۔۔



آپ۔۔ اٹک کر بولتی وہ فوراً بیڈ سے اتر کر کھڑی ہو گئی۔۔

www.kitabnagri.com

میں نے کیا کہا تھا۔۔ میرے سونے کے بعد سوگی اور میرے اٹھنے کے بعد اٹھو گی۔۔ اس کا منہ ہاتھ میں دبوج کر وہ دھاڑا۔۔

ل۔۔ لیکن۔۔ آ۔۔ آپ تو گھر پہ نہیں تھے۔۔ تو مم۔۔ میں کیسے۔۔ لفظ ٹوٹ ٹوٹ کر اس کے منہ سے ادا ہو رہے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

گھر پہ نہیں تھا تو تم میرے بیڈ پہ سوگی؟؟۔۔ پتہ بھی ہے تمہارے لیٹنے سے میرا بیڈ غلیظ ہو گیا ہے۔۔ ہنوز اسی پوزیشن میں اسے پکڑے وہ اس کے کان میں سسبہ انڈیل رہا تھا۔۔

سبکی اور ذلت کی انتہا سے روشم کی آنکھوں سے آنسو جھلک پڑے۔۔

اب دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔۔ اسے جھٹکے سے چھوڑ کر وہ غرایا۔۔

میں۔۔ میں کہاں سوگی۔؟؟ کمرے میں دو سنگل کائونچ ہی تھی جس پہ وہ سونہ سکتی تھی۔۔

میری بلا سے بھاڑ میں جاؤ یا زمین پہ سو جاؤ۔۔ آئی ڈونٹ کنیر۔۔ غصے سے بکتے اس نے بیڈ شیٹ کی چادر اور کمفر ٹرائر کر پھینک دیا یوں جیسے سچ میں یہاں پہ روشم کی غلاطت ہو۔۔ اور کبرڈ سے دوسرا کمفر ٹرے لے کر اوڑھ کر لیٹ گیا۔۔

جبکہ روشم اپنی قسمت پہ ماتم کر رہی تھی۔۔ کل سے اب تک وہ ذکت اور رسوائی ہی سہہ رہی تھی۔۔ ایک نظر مڑ کر کائونچ کی طرف دیکھا جن پہ سویا نہیں جاسکتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

پھر نیچے گرے کمفرٹر کو۔۔ کچھ سوچ کر اس نے وہ کمفرٹر اٹھایا۔۔ اور نیچے گری چادر کو پہلے زمین پہ بچھا کر پھر آدھا کمفرٹر نیچے اور آدھا اوپر اوڑھ کر لیٹ گئی۔۔

اب کچھ نہ کچھ تو کرنا تھا نہ اسے۔۔ اور فی الوقت اسے یہ بھی غنیمت لگ رہا تھا۔۔

$$@@@$$

والتو وجدان یہ تو بہت پیارا ہے۔۔ کس کا ہے یہ۔۔ وجدان آج اسے ایک فلیٹ میں کر آیا تھا۔۔ کچھ ہی دنوں میں وہ ایک دوسرے کے اتنے قریب آ گئے تھے کہ نیلم کو لگتا تھا کہ وجدان نہ رہا تو اس کی زندگی نہیں رہے گی اور وجدان۔۔ وہ تو اسے دور بھیجنے کا سوچ بھی نہ سکتا تھا۔۔

تمہارا۔۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے ایک ایک چیز دکھا رہا تھا۔ اس کے پوچھنے پہ یک لفظ جواب آیا لیکن دلفریب لہجے میں۔۔

میرا؟؟ یعنی کہ صرف میرا؟؟ نیلیم کو تو یقین ہی نہ آرہا تھا یہ فلیٹ اس کا ہے۔۔

ہاں مائی کوین صرف تمہارا۔ اس کے ناک کو زور سے دبا کر اس نے اسے یقین دلایا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن وجدان یہ تو بہت ایکسپینسیو لگ رہا ہے۔۔ اور ویسے بھی میں تو ہاسٹل میں رہتی ہوں۔۔ وہاں سے یہاں کیسے۔۔ نیلم کو تو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ کیا کہے۔۔

میں نے آج صبح ہی ہاسٹل انتظامیہ سے بات کر لی ہے اب تم یہاں رہو گی۔۔ یہاں ہر جگہ کیمرے لگے ہیں تاکہ تم دن رات میری نظر میں رہ سکو۔۔ وجدان نے آنکھ دباتے ہوئے کہا۔۔

آگے کونسا آپ مجھے نظروں سے دور رکھتے ہیں۔۔ ہر دو منٹ بعد تو پوچھتے رہتے کہاں ہو کیا کر رہی ہو۔۔ اور مل کر روز دیکھ بھی لیتے ہیں۔۔ نیلم نے بھی اس کو یاد کروایا کہ وہ ہر وقت اس کی نظر میں ہی رہتی ہے۔۔

ہا ہا ہا ہا۔۔ ہاں تو کیا کروں؟؟ شادی پہ فی الحال تم راضی نہیں ورنہ تو تمہیں گھر میں آنکھوں کے سامنے ہر وقت بٹھا کر رکھوں۔۔ اس کا ہاتھ پکڑے اب اس نے اسے صوفے پہ بٹھا دیا۔۔

www.kitabnagri.com

شادی میری اسٹڈیز کے بعد ہی ہو گی۔۔ اس پہ ہماری بات ہو چکی ہے تو اس لیے نو آرگیومنٹ۔۔ باقی سامنے بٹھا کر بھی دیکھنے کی خوب آپ نے۔۔ یعنی صرف مجھے دیکھیں گئے تو آفس کب جائیں گئے اور کام کب کریں گئے۔۔

نیلم بھی کہاں اس کی باتوں میں آسانی سے آنے والی تھی۔۔ وہ کون سا کسی مووی کی ہیروئن تھی اور وہ ہیرو۔۔ لیکن باتیں وجدان صاحب کی ساری فلموں والی ہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

مائی کوین اتنا تو میں کما ہی چکا ہوں کہ ساری عمر تمہیں اور ہمارے بچوں کو بٹھا کر کھلا سکتا ہوں۔۔ باقی شادی تم نے ڈیڑھ سال بعد کرنی ہے تو تب تک اور کمالوں گا۔ اس لیے شادی کے بعد صرف تمہیں ہی دیکھوں گا۔

مٹھی پہ ٹھوڑی ٹکائے وہ اسے پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

میرے خیال سے بہت ہو گئی باتیں۔۔ ابھی مجھے ہاسٹل چھوڑیں۔۔ وہاں سے مجھے سامان لینا ہے اور ہاں میرے پیپرز بھی سٹارٹ ہونے والے ہیں لہذا ایک ہفتے کے لیے سب ملاقاتیں بند۔۔ وہ جتنی بھی کانفڈنٹ سہی پر وجدان کے دیکھنے سے ہی اسکے گال سرخ ہو جاتے تھے اس لیے اس نے بات ہی چینیج کر دی۔

یہ کیا بات ہوئی۔۔ یہ تو فائل ہے۔۔ میرا تمہارے بغیر ایک لمحہ نہیں گزرتا اور تم ایک ہفتے کی بات کر رہی ہو۔۔ وجدان کی شکل ایسی تھی جیسے ابھی رو دے گا۔۔ یہ پیپر زوالی شرط تو اس نے بتائی ہی نہ تھی۔

آپ سے بات کرتی رہی تو فیل ہو جائوں گی اور فیل ہوئی تو دوبارہ پیپر ز دینے پڑے گئے اور اس طرح شادی لیٹ ہو جائے گی۔ اس کیے سوچ لیں ایک ہفتہ یا ایک سال۔۔ کمر پہ ہاتھ رکھے وہ اسے بلیک میل کر رہی تھی کیونکہ یہ تو کنفرم تھا کہ وجدان سے دور نہ رہتی تو وہ پیپر ز میں اسے کبھی پڑھنے نہ دیتا۔

Posted On Kitab Nagri

بلیک میلر۔۔ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا کہ اب اسے اس کو ہاسٹل لے کر جانا تھا تاکہ وہ اپنا سامان کے سکے۔۔

ارے ہاں۔۔ تمہاری ایک دوست بھی تھی جب ہماری ملاقات مری میں ہوئی تھی۔۔ اس کو میں نے بعد میں نہیں دیکھا تمہارے ساتھ۔۔ اسے اچانک یاد آیا۔۔ اب تک اس نے نیلم کو اکیلے ہی پایا تھا اور ان دونوں کی اپنی باتیں ختم نہ ہوتی تھی اس لیے کسی اور کے بارے میں اب تک بات ہی نہ ہو پائی تھی۔۔

ہاں وہ روشم تھی۔۔ پتہ نہیں کیا ہوا ہے۔۔ فون اس کا بند جا رہا ہے۔۔ مجھے تو اس کے گھر کا ڈریس بھی نہ پتہ نہ ہی کوئی اور کا مٹیکٹ نمبر ہے کہ پوچھ لوں۔۔ میرا تو بس دل گھبراتا ہے۔۔ اللہ کرے جہاں ہو خیریت سے ہو۔۔

نیلیم نے دل سے دعادی کہ اب دعا کے علاوہ کچھ کر بھی نہ سکتی تھی۔۔ روشم کا سوچ کر اس کا دل ایک بار پھر سے اداس ہو گیا تھا۔۔

کبھی میرے لیے بھی دعا کر دیا کرو۔۔ وجدان نے شوخی سے کہا۔۔

اتنی ویلی دعائیں نہیں ہے میری۔۔ نیلم نے اسے زبان چڑائی اور دوڑ لگا دی۔۔

Posted On Kitab Nagri

رک جائو تم بتانا ہوں تمہیں میں۔۔ اس کی بات اور پھر بھاگ جانے پہ وہ بھی اس کے پیچھے بھاگا۔۔ اب سین یہ تھا کہ آگے نیلم تھی جبکہ پیچھے وجدان اور ان دونوں کی ہنسی پورے فلیٹ میں گونج رہی تھی۔۔

@ @ @

روشم جائو یہ ناشتہ ندرت کو دے آؤ۔۔ بے جی نے کچن صاف کرتے اسے کہا۔۔ سب کے ناشتے کے بعد ہی اس گھر کی عورتوں کو کھانا ملتا تھا یہ تو رواج تھا لیکن ندرت کو ان دونوں کے کھانے کے بعد کھانا دینے کا حکم تھا کیونکہ وہ بیوہ تھی اور وڈی اماں کے بقول بیوہ گھر کا بچا ہی کھاتی ہے۔۔

وہ "جی اچھا" کہتی ندرت کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔ اس گھر میں اسے آئے دو ہفتے ہو چکے تھے اور ابھی تک اس کا ٹا کر اندرت سے نہ ہوا تھا۔۔ اول تو ندرت کو ہی کمرے سے نکلنے کی اجازت نہ تھی۔۔ دوسرا بے جی ہی اسے کھانا دیتی تھی۔۔ یہ آج پہلا اتفاق تھا کہ وہ اس لڑکی سے ملنے جا رہی تھی جس کے شوہر کو اس کے بھائی نے مارا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

پتہ نہیں اس کا کیاری ایکشن ہو گا یہی سوچ سوچ کر روشم کا دل ہول رہا تھا مگر اب تک وہ اتنا ظلم تو سہہ ہی چکی تھی۔۔ اس گھر کے لوگوں کی نفرت کو وہ کافی حد تک اپنے اندر سمیٹ چکی تھی اب اس میں اگر ایک اور فرد کے اضافہ سے اسے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

یہی سوچ کر وہ اس نے دروازہ ناک کیا۔۔ اور اندر سے "آجائیں" کی آواز پہ وہ ٹرے پکڑے اندر آگئی۔۔

کمرہ کھولتے ہی اسے ایک عجیب سا احساس ہوا تھا۔۔ سفید پردے سفید بیڈ شیٹ۔۔ کمرے میں کسی بھی قسم کی کوئی ڈیکوریشن نہ تھی۔۔ شاید اٹھالی گئی تھی کیونکہ ان کی خالی جگہیں روشم کا منہ چڑا رہی تھی۔۔ فی الحال کمرے میں صرف تین چیزیں تھی ایک بیڈ اور اس کے ساتھ سائڈ ٹیبل اور دوسرا کبرڈ۔۔

اب اس کی نظر بیڈ پہ پڑی۔۔ بیڈ پہ بیٹھی سفید رنگ کے لباس میں بیٹھی لڑکی اسی منظر کا حصہ لگ رہی تھی۔۔ ویسا ہی بے رنگ لباس اور ویسا ہی خالی چہرہ۔۔ روشم کو اس پہ جی بھر کر ترس آیا۔۔

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی وہ اس کے پاس آئی۔۔

یہ ناشتہ۔۔ پاس پڑے سائڈ ٹیبل پہ ٹرے رکھتے وہ بولی۔۔ مقصد صرف اسے متوجہ کرنا تھا۔۔

وہ جو آنکھیں بند کیے بیٹھی۔۔ ایک انجان آواز پہ اپنی پلکوں کو داکیا۔۔ سامنے ایک انجان لڑکی کو دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ کون ہے۔۔ کیونکہ اس کے چہرہ اسے بالکل بے جی اور اپنے جیسا لگا تھا۔۔

یہ چہرہ ہی اس کی شناخت تھا کہ اس کا اس گھر سے کیا تعلق ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم چھوٹے خان کی ونی ہو؟؟۔۔ آنکھیں کھول کر پہلا سوال یہی آیا تھا۔ بیوی کا لفظ اس نے استعمال نہ کیا تھا کیونکہ بیوی کے حقوق و فرائض سے یہاں کے مرد ہی غافل تھی تو وہ اس لفظ کو استعمال کر کے اس کی توہین نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

جی۔۔ روشم نے سر جھکا لیا۔۔

ہمم۔۔ آؤ بیٹھ جائو۔۔ اپنے پاؤں سمیٹ کر ندرت نے اسے بیٹھے کی جگہ دی۔۔

مجھے بہت افسوس ہے میرے بھائی نے جو بھی کیا۔۔ لیکن انہوں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا۔۔ وہ سب ایک غلطی تھی جس میں آپ کا نقصان ہوا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب وہ بیٹھ گئی تھی تو کچھ بولنا تو تھا ہی۔۔ اس کا نرم رویہ دیکھ کر اس نے اپنی طرف سے اس کے زخموں پہ مرہم رکھنے کی ناکام سی کوشش کی۔۔

اس کی بات پہ ندرت مسکرائی۔۔

Posted On Kitab Nagri

نقصان؟۔۔ تمہارے بھائی نے میرا سب سے زیادہ فائدہ کر دیا ہے لڑکی۔۔ مجھے اب کسی زانی کے ساتھ نہیں رہنا پڑ رہا۔۔ جسم کے ساتھ ساتھ میری روح بھی اب زخموں سے نہیں بھرتی۔۔ روز اپنے کردار پہ گالیاں نہیں سننی پڑتی۔۔ تمہارے بھائی نے تو میری زندگی آسان کر دی ہے۔۔ کبھی ان سے دوبارہ ملو تو شکریہ کہنا۔۔ مجھے دوسری زندگی دینے کا شکریہ۔۔

پہلے تو روشم نے اس کی باتوں پہ اسے حیرت سے دیکھا یوں جیسے وہ پاگل ہو گئی ہو۔۔ لیکن پھر اس گھر کے مردوں کا رویہ اسے یاد آ گیا۔۔ جو عرش میرا اس کے ساتھ کرتا ہے وہی تو عرشاں بھی کرتا ہو گا۔۔

جیسے میں خود کشی کا سوچتی ہوں ویسے اس نے بھی تو سوچا ہو گا۔۔ باشبہ وہ دونوں ایک ہی تصویر کے دو پہلو تھے۔۔ اس لیے روشم کو اپنی حیرت پہ قابو پانے میں بالکل بھی وقت نہ لگا تھا۔۔

اب جائو۔۔ اس سے پہلے کہ میرے کمرے میں زیادہ دیر رہنے میں وڈی اماں ہنگامہ کھڑا کر دے۔۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں گم چپ بیٹھی تھی جب ندرت نے اسے جانے کا کہہ کر دوبارہ آنکھیں موند لیں۔۔

روشم نے ایک نظر ندرت کو دیکھا جس کا چہرہ تو خالی تھا لیکن ایک سکون کی داستان رقم تھی وہ سکون جو ایک لمبی مسافت کے بعد آتا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ خاموشی سے اٹھی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔۔ اندر اور باہر رہنے والی دو عورتوں میں صرف پاسٹ اور فیوچر کا فرق تھا۔۔

فجر کا وقت تھا ہر سوتاریکی اور سناٹا تھا۔۔ فضا میں موجود آذان کی آوازیں ہر سو پھیلی ہوئی تھیں۔۔ کہیں آذان کے بعد نعت رسول پڑھی جا رہی تھی۔۔ وہ جو فجر کی نماز پڑھ کر کچن میں جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔ لان میں نماز پڑھتی بے جی کو دیکھ کر وہی رک گئی۔۔

اس سارے منظر میں وہ کالی چادر میں لان میں نماز پڑھتی اسی منظر کا حصہ لگ رہیں تھیں۔۔ وہ کتنی دیر سے ان کے چہرے کو دیکھ رہی تھی مانو اس نے اتنا پر نور چہرہ اپنی زندگی میں کبھی نہ دیکھا ہو۔۔ اسے وہ بالکل اماں جیسی لگتی تھی۔۔ اماں کے بارے میں سوچ کر ماضی کی ایک ریل اس کی نظروں کے سامنے چل پڑی۔۔

@ @ @

www.kitabnagri.com

وہ نماز پڑھ رہیں تھیں جب وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ اب ان کے نزدیک آگئی تھی۔۔ نیچے گھاس پہ بیٹھ کر اپنے گٹنوں پہ ہاتھ رکھا۔۔ اب وہ ان کا چہرہ مزید نزدیک سے دیکھ سکتی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے سلام پھیرا تھا.. اس کی موجودگی تو وہ محسوس کر ہی چکی تھی.. اپنے اتنے قریب اسے بیٹھا دیکھ کر مسکرائی.. اور روشم نے ان کے مسکرانے پہ اپنا سرانگی گود میں رکھ دیا..

صبح بخیر جاناں.. اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی وہ مسکرائی..

صبح بخیر.. ان کے ہاتھوں کو چومتی وہ بھی جواباً مسکرائی..

کیا مانگتی ہے آپ خدا سے.. ان کے ہاتھوں کی انگلیوں سے کھیلتی وہ پوچھ رہی تھی..

تمہارے نمل کے اور ابان کے اچھے نصیب اور خوشیاں.. اب کی بار انہوں نے اس کی پیشانی بھی چومی..

نمل آپ کی تو شادی ہو گئی ہے اور وہ خوش بھی بہت ہے.. ابان بھائی بھی ماشاء اللہ سے اب جرنلسٹ بن چکے ہیں اور وہ بھی خوش ہے.. اور جہاں تک بات ہے میری تو میرا بھی ایم اے میں اڈمینشن ہو گیا تو میں بھی خوش ہی ہوں..

بات کرتے کرتے وہ ایک دم خاموش ہو گئی.. ان کی ہاتھوں کی حرکت بھی رک گئی یوں جیسے وہ اگلا سوال جانتی ہوں..

Posted On Kitab Nagri

تو تم کہنا چاہ رہی ہو اب سب کچھ سیٹ تو اور کیا مانگنا ہے.. ہے نا.. وہ اس کے دل کا سوال جان گئیں تھیں.. آخر ماں جو تھیں..

ہاں.. مجھے لگا آپ کہیں گی میں شکر ادا کر رہی تھی.. وہ بھی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی.. اس کی بات پہ وہ مسکرائی..

وقت کا کبھی پتہ چلا ہے چندا.. اس کی ٹھوڑی کو ہاتھ میں لیے وہ پوچھ رہی تھی..

وقت کا پتہ نہیں چلا لیکن کچھ نہ کچھ تو ہم پریڈیکٹ تو کر ہی لیتے ہیں نا ماں.. نیا سوال.. جس کی توقع انہیں تھی..

اور وہ پریڈیکشن کتنے پر سنٹ ٹھیک ہوتی ہے.. وہ اسے پیار سے سمجھنا چاہ رہی تھی..

www.kitabnagri.com

زیادہ نہ سہی پر کچھ حد تک ٹھیک ہوتی ہے.. جیسے میں نے سوچا تھا کہ میرا اس یونی میں ایڈمیشن ہو جائے گا اور ہو بھی گیا.. وہ پتہ نہیں کس بات پہ انہیں قائل کرنا چاہتی تھی..

تم نے تو یہ بھی سوچا تھا کہ تم میڈیکل کرو گی.. کیا تم سے ایم کیو ایٹ کلیئر ہوا؟.. ان کی بات پہ وہ چپ کر گئی..

Posted On Kitab Nagri

دیکھو میری جان.. دعائیں جانتی ہو کیوں مانگی جاتی ہے..؟؟.

کیونکہ اسے پسند ہے کہ اس سے مانگا جائے.. اب کہ دو بد و جواب آیا تھا..

ہاں بالکل.. اسے پسند بھی ہے.. لیکن مجھے لگتا ہے ہمیں اس لیے مانگتے رہنا چاہیے تاکہ ہمیں ہماری حیثیت معلوم ہوتی رہی.. ایک بھکاری جب بھیک مانگتا ہے تو وہ عاجز ہو جاتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس در کے علاوہ اسے کوئی در نہیں ملے گا.. اگر وہ اکڑ دکھائے گا تو اسے نہ ہی کچھ ملے گا بلکہ اسے نکال بھی دیا جائے گا.. اسی طرح انسان ہے.. جب وہ مانگتا ہے تو عاجز رہتا ہے.. وہ جانتا ہے اس کی اوقات کچھ نہیں ہے جب تک وہ اسے نہ دیتا رہے.. اور یہی عاجزی اللہ کو پسند ہے اس لیے وہ کہتا ہے مجھ سے مانگو..

ان کی بات پہ اسے چپ لگ گئی تھی.. نجانے کیوں کبھی کبھی اس کی سوچیں بھٹک جاتی تھیں..

www.kitabnagri.com

ایسی بات ہے تو وہ یہ کیوں نہیں کہتا مجھ سے محبت کرو.. محبت میں تو مانگنے کا طرز ہی کچھ اور ہوتا ہے.. وہ کیوں کہتا ہے ڈرو مجھ سے.. ڈر کر مانگنے میں کیا مزہ..
اب کے نیا سوال آیا تھا..

Posted On Kitab Nagri

تمہیں کس نے کہا ہے کہ انسان ڈر سے مانگتا ہے.. انسان امید سے مانگتا ہے.. جہاں اسے امید ہوتی ہے کہ اسے کچھ مل جائے گا.. وہاں سے مانگتا ہے.. ان کے جواب پہ وہ جزبز ہو گئی تھی..

پھر بھی وہ محبت کا کیوں نہیں کہتا.. ڈر کا کیوں کہتا ہے.. پھر نیا سوال.. اب کہ وہ مسکرائی..

کیونکہ محبت ہر بندے کا کام نہیں.. ہر بندہ عشق نہیں کر سکتا.. لیکن ہر بندہ ڈرتا ضرور ہے.. چاہے کسی نہ کسی چیز کا سہی اسے ڈر ضرور ہوتا ہے.. اس لیے وہ کہتا ہے میرا ڈر پال لو تاکہ سب برائیوں سے دور رہ سکوں..

اپنی بات کہہ کر انہوں نے اس کا ماتھا چومّا.. اور جائے نماز سمیٹ کر اندر چل دی.. جبکہ وہ کتنی دیر پیچھے ان کو جاتا دیکھتی۔۔

$$@@@$$

www.kitabnagri.com

وہ اپنی ہی سوچوں میں کب ان کے قریب آکر پاس پڑی لان چسیر پہ بیٹھی اسے خود بھی پتہ نہ چلا۔۔ چونکی تو تب جب بے جی نے سلام پھیر کر اسے مخاطب کیا۔۔

اتنی محو ہو کر کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔ جائے نماز کا کونا فولڈ کر کے وہ اسی طرف مڑی۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کو۔۔ کرسی کی بیک پہ سر ٹکائے وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولی۔۔

مجھے کیا۔۔ اس کے انداز پہ وہ مسکرا اٹھی۔۔ آج انہیں وہ عجیب سی بہکی بہکی لگ رہی تھی۔۔

ان کی بات پہ وہ کرسی سے اٹھ کر ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔ شاید اسی احساس کو وہ دوبارہ محسوس کرنا چاہتی تھی جو اسے اماں کی گود میں سر رکھ ملتا تھا۔۔

مجھے دو ماہ ہو گئے ہیں یہاں۔۔ اور ان دو ماہ میں ظلم برداشت کرتے میری امید کئی بار ٹوٹی ہے۔۔ لیکن آپ ہمیشہ ایسے ہی رہتی ہیں۔۔ بانوجی اور وڈی اماں جتنا بھی برا کرے آپ کے ماتھے پہ شکن نہیں آتی۔۔ بلکہ آپ میری بھی ہمت بندھاتی ہیں۔۔ آخر کیسے کرتی ہیں آپ یہ سب۔۔

ان دو ماہ میں جو اس نے آبرو کیا تھا وہی اب ان سے سنیر کر رہی تھی۔۔ اس کی بات پہ وہ مسکرائی۔۔

جانتی ہو ایسا کیوں ہے۔۔ کیونکہ میرا اللہ کہتا ہے کہ میں ہر انسان کو اتنا ہی آزماتا ہوں جتنی اس کی استطاعت ہوتی ہے۔۔ اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ وہ مجھے میری برداشت سے زیادہ نہ آزمائے گا۔۔ مجھ میں اتنی برداشت ہے تو ہی اس نے مجھے اس امتحان میں اپنے اعتماد سے اتارا ہے۔۔ اور میں اس امتحان میں فیل ہو کر اس رب کریم کا اعتماد نہیں توڑنا چاہتی۔۔ اور جہاں تک بات ہے عدل کی۔۔ تو اس کا وعدہ ہے عدل اور رزق کا۔۔ اس بارے میں مجھے

Posted On Kitab Nagri

پریشان ہونے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔۔ مجھے یقین ہے وہ اب نہیں تو قیامت کے روز مجھ پہ کیے گئے ہر ظلم کا حساب لے گا۔۔

اس کے بالوں میں ہاے پھیرتی وہ ایک یقین سے بول رہی تھی۔۔ اور روشم کو لگ رہا تھا ان کا لہجہ ان کی باتیں اس کے کانوں میں رس گھول رہیں ہیں۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

آپ بہت اچھی ہیں۔۔ آنکھیں کھول کر اس نے اس پر شفقت اور نرم چہرے کو دیکھا۔ ان کو دیکھ کر روشم کو یقین ہوتا تھا کہ اللہ نے واقعی عورت میں برداشت کا مادہ زیادہ رکھا ہے۔۔

میری تعریفیں بعد میں کرنا۔ ابھی اٹھواندر جا کر ناشتہ بھی بنانا ہے۔ اس کا سر اپنی گود سے اٹھا کر انہوں نے جائے نماز سمیٹا۔

ویسے میرے پاس ایک پلان ہے۔۔ کھڑے ہو کر اپنے کپڑے جھاڑتی وہ بولی۔۔

کیسا پلان۔۔ جائے نماز سمیٹ کر وہ لان میں پڑے ٹیبل پہ رکھ چکی تھی۔ اس کی بات پہ اچنبہ سے پوچھا۔۔

www.kitabnagri.com

میں سوچ رہی ہوں۔۔ آج ناشتے میں زہر ڈال دیتے ہیں۔۔ سب سے ایک ہی بار میں جان چھوٹ جائے گی۔۔ پھر میں آپ اور ندرت سکون سے رہیں گئے۔۔

بے جی کی وجہ سے وہ کبھی کبھی پرانی روشم بن جاتی تھی۔ وہی جو تھوڑی تھرننگ اور پاگل سی تھی۔ اس کے شرارتی انداز پہ وہ مسکرائی۔۔ لیکن پھر مصنوعی غصے سے اسے دیکھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

باز آجاؤ لڑکی۔۔ آنکھوں سے وارن کرتی وہ بولی۔۔ جبکہ روشم کے بچوں جیسے شکل بنانے پہ ان کی ہنسی نکل گئی۔۔ بلاشبہ روشم کے آنے کے بعد وہ کبھی کبھی ہنس دیتی تھی۔۔ اس کی عادتیں ہی اتنی پیاری تھی جو اسے بالکل کسی کا عکس دیتی تھی۔۔

@ @ @

آج وہ کتنے دن بعد کافی خوش تھی۔۔ اسے ابھی باؤجی کی فون کال سے پتہ چلا تھا کہ عرش میرا سلام آباد گیا ہے اور کسی کام کے سلسلے میں دو دن تک وہی رہنے کا ارادہ ہے۔۔

جب سے اس نے سنا تھا اس کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہ تھا۔۔ سارے کام بھی اس نے آج خوشی خوشی کیے تھے۔۔ دن میں تو جیسے تیسے رہنا ہی تھا۔۔ لیکن رات اس کی پرسکون گزرے گی یہ سوچ ہی اس کے لیے خوش کن تھی۔۔

www.kitabnagri.com

اسی خوشی میں اس نے وڈی اماں کی ڈانٹ پہ بھی کوئی رد عمل نہ کیا تھا بلکہ رات کے سارے کام جلدی جلدی سمیٹ کر وہ وقت سے پہلے ہی اپنے کمرے میں تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ایل ای ڈی کمرے میں موجود تھا پر اس نے کبھی دیکھنے کی جرات نہ کی تھی۔۔ عرش میر کی موجودگی میں وہ سانس مشکل سے لیتی تھی کجا کوئی من مانی کرتی۔۔

لیکن آج وہ ہر طرح کی من مانی کر سکتی تھی۔۔ بیڈ پہ بیٹھ کر اس نے پہلے بیڈ کہ ملائمت کو محسوس کیا۔۔ سخت زمین یہ سو سو کر وہ تو اس پر آسائش چیز کو بھول ہی چکی تھی۔۔

ٹٹی وی دیکھتے دیکھتے کب اس کی آنکھ لگی اسے کچھ خبر نہ تھی۔۔ لیکن چونکہ سونے سے پہلے وہ اسے سلیپ موڈ پہ لگا چکی تھی اس لیے وہ اس کے سونے کے کچھ دیر بعد ہی بند ہو گیا۔۔ اسے آج کی رات اپنی زندگی کی خوش ترین رات لگ رہی تھی۔۔

$$@@@$$

رات کی کالی تاریکی میں وہ پر سکون سوئی ہوئی تھی بچوں کی سی معصومیت اس کے چہرے سے چھلک رہی تھی اور کیوں نہ خوش ہوتی آج پورا بیڈ اس کا تھا..

وہ کروٹ کے بل سوئی تھی جب اسے اپنی گردن پہ ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا.. اپنا وہم سمجھ کر وہ سوناچاہتی تھی جب ہاتھوں کا لمس ہونٹوں کے چھونے میں تبدیل ہو گیا..

Posted On Kitab Nagri

اس نے فٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔ مگر اس کے آنکھیں کھولتے ساتھ ہی عرش میر نے اس کی گردن کو اپنے دانتوں میں دبوچا۔۔ پکڑا تنی مضبوط تو نہ تھی کہ کوئی زخم ہوتا پراتنی نرم بھی نہ تھی کہ اسے تکلف نہ ہوتی۔۔

سی۔۔ ہلکی چھبسن کے احساس سے اٹھ کر اس نے عرش میر کو پیچھے کرنا چاہا۔۔ مگر وہ آج اسے ذہنی ٹارچر سے کچھ زیادہ دینے پہ مائل تھا۔۔

خان پلینز۔۔ اپنے آنسوؤں کو روکتی وہ اسے پیچھے کرنے کی جدوجہد میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔

کیا پلینز۔۔ اس کے بازو کو سختی سے دبوچ کر وہ غصے سے بھری آنکھوں سے پوچھ رہا تھا۔۔

ایسامت کریں۔۔ مجھے یوں پامال نہ کریں۔۔ ناچاہتے ہوئے بھی کچھ ضدی آنسوؤں کے قطرے آنکھوں سے نکل ہی آئے تھے۔۔ آخر نکلتے کیسے نہ۔۔ آج سوال اس کی عزت کا تھا۔۔

اس کی بات وہ ہنسا۔۔ استہزائیہ ہنسی۔۔ جیسے اس کی بات کا مذاق اڑا رہا ہو۔۔

یوں فرمائشیں من چاہی بیویاں کرتی ہیں مسز عرش میر خان۔۔ لیکن تم من چاہی نہیں ہو۔۔ تم ایک خون بہا میں آئی لڑکی ہو۔۔ اور خون بہا میں آئی لڑکی کی کوئی عزت نہیں ہوتی۔۔ یہ بات تمہیں اب تک سمجھ آ جانی چاہئے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کو اپنی مضبوط مگر سخت حصار میں بھینچتا وہ اسے مکمل طور پہ قید کر چکا تھا.. ایسا حصار جس میں نرمی کا شائبہ تک نہ تھا..

روشم نے اپنے آنسوؤں کو روکنے کے لیے اپنے ہونٹوں کو دانتوں میں دبایا.. جتنی سختی وہ اس پہ ڈھارہا تھا اتنی ہی سختی سے وہ اپنے ہونٹوں کو دانتوں سے کاٹ رہی تھی.. یہاں تک کہ نرم ہونٹوں سے خون کی دھاریاں نکلنا شروع ہو گئی تھی.. مگر سامنے والے کو کیا پروا تھی..

@ @ @

اپنی ہوس پوری کرنے کے بعد وہ روشم کا سکون چھین کر خود پر سکون سوراہا تھا.. جبکہ روشم کی سسکیاں پورے کمرے میں گونج رہی تھی..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کی سسکیوں سے وہ کسمسایا.. اور پھر براسا منہ بنا کر اس کو دیکھا جو گٹنوں میں منہ دیے رونے میں مصروف تھی.. ناگواری کی لہر اس کے اندر دوڑی..

Posted On Kitab Nagri

کیوں رو رہی ہو۔۔ ہاں۔۔ خواہش تھی نا تمہاری میرے قریب آنے کی۔؟؟۔۔ اب پوری ہو گئی ہے تو کیوں رہی ہو؟؟۔۔ کونسا ظلم کا پہاڑ توڑ دیا ہے میں نے تم پہ جو تمہارے آنسو نہیں رک رہے۔۔ اب آواز آئے تو مزید ظلم کرنے سے گریز نہیں کروں گا میں۔۔

اس کے بالوں کو مٹھی میں دبوچے وہ لفظ چبا چبا کر بولا۔۔ پھر سر کو جھٹکا دے کر چھوڑا اور دوبارہ رخ موڑ کر سو گیا۔۔

جبکہ روشم اس کی پیٹھ کو دیکھے سوچ رہی تھی کہ اس سے برا وہ کیا کر سکتا تھا۔۔ اس کی انا اس کی عزت کو مجروح کر کے وہ کہہ رہا تھا کہ کونسا ظلم کیا ہے اس نے۔۔

وہ جو ہمیشہ اس کی جسمانی ذیادتیوں پہ صبر کرتی آئی تھی اب بات اس کی عزت پہ آئی تھی تو زخم اس کی روح میں پیوست ہو گئے تھے۔۔

www.kitabnagri.com

اپنی سسکیوں کا گلہ گھونٹ کر ہاتھوں سے سختی سے آنسو صاف کر کے وہ بیڈاے اتری۔۔ اپنی ذات کے بکھرے ٹکڑوں کو سمیٹ کر وہ مشکل سے واش روم کی طرف بڑھی۔۔ یہ تو ایسے زخم تھے جنہیں وہ نہ کسی کو دکھا سکتی تھی نہ ان پہ مرہم رکھا جاسکتا تھا۔۔

بکھرے بال، اتر اچھرہ، سلوٹ زدہ چادر

Posted On Kitab Nagri

سب بتاتے تھے کہانی گزری رات کی

کی اہوا خیریت تو ہے آج لیٹ اٹھی ہو۔۔ کہیں طبیعت خراب۔۔ بے جی ناشتہ بنا رہی تھی روشم کے قدموں کی
چاپ سے پہچان گئی تھی کہ وہی آئی ہے آخر دو ماہ سے ذائد ہو گئے تھے انہیں ساتھ رہتے۔۔

وہ اپنی ہی رو میں بول رہی تھی۔۔ جب بات کرتے چو لہا کی آنچ ہلکی کر کے جو نہی مڑی۔۔ اس کے چہرے پہ نظر
پڑتے ہی وہ ٹھٹھکی۔۔

آج انہیں اس کا چہرہ بالکل ندرت کی طرح لگ رہا تھا جو خالی پن وہ کبھی اس کے چہرے پہ دیکھتی تھی وہی آج انہیں
روشم کے چہرے میں نظر آ رہا تھا۔۔ ورنہ اتنے مظالم کے بعد بھی اس کا چہرہ کھلتا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لیکن آج انہیں لگ رہا تھا زخم کی رسائی روح تک ہوئی ہے۔۔

کیا ہوا ہے روشم۔۔ وہ فوراً اس کی طرف بڑھی۔۔

اور روشم جو کب سے خود پہ ضبط کے بندھن بانھے بیٹھی تھی۔۔ وہ آنسو جو عرش میر کے خوف سے آنکھوں میں
رہ گئے تھے بے جی کا ہمدرد کندھا ملتے ہی انہیں فرار کا راستہ مل گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا ہے جی۔۔ اس سے اچھا تھا وہ مجھے مار دیتا۔۔ ان کے گلے سے لگے وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔

اس وقت اس کا خود کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کسی طرح خود کو ختم کر دے۔۔ اپنے جسم کے ہر اس حصے کو نوچ لے جس پہ عرش میر نے کل رات اپنی مردانگی کا ثبوت دکھایا ہے۔۔

اسے دکھ شاید اتنا نہ ہوتا۔۔ مگر یہ احساس ہی جان لیوا تھا کہ اس کا لمس محض بدلے اور ناپسندیدگی کا تھا اس میں صرف ہوس تھی۔۔ محبت اور عزت تو دور دور تک نہ تھی۔۔

اس کے گلے لگنے سے اس کے سر کا دوپٹہ کندھے پہ ڈھلک گیا تھا اور بے جی روشم کی گردن پہ موجود عرش میر کی درندگی کے نشان بخوبی دیکھ سکتی تھی۔۔
www.kitabnagri.com

ان کا پیٹا اس قدر گر سکتا تھا۔۔ اس سوچ نے ہی ان کے اندر غصے کی لہر دوڑادی۔۔ وہ فیصلہ کر چکی تھی آج عرش میر سے دو ٹوک بات کر کے رہے گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ادھر نیری طرف دیکھو روشم.. میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا یہاں کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا.. عرش میر میری بات سنتا ہے اور میرے اختیار میں جو بھی ہوا وہ میں کروں گی.. اب اپنے آنسو صاف کر کے اپنا حلیہ درست کرو اور جا کر نہا کر آؤ.. اگر وڈی اماں نے دیکھ لیا تو وہ خوا مخواں بات کا بتنگڑ بنا دیں گی.. تم سمجھ رہی ہونا میں کیا کہہ رہی ہوں..

اسے خود سے الگ کر کر انہوں نے اسے پیار سے سمجھایا.. اگر وڈی اماں اس کا چہرہ دیکھ لیتی تو پھر سے تفتیشی پروگرام شروع ہو جاتا جو وہ نہیں چاہتی تھی..

ان کی بات پہ روشم نے محض سر ہلایا..

منہ دھو کر آؤ.. میں دیکھ لیتی ہوں ناشتہ.. وہ جو خاموشی سے چولہے کی طرف بڑھی تھی بے جی نے اسے وہی روک کر دوبارہ کمرے کی طرف بھیج دیا..

www.kitabnagri.com

اس کے جانے کے بعد انہوں نے ایک گہرا سانس لیا.. انہیں جو عرش میر کے روپ میں ایک امید کی ایک بہتری کی کرن نظر آتی تھی وہ اب معدوم ہو رہی تھی.. فیصلہ تو وہ کر چکی تھیں اب انہیں عرش میر کا انتظار کرنا تھا..

@ @ @

Posted On Kitab Nagri

نیند میں ہی اس نے کروٹ بدلی اور جو نہی دوسری سائنڈ پہ ہاتھ کیا وہ اسے خالی محسوس ہوئی۔۔ مندی آنکھیں کھول

کر اس نے دوسری طرف دیکھا۔۔ روشم وہاں نہیں تھی۔۔

ہچکیوں کی آواز تو بہت پہلے ہی بند ہو گئی تھی وہ سن سکتا تھا۔۔

شاید تبھی اٹھ کر گئی ہوگی۔۔ اس نے اندازہ لگایا۔۔

ماتھے کو مسلتا وہ اٹھ بیٹھا۔۔ رات کا سارا منظر اس کی آنکھوں کے آگے گھوم گیا۔۔

ارادہ تو اس کا دودن اسلام آباد رہنے کا تھا مگر راستے میں ہی اسے کال آگئی تھی کہ کچھ پر اہلم کی وجہ سے ابھی میٹنگ نہیں ہو سکتی۔۔

www.kitabnagri.com

کال سن کر وہی سے اس نے گاڑی واپسی کی طرف موڑ لی۔۔ حویلی سے کچھ دور ہی اس کی گاڑی خراب ہو گئی۔۔ وہ جو کچھ راتوں سے ٹھیک سے سو نہیں پایا تھا اور پھر اب تھکن کی وجہ سے اسے اپنا ماتھا پتتا محسوس ہو رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیسے وہ ہمت کر کے پیدل چل کر گھر آیا یہ وہی جانتا تھا۔۔ گھر آ کر وہ سکون سے سونا چاہتا تھا لیکن جو نہی وہ کمرے میں آیا وہ ٹھٹھکا۔۔

سامنے ہی روشم اس کے بیڈ پہ پورے استحقاق سے سو رہی تھی۔۔ ایک لمحے کو تو غصے کی لہر اس میں دوڑ گئی۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کے پاس جا کر اسے جگاتا رو شم کسمسا کر سیدھی ہوئی اور اس کا چہرہ دیکھ کر وہ وہی رک گیا۔۔

کھڑکی سے آتی چاند کی روشنی اس کے چہرے پہ پڑ رہی تھی۔۔ سفید رنگت پہ بادامی آنکھیں جو اس وقت بند تھی۔۔ ہونٹ آپس میں جڑے مسکرا رہے تھے۔۔

اس کی خوشی کا پتہ تو اس کا سویا چہرہ بھی دے رہا تھا۔۔ معصومیت نے اس کے چہرے کو پاک اقر شفاف بنایا تھا۔۔ ایک لمحے کو تو عرش میر مہبوت رہ گیا۔۔

www.kitabnagri.com

یا تو اس نے کبھی روشم کو اتنے غور سے دیکھا نہ تھا یا پھر اتنی پیاری وہ اسے پہلی بار لگ رہی تھی۔۔

کچھ سفر کی تھکاوٹ تھی اور کچھ روشم کا حسن جو اسے اپنا حق استعمال کرنے پہ اکسار ہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس کے اوپر جھکا اور پھر روشم کی مزاحمتوں کو نظر انداز کرتے وہ اس پہ جھکتا چلا گیا۔ اس کا رونا اس کا فریاد کرنا عرش میر کو اس وقت کچھ بھی سنائی نہ دے رہا تھا۔

اسے اس وقت صرف ایک ہی چیز سر پہ سوار تھی۔ اور وہ روشم کی سسکیوں اور منتوں کے باوجود وہ کر بیٹھا جو اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔

$$@ @ @$$

رات کا منظر یاد کر کے اسے ایک عجیب سے احساس نے گھیر لیا۔۔ بلاشبہ اس نے رات کو اسے اچھی طرح بتا دیا تھا کہ اس میں فقط اس کی ضرورت اور بدلہ ہے۔۔

لیکن وہ روشم کو ہاتھ لگانے کا سوچ بھی نہ سکتا تھا۔۔۔ اسے تو اسے قریب آتے بھی اپنی ہتک محسوس ہوتی تھی۔۔۔

لیکن اب توجو ہونا تھا ہو چکا تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

بالوں کو مٹھی میں جکڑے وہ اپنے ہوش واپس لارہا تھا جب واشروم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔

اس نے ایک نظر دروازے کی طرف دیکھا۔۔ اسی پل روشم کی بھی نظر اس پہ پڑی تھی۔۔ وہ اسے دیکھ کر ٹھٹھکی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کافی الحال اتنی جلدی جاگ جانا وہ ایکسپیکٹ نہیں کر رہی تھی۔۔ جتنی بھی اسے اس سے گھن آرہی ہو اس وقت۔۔ لیکن یہ سچ تھا کہ رات کے واقعہ کے بعد اب اسے اس سے ڈر لگ رہا تھا۔۔

اور عرش میرا اس کی آنکھ جو اس پہ پڑی تھی تو ٹھٹھک گئی۔۔ فوراً صوفی یہ پڑا دوپٹہ اٹھا کر خود کو کور کیا۔۔

چہرے میں پانی کی بوندیں۔۔ گیلے بال۔۔ جو کمر کو بھگور رہے تھے۔۔ اس وقت یہ سب اسے پھر سے مدہوش کر رہا تھا۔۔

رات کو تو وہ بالکل سادھی تھی تو وہ خود کو روک نہ پایا تھا ابھی تو اس وقت وہ اسے ہتھیاروں سے لیس لگ رہی تھی۔۔ وہ جواب پھر اس کے سامنے گٹنے نہ ٹیکنے کا سوچ چکا تھا۔۔

اسے دیکھ کر اسے اپنا ارادہ متزلزل ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

غیر ارادی وہ بیڈ سے اتر کر اس کی طرف بڑھا۔ وہ جو فوراً بالوں کو برش کر کے باہر جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔
شیشے سے عرش میر کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر اس کی سیٹی گم ہو گئی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس وقت کوکوس رہی تھی جب بے جی کے کہنے پہ وہ اوپر نہانے چلی آئی۔۔ اسے عرش میر کے جانے کے بعد نہانا چاہیے تھا۔۔

لیکن اب تو کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔ عرش میر اس کے بالکل پیچھے آن کھڑا ہوا۔ ایک نظر اسے دیکھا۔۔ پھر اس کا بازو پکڑ کر اسے دیوار کے ساتھ لگا دیا۔۔

تمہیں کس نے کہا ہے یوں نہا کر میرے سامنے آؤ۔۔ ہاں بولو۔۔ اس کے دونوں بازوؤں کو زور سے جکڑتا وہ پوچھ رہا تھا۔۔ اور روشم سوچ رہی تھی کہ نہانہ کیا اتنی بڑی غلطی ہے جو اب اس کی پھر سے باز پرس ہونے لگی تھی۔۔

اپنے خوف میں اس نے عرش میر کا لہجہ محسوس ہی نہ کیا تھا ورنہ جان جاتی کہ اس وقت وہ غصے میں بالکل نہیں تھا۔۔

www.kitabnagri.com

پلیز مجھے معاف کر دے۔۔ میں آئندہ نہیں کروں گی ایسا۔۔ پلیز مجھے جانے دے۔۔ اس کا خوف رات سے اس کے دل میں اتنا بیٹھ گیا تھا کہ وہ فی الحال صرف یہاں سے جانا چاہتی تھی۔۔

کیسا نہیں کرو گی۔۔ اس کو خود سے مزید قریب کرتا وہ اس پہ جھکا۔۔ ہاتھوں کی گرفت اب بھی سخت تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں کروں گی۔۔ ناچاہتے ہوئے بھی پھر سے اس کے آنسو نکل آئے۔۔

اور وہ جو پھر سے کچھ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اس کے آنسو دیکھ کر جیسے ہوش میں آیا۔ اس کے جھٹکے سے چھوڑ کر سیدھا ہوا۔

جائو یہاں سے۔۔ فوراً۔۔ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ اسے آرڈر دے رہا تھا۔۔ روشم نے ایک نظر اس کے مڑے ہوئے چہرے کی طرف دیکھا اور دوپٹہ سر پہ لے کر فوراً باہر کی طرف بھاگی۔۔

اس کے جانے کے بعد عرش میر نے ایک نظر دروازے کی طرف دیکھا۔ وہ خود نہیں جانتا تھا کہ رات سے اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔۔ پر جو بھی ہو رہا تھا ٹھیک نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

ایک گہرا سانس کے کر وہ واش روم کی طرف بڑھ گیا۔ اپنی سوچوں سے وہ خود بھی تنگ آچکا تھا۔

$$@ @ @$$

کہاں تھی تم۔۔ وہ جو اپنے ہی دھیان سے سیڑھیاں اتر کر کچن کی طرف جا رہی تھی وڈی اماں کی آواز پہ
ٹھٹھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے ناشتہ کرنے تک وڈی اماں اس کے پاس ہی بیٹھی رہی تھی۔۔۔ پر جیسے ہی وہ اپنے کمرے میں گئی۔۔۔ بے جی نے اسے دروازے پہ آیا تھا۔۔۔ ان کابات کرنا بہت ضروری تھا۔۔۔

جی بے جی کہیے۔۔۔ وہ اسے لے کر کچن کی اوٹ میں ہو گئی تھی۔۔۔ کہ اگر کوئی انہیں اکھٹا بات کرتے دیکھ لیتا تو جب تک بات پوری نہ کھل جاتی اس کی کمبختی آتی رہنی تھی۔۔۔

ادھر بیٹھو۔۔۔ اسے کچن میں پڑی کر سیوں میں سے ایک پہ بیٹھنے کا کہہ کر وہ خود بھی اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔۔۔

جی بے جی کہیے۔۔۔ بیٹھنے کے بعد وہ ان کے چہرے پہ دیکھ رہا تھا جو شاید بات کرنے لیے الفاظ ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔

میرا عرش میرا کہاں ہیں۔۔۔ سیدھا سوال آیا تھا۔۔۔ ان کے سوال پہ وہ چونکا۔۔۔ اور نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

میں سمجھا نہیں بے جی۔۔۔ وہ واقعی نہ سمجھا تھا۔۔۔

میں پوچھ رہی ہوں میرا عرش میرا کہاں ہے۔۔۔ جسے میں نے پالا تھا۔۔۔ جس کی تربیت میں نے کی تھی۔۔۔ جو عورت کی ذرا سی زیادتی پہ غصے سے پاگل ہو جاتا تھا۔۔۔ وہ کہاں ہے عرش میر۔۔۔ کیونکہ جو میں اس وقت دیکھ رہی ہوں وہ تو انہی روایتوں میں جکڑا ایک انا پرست اور مغرور مرد ہے۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جیسے جیسے بے جی کی باتیں سن رہا تھا اسے کچھ کچھ اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کس بارے میں بات کر رہی ہیں۔۔

آپ کیا کہنا چاہتی ہے بے جی کھل کر کہیے۔۔ وہ اب دو ٹوک بات کرنا چاہتا تھا۔۔

مجھے لگتا ہے میں کھل کر ہی بات کر رہی ہوں۔۔ پھر بھی تم سننا چاہتے ہو تو سنو۔۔ روشم بیوی ہے تمہاری عرش میر جیسے بھی سہی کسی بھی فضول رسم میں ہی سہی۔۔ لیکن تمہاری بیوی بن کر اس گھر میں آئی۔۔ اور تم مجھ سے بہتر جانتے ہو کہ ایک بیوی کے کیا حقوق ہوتے ہیں۔۔

انہوں نے دو ٹوک بات کر ہی دی۔۔ ان کی بات پہ اس نے ایک گہری سانس لی۔۔ پھر بولا تو لہجے ایسے تھا جیسے بمشغل غصے کو قابو کر کے رکھا ہو۔۔

آپ کچھ نہیں جانتی بے جی۔۔ اپنی ماتھے کی پھولتی رگوں کو اس نے مشکل سے کنٹرول کیا۔۔

میں اس کے علاوہ کچھ جاننا بھی نہیں چاہتی عرش میر۔۔ مجھے بس اتنا پتا ہے میں نے اپنے بیٹے کو شہر انسان بننے کے لیے پڑھنے بھیجا تھا مگر وہ تو حیوان بن کر آگیا۔۔ اور میں اس حیوان سے کہہ رہی ہوں میرے عرش میر کو واپس

Posted On Kitab Nagri

لے آؤ۔۔ مجھے امید ہے تم سمجھ گئے ہو تو آئندہ میں روشم کی آنکھوں میں وہ ظلم کی داستان نہ دیکھو گی جو آج صبح میں نے دیکھی۔۔

اپنی بات کہہ کر وہ رکی نہیں تھی۔۔ اسے سوچنے کا موقع دے کر وہاں سے چلی گئیں۔۔

جبکہ ان کے جانے کے بعد اس نے اپنا غصہ سلیٹ پہ مکار کر نکالا تھا۔۔ وہ سوچ چکا تھا کہ اب اسے روشم کے ساتھ کیا کرنا ہے۔۔ لیکن اب اسے ضروری کام سے جانا تھا۔۔ اس لیے اپنا غصہ کنٹرول کر کے روشم کو واپسی پہ دیکھنے کا سوچ کر گھر سے باہر نکل آیا۔۔

اب روشم کے ساتھ کیا ہونے والا تھا یہ تو وہ جانتا تھا یا اس کا خدا۔۔

کہاں لے کر جا رہے ہیں مجھے۔۔ جب سے اس کے ایگزامنز ختم ہوئے تھے تب سے وجدان اس کو رات کو فلیٹ سے اٹھا کر واک پہ لے جاتا تھا۔۔

پھر چاہے اس کی آنکھیں کھلی ہو یا بند اس کی پرواہ اس نے کبھی نہ کی تھی۔۔ ابھی بھی وہ اسے نیند سے جگا کر لایا تھا اور وہ بند آنکھوں سے چلتی بس بیہوش کونے کو تھی وہ شکر تھا کہ وجدان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر رکھا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

روز رات کو کہاں جاتے ہیں ہم۔۔ پھر بھی پوچھ رہی ہو۔۔ اس کی نیند کی پرواہ کیے بغیر وہ اسے اس وقت سڑک پہ گھمار رہا تھا۔۔ ارادہ اس کا پارک میں جانے کا تھا۔۔

پتہ ہے مجھے۔۔ پارک جارہے ہیں۔۔ لیکن مجھے بہت نیند آرہی ہے وجدان۔۔ پکیز جانے دے نا آج۔۔ گھر چلتے ہیں۔۔ جمائی لیتے وہ آدھی سے زیادہ نیند میں تھی۔۔

چپ کر کے چلو۔۔ تم نے کہا تھا کہ سپر زخے بعد جو کہے گئے وہ کروں گی لیکن ان میں ڈسٹر ب نہ کرے۔۔ اب بھول گئی ہو اپنا قول۔۔ اسے آنکھیں دکھا کر وہ یاد کروا رہا تھا۔۔

ہاں تو یہ تو نہیں کہا تھا کہ میری نیند کے دشمن بن جائیں۔۔ نیلم کو صرف سونا ہی تو بہت پسند تھا۔۔

اور تم جو دوری اختیار کر کے میری دشمن بنی بیٹھی ہو۔۔ کہا بھی تھا شادی کر لیتے ہیں۔۔ اب نہیں رہا جاتا تم سے دور۔۔ پر تم نے اسڈیز کی ضد رکھی۔۔ اب میری بھی بات مانو۔۔

وہ بھی ایک مشہور بزنس مین تھا گھائے کا سودا اس نے کبھی نہیں کیا تھا۔۔ اگلے کی ایک بات مان کر کیسے اپنی سو باتیں منوانی ہیں وہ خوب جانتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

قسمے زرا جور حم آتا ہو آپ کو مجھے دیکھ کر۔۔ چلتے چلتے وہ پارک میں پہنچ ہی گئے تھے۔۔ ایک نظر وجدان نے اس کی معصوم شکل کو دیکھا اور پھر اس کا بازو پکڑ کر اسے پیچھے بٹھا دیا۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔ اسے اپنے جوتے کے تسمے باندھتے دیکھ کر نیلم کو حیرت کا جھٹکا لگا۔۔ ایسا کب دیکھا تھا اس نے۔۔

تمہارے لیسز باندھ رہا ہوں۔۔ تب سے ایسے ہی چل رہی تھی اگر گر جاتی تو۔۔ اپنا کام ختم کر کے اس نے اسے مصنوعی غصے سے دیکھا۔۔

میں کیسے گر سکتی تھی آپ تھے نا مجھے پکڑنے کے لیے۔۔ اس کی گال پہ ہاتھ رکھ کر وہ یقین سے بولی۔۔

اور میں ہمیشہ رہوں گا بھی۔۔ چلو آؤ اب واک کریں۔۔ اٹھو۔۔ اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لے کر وہ کھڑا ہو چکا تھا اور اب اسے بھی کھڑا ہونے کا بول رہا تھا۔۔

نہیں پھر سے نہیں۔۔ واک کا سوچ کر ہی نیلم کا پھر سو سر چکرانے لگا تھا۔۔

کوئی بہانہ نہیں اٹھو شاباش۔۔ زبردستی ہی سہی وہ اسے اٹھا چکا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

بہت برے ہیں آپ وجدان۔۔ منہ بناتی وہ اٹھ ہی گئی تھی۔۔

میری شان میں تعریفیں تم واک کے دوران بھی کر سکتی ہو۔ ایک ہاتھ اس کے کندھے پہ رکھے اب وہ نا صرف خود چل رہا تھا بلکہ اسے بھی زبردستی گھسیٹ رہا تھا۔

آپ کی شان میں میرے پاس کرنے کو اتنی تعریفیں کہ عمر کم پڑ جائے لیکن وہ ختم نہ ہو۔۔ نیلم نے طنز جواب دیا۔۔

تو یار یہ تو اچھا ہے۔۔ شادی کے بعد ہمارے بچوں کو بتانا۔۔ کہ آپ کے بابا ایسے کرتے تھے ویسے کرتے تھے۔۔
کان کے قریب اس کے سر گوشی ہوئی۔۔

آپ نا۔۔ بہت ہی بے شرم ہو گئے ہیں۔۔ اس کا کندھے سے ہاتھ ہٹا کر وہ اب تیز تیز چل رہی تھی۔۔ کوئی پتہ نہیں تھا اب وہ بات کرنے کے ساتھ ایسی کوئی حرکت ہی کر دیتا جو اسے سرخ ہونے میں مجبور کر دیتی۔۔

یارا بھی تو تم نے میری بے شرمی کے قصے سنے ہی نہیں ہے۔۔ ذرا سستی تو جاؤ۔۔ اسے تنگ کرنے کے لیے وہ بھی اس کے پیچھے سپیڈ سے آیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے نہیں سننے۔۔ اسے قریب آتا دیکھ کر اب کہ نیلم نے دوڑ لگانی تھی جبکہ وہ بھی ہنستے ہوئے اس کو پکڑنے کے لیے اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔

@ @ @

بے جی آپ ندرت کیا ہمیشہ ایسے ہی رہے گی۔۔ وہ جو دپہر کا کھانا بھی ندرت کو دے کر آئی تھی۔۔ اس کو یوں اکیلے سفید اور خالی لباس میں دیکھ کر اسے بہت افسوس ہوتا تھا۔۔

اس کا کیا فیصلہ ہو گا۔۔ یہ تو اب وڈی اماں اور تمہارے باؤ جی ہی کریں گئے۔۔ شاید شادی کر دیں یا شاید اسے ساری زندگی یوں ہی بٹھا کر رکھے۔۔ اب اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی میں۔۔

ان کی اپنی زندگی ایک خول میں گزری تھی کبھی کوئی بیوہ دیکھی نہ تھی تو اب اس کے ساتھ کیا سلوک ہوتا یہ تو اب وہ بھی نہیں جانتی تھی۔۔

ہمم۔۔ مجھے تو اسے دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے۔۔ لیکن وہ بہت پرسکون رہتی ہیں۔۔ کیا عریشان بھائی واقعی بہت ظلم کرتے تھے ان پہ۔۔

Posted On Kitab Nagri

روشم سبزی چھیلتے اشتیاق سے پوچھ رہی تھی۔۔

کوئی ایسا ویسا۔۔ عرشان نے تو اسے غلام جتنی بھی حیثیت نہ دی تھی۔۔ میں نے تو اسے کبھی مسکراتے بھی نہ دیکھا تھا۔۔ اب تو کبھی کبھی مسکرا بھی دیتی ہے۔۔ مجھے لگتا ہے اس کو عرشان کے جانے سے زندگی ملی ہے۔۔

وہ اسے عرشان کے ظلم و ستم کا بتا رہی تھی اور وہ چپ کر کے سن رہی تھی کہ اس سے ساتھ بھی تو یہ میسب ہو رہا تھا پر بلاشبہ ندرت مے اسے زیادہ سہا تھا۔۔

ہمم۔۔ اس لیے وہ اتنی پرسکون رہتی ہے اب۔۔ میں سمجھ سکتی ہوں اسے کہ میں بھی تو اب اس سب سے ہی گزر رہی ہوں نا بے جی۔۔

ان کی بات کے ختم ہونے پہ وہ افسردہ سی بولی۔۔ اس کی بات پہ ان کے ہاتھ رک گئے۔۔ ایک گہرا سانس لے کر وہ اس کے پاس آئی اور اس کے سامنے رکھی چیئر پہ بیٹھ گئی۔۔

اب نہیں ہوگا روشم۔۔ میں نے صبح عرش میر سے بات کی ہے۔۔ اس کا ہاتھ پھر کر وہ اسے بتا رہی تھی۔۔

کیا بات کی ہے۔۔ ان کی بات پہ وہ ٹھٹھکی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسے سمجھایا ہے کہ انسان بن جاؤ نہیں تو خدا کی لائٹھی بے آواز ہے۔۔ پوری بات نہ سہی پر بات کا کر کس وہ اسے ایک ہی جملے میں بتا چکی تھی۔۔

اففف بے جی۔۔ یہ کیا کیا آپ نے۔۔ کہیں اب وہ مجھ پہ اور ظلم نہ کرے انہیں تو یہی لگے گانا کہ میں نے آپ سے شکایت لگائی ہے۔۔ روشم کو تو اپنی ٹینشن پڑ گئی تھی۔۔

عرش میر کے مزاج کو وہ اتنے دنوں میں تو سمجھ ہی گئی تھی۔۔

نہیں لگے گا۔۔ اور اگر دوبارہ کرتے تو بتانا۔۔ کان کھینچوں گی اس کے۔۔

آپ سے پہلے وہ میرے کان کھینچے گا۔ ایک نئی پریشانی اسے لاحق ہو گئی تھی۔

نہیں کھینچتا۔۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید بات کرتی باہر سے عرش میر کے آنے کی آواز آئی۔۔ اس گھر میں جو بھی داخل ہوتا تھا اونچی آواز میں سلام لینا سب یہ فرض تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

لو آگیا ہے۔۔ سبزی کاٹنے کے بعد انہوں نے ہاتھ دھوئے اور باہر کو آگئی دوپہر کے کھانے پہ وہ نہیں آیا تھا تو یقیناً اب اسے بھوک لگی ہوگی۔۔

ہاں۔۔

..Think of the devil and the devil is here

ان کے جانے کے بعد وہ منہ میں بڑبڑائی اس کا نام سن کر ہی ایک خوف کی لہر جو دوڑی وہ تو الگ بات۔۔ منہ بھی حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔۔

آگیا میرا بیٹا۔۔ کھانا لائوں۔۔ دوپٹہ سے ہاتھ پونچھتی وہ اسے پاس آئی۔۔ صبح انہیں لگتا تھا انہوں نے سمجھا دیا ہے اسے۔۔ اب وہ دوبارہ وہ سب نہیں کرے گا تو اس لیے پیار سے بات کی۔۔

نہیں بے جی۔۔ میں فریش ہو کر آتا ہوں پہلے۔۔ وہ صوفے سے اٹھا لیکن پھر کچھ سوچنے پہ دوبارہ مڑا۔۔

آپ ایسا کرے روشم کو بھیج دیں اسے کہیں کھانا ساتھ ہی لے آئے۔۔ میں کھانا آج اپنے روم میں کھائوں گا۔۔ انہیں مسکرا کر کہتا تھا اوپر چلا گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ پیچھے بے جی سوچ رہی تھی شاید اسے صبح کی باتوں کے بعد عقل آگئی ہے۔۔ اس کا لہجہ آج کافی دیر بعد نرم تھا۔۔ لیکن یہ ان کی خام خیالی ہی تھی کتے کی پونچ کب سیدھی ہوئی ہے۔۔

جائو رو شم اس سب کو چھوڑو۔۔ اور اوپر عرش میر کو کھانا دے آؤ۔۔ اس کے ہاتھ سے کٹر اور چھری لے کر انہوں نے سائڈ پیہ کرکٹ اسے نیا حکم صادر کیا۔۔

میں کیوں۔۔ کیا وہ کھانا آج ڈائننگ روم میں نہیں کھائیں گئے۔۔ بے جی کی بات سنتے ہی رو شم کے طوطے اڑ گئے تھے۔۔

نہیں اس نے کہا ہے کھانا روم میں لے آئیں۔۔ اور لمبی بھی بے حد نرم تھا اس کا۔۔ میں نے کہا تھا صبح سمجھایا ہے میں نے اسے۔۔ اب اسے اپنا رویہ تبدیل کرنا ہی تھا۔۔ بے جی کی تو کوئی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہ تھا۔۔ ایک نئی امید انہیں پھر سے نظر آنے لگی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

بے جی آپ شیور ہے نا؟؟ رو شم کو ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا۔۔ آخر ایسے کیسے وہ سیدھا ہو گیا۔۔

ہاں بابا بالکل شیور ہوں۔۔ اب تم زیادہ دیر مت کرو۔۔ اور یہ ٹرے لے کر جائو اوپر۔۔ باتوں باتوں میں وہ فوراً کھانا بھی گرم کر چکی تھی۔۔ جھٹ سے ٹرے اس کے ہاتھ میں پکڑائی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور روشم یقین اور بے یقینی کی کیفیت میں "جی اچھا" کہتی ٹرے لے کر اوپر آگئی۔۔

@ @ @

وہ کمرے میں آئی تو روم میں تو کوئی نا تھا البتہ واش روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی وہ ہمیشہ زمینوں سے آکر
شاو رلیتا تھا یہ تو روشم جانتی تھی۔۔

ابھی اس نے ٹرے ٹیبل پہ رکھی ہی تھی کہ دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔۔ اور وہ جو ٹرے رکھ کر باہر بھاگنے کا ارادہ
رکھتی تھی اس کے باہر آجانے پہ اپنی تھوک نکل کر آنکھیں میچی۔۔



اب پتہ نہیں کیا ہونے والا تھا اس کے ساتھ۔۔

www.kitabnagri.com

خان جی کھانا۔۔

رکو۔۔ ٹرے رکھ کر وہ مڑ کر بار جانے کو تھی جب عرش میر کی آواز پہ ٹھہر گئی۔۔

نج جی۔۔ نجانے کیوں اب اسے عرش میر سے ڈر لگتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے تمہیں کہا جانے کو۔۔ نہایت سرد لہجے میں کہتا وہ صوفے پہ بیٹھا۔۔

جب تک میں کھانا نہیں کھاتا یہاں کھڑی رہو۔۔ اسے حکم دے کر اس نے کھانا شروع کیا اور روشم سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ اب وہ کیا کرنے والا ہے۔۔

اسے عرش میر کے اتنے جلدی ٹھیک ہونے کی توقع نہ تھی اور اس کی توقعات پہ عرش میر پورا اترنے والا تھا اس کی گواہی اسے اس کا دل دے رہا تھا۔۔

لے جاؤ اسے۔۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی۔۔ کب عرش میر نے کھانا ختم کیا اسے بالکل کتنی خبر نہ تھی۔۔ ہوش تو تب آیا جب اسے برتن اٹھانے کا آرڈر ملا۔۔

www.kitabnagri.com

جی۔۔ یک لفظی جواب دیتی وہ برتن اٹھانے کو آگے بڑھی۔۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ برتن اٹھاتی عرش میر نے اس کا بازو پکڑ لیا۔۔

پکڑا چھی خاصی سخت تھی۔۔ روشم کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا۔۔ خوف سے اس نے تھوک نکل کر ایک نظر عرش میر کو دیکھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا کہا ہے تم نے بے جی۔۔ کون کون سے ظلم کی داستانیں سنائیں ہیں۔۔ جس کا ڈر تھا وہی ہوا۔۔ وہی سوال عرش میر کے منہ پہ تھا۔۔

مم۔۔ میں نے کچھ نہیں بتایا انہیں۔۔ اٹک اٹک کر بولتی وہ اپنی کمزور سی صفائی پیش کر رہی تھی۔۔

تو میری ماں کو خواب آتے ہیں پھر۔۔ جتنی گرفت مضبوط تھی اس سے کہیں زیادہ لہجہ سرد تھا۔۔ روشم کو اس کے انگلیاں اپنے بازو میں کھبتی محسوس ہوئی۔۔

پلیز۔۔ نہیں کرے مجھے درد ہو رہا ہے۔۔ ناچاہتے ہوئے بھی تکلیف کی وجہ سے وہ اسے ٹوک بیٹھی اور یہی پھر سے اس سے غلطی ہوئی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا کہا؟؟ درد ہو رہا۔۔ اس کا منہ اپنے ہاتھ میں دبوج کر وہ پوچھ رہا تھا۔۔ سرد لہجے میں اب غصے کی آمیزش بھی شامل ہو چکی تھی۔۔

اور جو مجھے صبح تکلیف ہوئی اس کا کیا۔۔ جانتی ہو پہلی بار میری ماں نے مجھے حیوان کہا۔۔ صرف تمہاری وجہ سے۔۔ اور میرا ظرف دیکھو۔۔ میں انہیں بتانہ پایا کہ جس لڑکی کی آپ حمایت کر رہی ہے۔۔ جس بیوی کے آپ

Posted On Kitab Nagri

حقوق گنوار ہی ہیں وہ آپ کے بیٹے پہ بدکردای کا اکر نام لگا چکی ہے۔۔ اس کو پوری یونی کے ساتھ ساتھ پورے مری میں بدنام کر چکی ہے۔۔

اسے ایک جھٹکے سے صوفے پہ بیٹھ کر وہ دھاڑا۔ ڈھائی ماہ پہلے کا غصہ جو رات کو کم ہوا تھا اب پھر صبح بے جی کی باتوں سے عود آیا تھا۔

خان جی آپ غلط۔۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنی صفائی میں کچھ بولتی وہ دھاڑا۔

خاموش۔۔ تمہاری کوئی بات نہیں سننی مجھے نہ ہی کسی بات کا یقین ہے مجھے۔۔ تم بس اب دیکھو اب میں تمہارے ساتھ کرتا کیا ہوں۔۔ اسے ایک جھٹکے سے چھوڑ کر وہ کھڑا ہوا۔۔

سامان پیک کر واپنا۔۔ ہم فارم ہائوس جارہے ہیں۔۔ تم سے ان شکایتوں کا حساب وہاں جا کر لوں گا۔۔ اور ہاں باہر جانے سے پہلے اپنا حلیہ درست کر کے جانا۔۔ اگر بے جی کی طرف سے دوبارہ کوئی سوال آیا تو یاد رکھنا وہاں تمہاری پکڑ اور مشکل ہو جائے گی۔۔

کمرے سے نکلنے سے پہلے بھی وہ اسے وارن کرنا نہ بھولا تھا۔ جبکہ روشم اس کے بعد پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ زندگی اب اسے کہاں لے کر جانے والی تھی اس بات کا اسے ذرا بھی اندازہ نہ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ابھی ابھی فارم ہائوس پہنچے تھے۔۔۔ بے جی کو تو وہ کیسے بھی مطمئن کر آیا تھا ضروری کام ہے ادھر۔۔ اس لیے الگ رہنا پڑے گا اور باؤ جی اور وڈی اماں کو یہ کہہ کر مطمئن کر کے آیا تھا کہ وہاں میرے کام کون کرے گا اس لیے اس کو ساتھ لے کر جا رہا ہوں۔۔

غرض ہر ایک کو اس کے یہ نٹیلیٹی کے حساب سے مطمئن کر آیا تھا۔۔

گاڑی جو نہی فارم ہائوس کے پورچ میں آ کر رکی۔۔ روشم کا دل کانپا سارے راستے ہی وہ جو بھی دعائیں آتی تھی پڑھ چکی تھی۔۔ کتنی بار عرش میر کو معصوم شکل بنا کر دیکھا کہ شاید اسے رحم آ ہی جائے اس پہ۔۔

لیکن عرش میر کو کہاں رحم آنا والا تھا وہ تو جلا د بنا بیٹھا تھا۔۔ اس کے چہرے پہ ہلکا سا بھی نرمی کا شائبہ تک نہ تھا۔۔

www.kitabnagri.com

پورچ میں گاڑی روک کر بھی اس نے اسے مخاطب نہ کیا تھا بلکہ بازو پکڑ کر اسے کمرے میں لا کر دیوار سے لگا دیا۔۔

کتنا برا ہوں میں۔۔ ہاں بولو۔۔ کتنا برا ہوں میں۔۔ دیوار سے سر لگنے سے آگے ہی روشم کا سر چکرا گیا تھا اوپر سے عرش میر کی دھاڑ۔۔ وہ تو ایک دم سے سہم گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

مَم میں سمجھی نہیں۔۔ جس طرح وہ لال انھاروں سے اسے دیکھ رہا تھا رو شم کو واقعی کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ اتنی سورتوں کے بعد بھی اس پہ کوئی اثر نہ ہوا۔ شاید اس کی قسمت میں یہ لکھ دیا گیا تھا۔۔

کیا کہا۔۔ سمجھ نہیں۔۔ یہ ہی معصوم شکل بنا کر بے جی کے پاس جاتی ہونا۔۔ اسی معصوم شکل پہ وہ ترس کھاتی ہے نا۔ اس کا منہ ہاتھ سے زور سے پکڑے وہ بول رہا تھا۔۔

گرفت اتنی مضبوط تھی کہ رو شم کو لگ رہا تھا کہ آج اس کے گالوں ست خون نکل ہی آئے گا۔۔

لیکن انہیں کیا پتہ۔۔ اس معصوم شکل کے پیچھے کتنا مکروہ چہرہ ہے جس پہ تھوکنے پہ بھی دل نہ کرے۔۔ کہتے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا۔۔ توازن قائم نہ رکھنے کے باعث وہ زمین پہ جا گری۔۔

www.kitabnagri.com

آنسو اس کی پخڑ کی رکلف کے نہ تھے۔۔ بلکہ اس کے لفظوں کے تیر کے تھے جو اس کی روح میں پیوست ہو رہے تھے۔۔

میں نے نہیں بتایا انہیں۔۔ رونے سے آواز بھاری ہو گئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

تو بے جی کو الہام ہوتے ہیں؟؟ یا فرشتے آکر بتاتے ہیں؟؟۔۔ نیچے جھک کر وہ اسے کے بالوں کو مٹھی میں پکڑ کر سر کو پیچھے جھڑکا دیا۔۔

روشم کو لگ رہا تھا کہ صبح وہ صرف بات کر کے گیا تھا۔۔ باز پرس تو اب شروع ہوئی تھی۔۔

اتنا ظلم نہ کریں خان جی۔۔ تکلیف کے باوجود وہ بولی تھی۔۔

نہیں تو کیا۔۔ کس کو بتاؤ گی؟؟ بے جی کو بتاؤ گی؟؟ ہو نہ۔۔ کوئی نہیں ہے یہاں۔۔ جسے تم اب شکایتیں لگا سکو۔۔ یہاں صرف میں اور تم ہو۔۔ لہذا تمہارے ساتھ جیسا بھی سلوک کروں مجھے پوچھنے والا کوئی نہیں۔۔

اس وقت روشم کو اس کی آنکھوں میں غرور محسوس ہوا تھا۔۔ سب پہ غلبہ پا جانے کا غرور۔۔

www.kitabnagri.com

آپ کو کس نے کہا یہاں کوئی نہیں۔۔ وہاں بھی اور یہاں بھی۔۔ میرا اللہ میرے ساتھ ہے۔۔ میں اسے بتاؤں گی۔۔ آپ کا ایک ایک ظلم اسے بتاؤں گی۔۔ بلکہ مجھے تو اسے بتانے کی بھی ضرورت نہیں وہ دیکھ رہا ہے۔۔ اور وہ انصاف کرے گا میرے ساتھ۔۔ اس لیے ڈرو عرش میری یہ نہ ہو میرا صبر تم پہ قیامت ڈھادے۔۔

Posted On Kitab Nagri

روتے ہوئے نجانے کیسے اس کے منہ سے یہ سب الفاظ نکلے تھے شاید جو سبق اسے بے جی ہمیشہ پڑھاتی آئیں تھی۔۔ وہ اب اس نے یاد کر لیا تھا۔۔

اس کے بات سن کر عرش میر کے ہاتھوں کی گرفت اچانک ڈھیلی ہوئی تھی۔۔ اسے لگا اس کی بات سن کر وہ پورا کا پورا لرز گیا ہو۔۔

اچانک اس نے روشم کو چھوڑا اور باہر کی طرف بھاگا۔۔

فارم ہائوس سے نکل کر وہ سیدھا بھاگتا جا رہا تھا۔۔ ارد گرد جنگلات کی وجہ سے بالکل سنسان تھا۔۔ لیکن اسے کیا پواہ تھی وہ تو بس چھپنا چاہتا تھا ایسی جگہ بھاگنا چاہتا تھا جہاں کوئی نہ ہو اللہ بھی نہ ہو۔۔

لیکن ایسا کیسے ممکن تھا۔۔ وہ تو ہر جگہ ہے ہماری شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب۔۔

بھاگتے بھاگتے جب وہ تھک گیا تو وہ وہی پیچ سڑک پہ بیٹھ گیا۔۔ فارم ہائوس سے وہ کافی دور آچکا تھا۔۔ لیکن یہاں بھی اس کے پہنچنے سے دور نہیں جاسکا ہو۔۔ وہ محسوس کر سکتا تھا وہ اکیلا نہیں ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

کوئے ہے جو اسے دیکھ رہا ہے اور وہ کوئی اور نہیں اس کا رب تھا۔۔ وہ تو اس کے باطن سے بھی واقف تھا کیسے ممکن تھا اس کا ظاہر نہ پہچان سکے۔۔

تھک ہار کر وہ وہی بیٹھ گیا اس کا مزید بھاگنا فضول تھا اس بات کا احساس اسے ہو گیا تھا۔۔ گٹنوں کے بل بیٹھے اس نے اپنا سراو پر اٹھایا۔۔

مجھے بخش دے۔۔ سراو پر کر کے وہ صرف یہی کہہ سکا۔۔ اس کے ہونے کو تو وہ بھول ہی گیا تھا اس لیے تو وہ سب کرتا گیا جو اسے چچا ہی نہ تھا۔۔

وہ جب سے گیا تھا روشم کو ٹینشن ہی ہو رہی تھی اب تو شام کے سائے بھی گہرے ہو رہے تھے۔۔ اس وقت جذبات میں سب بول تو دیا تھا پر اب فکر کھائے جارہی تھی کہ عرش میرا اس کے ساتھ کیا کرے گا۔۔

www.kitabnagri.com

فیس غصے والا تو نہیں تھا جاتے وقت۔۔ لیکن پھر چلے کیوں گئے۔۔ کمرے میں ادھر سے ادھر چکر لگاتے وہ مسلسل پریشان تھی۔۔ اپنے آنے والی شامت کا سوچ رہی تھی جسے وہ انجانے میں ہی بلوا چکی تھی۔۔

یا اللہ جی پلیز اس بار بچالیں۔۔ اگلی بار پکا ہونٹوں کو بند رکھوں گی۔۔ واقیر کی طرف دعائیہ انداز میں ہاتھ اٹھائے وہ بولی تبھی کمرے کا دروازہ کھلا۔۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تھکا ہارا سا کمرے میں داخل ہوا اور بیڈ پہ جا کر بیٹھ کر اپنے سر کو ہاتھوں میں گرا لیا۔۔

روشم چونکہ اس سائڈ پہ کھڑی تھی اس لیے اسے لگا شاید عرش میر نے اسے دیکھا نہیں ہے۔۔

نکل لے روشم۔۔ سرا بھی نیچے ہے اور دروازہ بھی کھلا ہے۔۔ اگر نظر پڑ گئی تو شامت پکی ہے۔۔ اس نے خود سے سوچا اور پھر ایک نظر عرش میر کو دیکھا وہ ویسے کا ویسے ہی بیٹھا تھا۔۔ خوف سے ایک گلٹی گلے میں ابھر کر معدوم ہو گئی۔۔

ایک نظر اس نے دروازے کو دیکھا اور پھر بنا آواز پیدا کیے اس کی طرف بڑھی۔۔

کھانا کھایا تم نے۔۔ ابھی وہ دروازے کے پاس ہی گئی تھی کہ پیچھے سے عرش میر کی آواز آئی۔۔ اپنے خوف میں اس کا لہجہ محسوس نہ کر پائی تھی۔۔

نن۔۔ نہیں۔۔ مڑ کر ایک نظر اسے دیکھا وہ ابھی تک اسی پوزیشن میں تھا۔۔

ہممم۔۔ اپنا سراٹھا کر اس نے روشم کو دیکھا جس کے چہرے پہ خوف وہ واضح محسوس کر سکتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

آؤ میرے پیچھے۔۔ وہ جانتا تھا کہ اس نے اس کے باہر جانے کے بعد کمرے سے باہر نکل کر بھی نہ دیکھا ہوگا۔۔
اس لیے کچن کس طرف ہے یہ بھی اسے نہیں پتہ ہوگا۔۔

روشم خاموشی سے اسے کے پیچھے چل دی۔۔

یا اللہ کیا کرنے لگا ہے یہ شخص۔۔ کہیں مجھے آگ ہی نہ لگا دے۔۔ نہیں نہیں اللہ جی پلیز اس شخص کے دل میں میرے لیے رحم ڈال دے۔۔ کمرے سے کچن تک آتے کئی سوچیں اس کے ذہن میں آئی تھی لیکن وہ بھاگ بھی تو نہ سکتی تھی اس لیے خاموشی سے اس کے پیچھے چلنا اس کی مجبوری تھی۔۔

بیٹھو۔۔ کچن میں آکر اس نے کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

روشم نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر مرتی کیانہ کرتی کہ مصداق کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔

اس کے بیٹھنے پہ وہ فریج کی طرف بڑھاندر سے ریڈی میڈ چلی کباب کاپیکٹ نکالا اور فرائی پین کو سٹاک پہ رکھ کر اس میں آئل ڈالا۔۔

Posted On Kitab Nagri

روشم اس عرصے میں خاموش نظروں سے اس کی ساری کروائی دے رہی تھی۔۔۔ بے جی اس وقت اسے شدت سے یاد آرہی تھی۔۔۔ جو بھی تھا وہ ہمیشہ اس کی ڈھال بنی تھی۔۔۔ کچھ حیثیت نہ ہو کر بھی انہوں نے روشم کو ہر طرح سے بچایا تھا۔۔۔

یا اللہ کہیں زہر تو نہیں دینے لگا مجھے۔۔۔ اتنے خاموش تو سیریل کلرز ہی ہوتے ہیں قتل کرنے سے پہلے۔۔۔ روشم کو اس سے ڈر ضرور لگتا تھا مگر اس لمحے بھی اس کا دماغ اوٹ پٹانگ سوچنے سے باز نہ آیا تھا۔۔۔

یہ لو۔۔۔ کھالو۔۔۔ تم نے صبح سے یقیناً کچھ نہیں کھایا ہو گا۔۔۔ اور اتنی دیر بھوکا رہنا ٹھیک نہیں۔۔۔ اور ہاں میرے روم کے ساتھ والے روم میں تم ایزی ہو کر سو جاؤ۔۔۔ اس کے سامنے چیزیں رکھ کر وہ واپس کمرے میں چلا گیا اسے اپنے رویے کا افسوس ضرور تھا لیکن روشم کو پتہ نہیں کیوں اپنے کردار پہ انگلی اٹھانے کے لیے معاف نہ کر سکا۔۔۔ اس لیے اس کے سامنے اقرار نہ کر سکا۔۔۔

روشم جو اپنی ہی سوچوں میں گم تھی عرش میر کی یہ مہربانی اسے ہضم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

کہیں اس میں اس نے زہر تو نہیں ملا یا۔۔۔ نہیں نہیں زہر کیسے ملا سکتا۔۔۔ ریڈی میڈ میرے سامنے نکالے ہے اس نے اور فرائی بھی میرے سامنے کیے ہیں۔۔۔ پھر اتنا مہربان کیوں ہو گیا ہے یہ۔۔۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ بلی کے بکرے کی طرح یہ پہلے مجھے اچھا کھکائے گا اور پھر بعد میں ہلاک کر دے گا۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

صبح سے واقعی ٹینشن میں اس نے کچھ نہیں کھایا تھا۔ اب جواتنے سپانسی اور لذیذ کباب ملے تھے تو اس کی تو بھوک ہی چمک گئی تھی۔۔ عرش میر کے بنائے ہوئے کے علاوہ بھی اس نے مزید فرائی کر کے کھائے تھے اور پھر فریج سے کوک کاٹن پیک نکال کر پیا۔۔

آج کافی دیر بعد اس نے یہ عیاشی کی تھی ورنہ حویلی میں تو وڈی اماں کی وجہ سے کم نمک مرچ والے کھانے کھا کھا کر اس کا منہ کا ذائقہ کی بدزوق ہو گیا تھا۔۔

کمرے میں آکر اس نے کمرے کو اچھے طرح لاک کیا۔۔ پہلے بینڈل لاک لگایا اور پھر اس کے بعد چٹخنی بھی لگائی۔۔ اسے عرش میر کے اس رویے سے پہلے سے زیادہ ڈر لگ رہا تھا۔۔

@ @ @

باہر گرج چمک کے ساتھ بارش ہو رہی تھی وہ جوتکیے میں منہ چھپائے نرم بستر پہ سو رہی تھی۔۔ بادلوں کے گرجنے سے ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔

اسے ہمیشہ سے ہی بادلوں کے گرجنے سے ڈر لگتا تھا۔۔ اوپر سے شاید لائٹ آف ہو گئی تھی۔۔ پورے کمرے میں اندھیرے کے باعث اسے طرح طرح کے ہیولے اپنی طرف بڑھتے نظر آ رہے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے تکیے میں منہ چھپا کر زور سے آنکھیں میچ کر سونے کی کوشش کی مگر ناکام۔۔ بادل اس بار خاصے زور سے گرجے تھے اور وہ جو ہونٹوں کو بند رکھنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔

اب اس کی بس ہو گئی تھی۔۔ زوردار چیخ مار کر وہ بیڈ سے اٹھی۔۔ اور اندھیرے میں بمشکل ٹٹولتی وہ دروازے کے پاس گئی۔۔ اتنا پکا دروازہ لاک کرنے پہ اب اسے خود پہ غصہ آ رہا تھا۔۔

جلدی سے سارے لاک کھول کر وہ باہر کی طرف بھاگی رخ اس کا عرش میر کے کمرے کی جانب تھا۔۔

@ @ @

عرش میر کروٹوں پہ کروٹیں بدل رہا تھا۔۔ اپنا رویہ وہ روشم کے ساتھ وہ ٹھیک کرنا چاہتا تھا پر پہلے کی طرح اب بھی جو چیز اس کے رویے میں رکاوٹ بن رہی تھی وہ تھا روشم کا الزام۔۔

www.kitabnagri.com

وہ چاہ کر بھی وہ بات نہیں بھول پارہا تھا۔۔ وہ منظر۔۔ وہ طنز۔۔ وہ تحقیر آمیز آنکھیں۔۔ سب اس کے نظروں کے آگے گھوم رہا تھا۔۔

اسی سب سے بچنے کے لیے وہ دوبارہ یونی نہ گیا تھا بلکہ روحان اور نومی سے بھی کوئی کانٹیکٹ نہیں رکھا۔۔ وہ شہر میں بیوروکریسی کی جاب کرنا چاہتا تھا اس سب جہالت سے دور رہنا چاہتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

پرروشم نے اس کے کردار پہ داغ لگا کر اس کے خوابوں کو ملیا میٹ کر دیا تھا۔۔۔ اب کسی کے سامنے سراٹھا کر شہر میں بات نہیں کر سکتا تھا کجا کہ اب جاب کرتا۔۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں تب سے گم تھا۔۔۔ رات کا اندھیرا کب بڑھا کب بارش شروع ہوئی اسے کچھ خبر نہ تھی۔۔۔ ہوش تو تب آیا جب روشم کی چیخ سنائی دی۔۔

اسے کیا ہوا ہے۔۔۔ اس کی چیخ سن کر وہ بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھولتا۔۔۔ دھڑام سے دروازہ کھلا اور وہ ٹوٹی ڈالی کی طرح اس بانہوں میں آگری۔۔

وہ جو سپیڈ سے دروازہ کھول کر آئی تھی۔۔۔ دہلیز میں ٹھوکر لگنے سے اپنا توازن برقرار نہ رکھ پائی اور اس سے پہلے کہ گرتی اس نے عرش میر کی شرٹ کو مضبوطی سے تھام لیا۔۔۔

یہ سچویشن دونوں کے لیے ہی بہت آکورڈ تھی۔۔۔ کہاں وہ اسے سیریل کلر سمجھ رہی تھے اور ابھی اس کی بانہوں نے اسے بچایا تھا۔۔

اپنی حاکت کو دیکھ کر وہ فوراً پیچھے ہوئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

آئم سوری خان جی۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ مجھے ٹھوکر پہ دیکیز لگ گئی تھی۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔ میرا مطلب ہے دہلیز پہ ٹھوکر لگ گئی تھی۔۔۔۔۔ گھبراہٹ میں اسے بالکل سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا بول رہی ہے۔۔۔۔۔ خفت سے اس کے گال سرخ ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔۔۔ چیچ کیوں رہی تھی تم۔۔۔۔۔ وہ بھی اب سنبھل گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔ وہ مجھے بادلوں کی گرج سے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔۔ اگر آپ برا نہ مانے تو میں اس کا نوچ پہ سو جائوں۔۔۔۔۔ مجھ سے وہاں سویا نہیں جا رہا۔۔۔۔۔ خوف اور ڈر کے باعث اس کے آنسو نکل آئے اور اسے پورا یقین تھا کہ وہ انکار کر کے اس کے بے بسی بھرپور فائدہ اٹھائے گا۔۔۔۔۔ اور شاید ایسے ہی اس سے بدلہ لے۔۔۔۔۔

پلیزز۔۔۔۔۔ آئی پراس میں پھر کوئی آواز نہیں نکالوں گی۔۔۔۔۔ اسے خاموش پا کر وہ پھر سے بولی۔۔۔۔۔ اس کے چہرے کی طرف اس نے نہ دیکھا تھا۔۔۔۔۔

دودھیا چہرے پہ آنسو موتی کی طرح چمک رہے تھے۔۔۔۔۔ وہ جو اسے دیکھنے میں مصروف تھا اس کے دوبارہ بولنے پہ ٹھٹھکا۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں سو جاؤ۔۔ اسے راستہ دے کروہ بیڈ کی طرف آگیا۔۔ اور روشم جو انکار کی امید لگائے بیٹھی تھی۔۔ اس کی مہربانی پہ ایک نظر اسے دیکھ کر فوراً اسے کانوچ کی طرف بڑھی مبادا وہ اپنا ارادہ ہی نہ بدل لے۔۔

سنو۔۔ اس کے بیٹھنے پہ اس نے اسے آواز دی۔۔ اور روشم اس کے سنو کہنے سے ہی پھر سے ڈر گئی۔۔

جج۔۔ جی۔۔ دل میں خوف تھا کہ وہ اسے کہیں جانے کا ہی نہ بول دے۔۔

یہ کمبل لے لو۔۔ ٹھنڈ ہے آج۔۔ اس کے پیروں والی سائڈ پہ کمبل رکھ کروہ دوبارہ بیڈ پہ آکر لیٹ گیا۔۔

روشم تو اس کی اتنی مہربانیوں پہ آج حیران ہو رہی تھی۔۔ کیا کچھ نہ کیا تھا اس نے آج اس کے لیے۔۔ لیکن صبح۔۔ صبح اور کل کا اس کا رویہ یاد کر کے روشم کا دل پھر سے کھٹا ہو گیا۔۔

www.kitabnagri.com

یہ انسان کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا۔۔ اپنی ماں کے سمجھانے پہ ٹھیک نہ ہوا تو میرے چند جملوں سے کیا ہو گا۔۔ بدگمانی حد سے سوا تھی۔۔

اپنی سوچوں کو جھٹک کروہ کمبل اوڑھ کر لیٹ گئی۔۔ عرش میرا اس کے لیے اتنا اہم نہیں تھا جس کے بارے میں سوچ سوچ کروہ اپنی نیند حرام کرتی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی آنکھوں کو بند کر کے اپنے ذہن کو اس نے ہر قسم کی سوچ سے آزاد کر دیا۔۔ باہر بارش ہو رہی تھی پر روشم کو اب ڈر نہیں لگ رہا تھا۔۔

عورت جتنی بھی مضبوط کو اور مرد جیسا بھی ہو عورت کو اس کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔۔ ناچاہتے ہوئے بھی اس کے دل نے اس بات کا اقرار کیا تھا۔۔

@@@

لیٹنے کے کچھ دیر بعد اس نے کمبل سے منہ نکال کر روشم کو دیکھا۔۔ وہ خود پہ کمبل اوڑھے پر سکون سی سو رہی تھی۔۔



اس کا دل کیا اس کو جگا کر بولے بیڈ پہ آجائو۔۔ پر نجانے کیا چیز تھی جو اسے روک رہی تھی شاید وہی الزام کی بدگمانی یا روشم کا یہ سوچنا کہ وہ پھر اسے اپنی ہوس کے لیے استعمال کر رہا ہے۔۔

خیر جو بھی تھا اتنے تناؤ کے بعد ان کے رشتے میں ایک جھجک کی دیوار کھڑی ہو گئی تھی۔۔ جسے عرش میر گرانہ پا رہا تھا وجہ وہی۔۔ اس کا دل۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا یہ سب ایسا ہی چلتا رہے گا۔۔ کیا میں اس سب کے باوجود اس سے ایک ہیلدی ریلیشن بنانا پائو گا؟؟۔۔ کتنے سواک تھے جو اس کو ذہن کو جکڑے ہوئے تھے۔۔

اور ان سب کا جواب اس کے پاس ابھی نہیں تھا۔۔ یہی سب سوچ سوچ کب اس کی آنکھ لگی اسے خبر نہ تھی۔۔

باہر مینا تھم چکا تھا لیکن دودلوں میں بدگمانی کے بادل اب تک براجمان تھے۔۔

وہ کروٹ کے بل لیٹا جو نہی سیدھا ہوا ایک دم کراہ اٹھا۔۔ شاید ساری رات ہی ایک جگہ رہا تھا تو اس وجہ سے جسم سن ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اسے سیدھا ہوتے تھوڑی تکلیف ہوئی تھی۔۔

کلاک کی طرف دیکھا۔۔ جس پہ سات بج رہے تھے۔۔ اٹھ کر اس نے اپنے اوپر سے کمبل اتارا اور کانوچ کی طرف دیکھا جہاں وہ سکڑی سمٹی لیٹی سو رہی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

اسے دیکھ کر رات کا سارا منظر سارے سوال اس کے آنکھوں کے آگے گھوم گیا۔۔ ایک گہرا سانس لے کر اس نے روشم کی طرف دوبارہ دیکھا جس کے چہرے پہ بالکل بچوں سی معصومیت تھی۔۔

جو تاپہنے بغیر وہ مرم کا ریپٹ پہ چلتا اس کے قریب آیا۔۔ اور پھر وہی گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

نجانے کیا لکھا ہے ہم دونوں کی قسمت میں۔۔ یہ بات میں نہیں جانتا روشم۔۔ جو بھی تم نے میرے ساتھ کیا اس کے لیے میں تمہیں کبھی معاف تو نہیں کر سکتا۔۔ لیکن وعدہ کرتا ہوں اسے انسانیت کے رشتے سے منسلک رکھوں گا۔۔ ہمارے میاں بیوی کے رشتے کے درمیان نہیں آنے دوں گا۔۔ جب سے تم نے کہا ہے کہ تمہارا صبر مجھ پہ قیامت ڈھائے گا۔۔ میں تمہاری چپ سے اب ڈرنے لگا ہوں۔۔ ہو سکے تو ان سب مظالم کے لیے مجھ معاف کر دینا۔۔

اس کے پاک اور بے ریا چہرے کی طرف دیکھتا وہ سوئے پڑے اس سے مخاطب تھا۔۔ رات اس نے بہت سوچا ان دونوں کے رشتے کے بارے میں اور نتیجہ وہ یہی نکال پایا تھا کہ اس طرح وہ ساری زندگی نہیں گزار سکتا۔۔

نہ وہ نہ روشم۔۔ اسے کوئی نہ کوئی سٹیپ لینا تھا۔۔ اس نے روشم کی حرکت کو اللہ پہ چھوڑ دیا تھا کہ وہ اب بارے میں کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

تم شاید کبھی میرے دل کے اس خاموش گوشے میں نہ آپاؤں جس میں عشق کے باسی بستے ہیں۔۔ پر وعدہ کرتا ہوں تمہیں یہ اختیار ضرور دوں گا کہ تم پورے حق سے میرے سینے پہ سر رکھ کر سو سکو۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے چہرے پہ آتی لٹ کو پیچھے کرتا وہ سوچ چکا تھا۔ اگر اس کی زندگی یوں ہی بے نام چلنی تھی تو ایسے ہی سہی۔۔ ویسے بھی جب وہ سب اللہ پہ چھوڑ چکا تھا تو اسے یقین تھا کہ وہ اس کے کردار کی مضبوطی کو ایک دن سب کے سامنے لازمی عیاں کرے گا۔۔

اس کو دیکھتے وہ جیسے خاموشی سے بیٹھا تھا ویسے ہی خاموشی سے اٹھ گیا۔۔ کیونکہ روشم کا چہرہ دیکھتے دیکھتے اسے ڈر لگ رہا تھا کہ وہ کہی اس سے ایسی محبت کر بیٹھے جس کی بنیاد میں کسی بھی غلط بات کا عنصر شامل ہو۔۔
@@@

صبح اس کی آنکھ کھلی تو کھڑکی سے ہلکی دھوپ کی کرنیں آرہیں تھیں۔۔ اس نے کروٹ بدل کر کلاک پہ ٹائم دیکھا۔۔ صبح کے آٹھ بج رہے تھے۔۔

انف میرے خدا یا آج اتنی دیر سوئی رہی۔۔ ٹائم دیکھ کر وہ جھٹ سے اٹھ بیٹھی۔۔ بیڈ کی طرف دیکھا عرش میر نہیں تھا۔۔ تبھی اسے واشروم سے پانی گرنے کی آواز آئی۔۔ وہ یقیناً نہانے گیا تھا۔۔

اس کی موجودگی کا کنفرم کر کے وہ پائوں میں چپل اڑیستی اٹھی اور دروازہ کھول کر باہر آگئی۔۔ ارادہ کچن میں جانے کا تھا۔۔ لیکن کچن میں جانے سے پہلے وہ باہر ڈائننگ ٹیبل کو دیکھ کر وہی ٹھٹھک گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

بریک فاسٹ کی ہر چیز وہاں پہ سلیقے سے رکھی گئی تھی۔۔ ایک پل کو تو روشم کو یہ سب دیکھ کر زبردست شاک لگا۔ اس کے لیے یہ یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ یہ سب عرش میر نے کیا ہے۔۔

لیکن اس سب پہ یقین کرنے کے علاوہ اس کے پاس اور کوئی چارہ بھی نہ تھا کیونکہ پورے فارم ہائوس میں صرف وہ اور عرش میر تھے۔۔ نوکروں کی تو وہ آنے پہلے ہی چھٹی کر واچکا تھا۔۔

اپنی حیرت پہ قابو پا کر وہ آگے بڑھی۔۔ اور ہر چیز کو ہاتھ لگا کر دیکھا۔۔ برائوں بریڈ جیم بٹر اس کے علاوہ ہارٹ پارٹ میں پراٹھے۔۔ پلیٹ میں خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا چیز آملیٹ۔۔ سب سے نلکے والادھواں اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ یہ سب ابھی ابھی تیار کیا گیا ہے۔۔

اٹھ گئی تم۔۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب عرش میر کی آواز پہ چونکی۔۔ وہ کب اس کے پیچھے آکر کھڑا ہوا اسے پتہ ہی نہ چلا۔۔

www.kitabnagri.com

مڑ کر اسے دیکھا۔۔ بلیک سیلو لیس ویسٹ اور بلیک ہی ٹرائوز میں اس کی مردانہ وجاہت جھلک رہی تھی۔۔

بالوں ہلکے نم تھے جنہیں کنگھی سے پیچھے کی طرف سیٹ کیا گیا تھا۔۔ بازوؤں میں ابھرتی نسیں اس کی باڈی بلڈنگ اور طاقت ور ہونے کا ثبوت دے رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

آریو اوکے۔۔ اس کو ٹرانس کی کیفیت میں اپنی طرف دیکھتا پا کر اس نے پوچھا۔۔ اسے اس وقت وہ عجیب کھوئی کھوئی سی لگ رہی تھی۔۔

ہاں۔۔ جج۔۔ جی میں ٹھیک ہوں۔۔ یہ سب آپ نے بنایا ہے۔۔ بوکلاہٹ میں اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

ہاں بالکل۔۔ آج میرا کوکنگ کرنے کا موڈ تھا تو اس لیے بس گھس گیا کچن میں۔۔ زیادہ دیر ہو سٹل میں ہی رہا ہوں تو سیکھ لی تھی تھی کوکنگ۔۔ تم کھا کر بتاؤ نہ کیسا ہے۔۔

اس کی بات کا دوستانہ لہجے میں جواب دیتا وہ بیٹھ چکا تھا۔۔ جبکہ روشم ویسے کی ویسے ہی کھڑی تھی۔۔

بیٹھو نا تم بھی۔۔ اسی اسی طرح ہونقوں کی طرح کھڑا دیکھ کر عرش میر نے دوبارہ مخاطب کیا۔۔

خان جی۔۔ مم۔۔ میں کیسے۔۔ روشم کو تو سمجھ میں ہی نہیں آ رہا تھا کیا کرے کیا نہ کرے۔۔ اس وقت اسے عرش میر کے جلا دروپ سھ زیادہ اس کی مہربانیوں سے ڈر لگ رہا تھا۔۔

میں نے کہنا بیٹھ جاؤ۔۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ ایسے نہیں بیٹھی گی اس لیے اس بار انداز تحکمانہ تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے تحکمانہ انداز سے وہ ایک بار پھر کانپی تھی۔۔ اور "جی خان جی" کرتی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔۔

ناشتہ کرتے وقت اسے بہت عجیب لگ رہا تھا یہ پہلی دفعہ تھا کہ وہ عرش میر کے برابر بیٹھی اس کو چیزیں سرو کرنے کی بجائے اس کے ساتھ ناشتہ کر رہی تھی۔۔

اس کی جھجک کو محسوس کرتے ہوئے عرش میر نے ایک ایک چیز اس کے سامنے لا کر رکھی تھی۔۔ جس طرح وہ اسے سرو کرتی تھی آج وہ اسے کر رہا تھا۔۔

اور میک شیور کیا تھا کہ وہ کھانا ٹھیک سے کھا رہی ہے یا نہیں۔۔ پورے ناشتے کے دوران ہی اس کا انداز بے حد دوستانہ رہا تھا۔۔

کھانے کے بعد تم تیار ہو جانا۔ ہم آج حویلی واپس جا رہے ہیں۔۔ ناشتے کے آخر میں اپنے ہاتھ اور منہ نیکین سے صاف کرتے اس نے کہتے ہوئے ایک نظر روشم کو دیکھا جو اس کی بات پہ ایک لمحے کو کانپنی تھی۔۔

حویلی واپس جانے سن کر ہی اس کی روح کانپ گئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

یا اللہ پھر سے وہی سب۔۔ یعنی میں ٹھیک سوچ رہی تھی۔۔ یہ مجھے بلی کے بکرے کی طرح ہی ٹریٹ کر رہا ہے۔۔
پورا دن اچھا بی ہو کیا اور اب وہاں جا کر شاید اس سے بھی برا سلوک رکھا تھا۔۔

وہ جو ناشتہ کرنے کے آخری مراحل میں تھی اس کے بات سنتے لگا۔۔ مانو گلے میں نوالے اٹک گئے ہو۔۔ عرش
میر اس کے چہرے سے اس کی اندرونی حالت کا اندازہ لگا سکتا تھا۔۔

پر اس وقت اسے لگا اس کا کچھ بھی کہنا فضول ہے اس وجہ سے چپ چاپ کھانے کی ٹیبل سے اٹھ کر کمرے میں آ
گیا۔۔ وہ کچھ کہتا بھی تو وہ یقین نہ کرتی۔۔

اففف۔۔ یا اللہ میرے کس گناہ کے سزا دے رہے ہیں آپ مجھے۔۔ جانتی ہوں کسی پہ بہتان لگانا بہت برا ہے۔۔
پر میں نے اس کی معافی مانگنے کے ساتھ ساتھ اس کی سزا بھی بہت بھگت لی ہے۔۔ اب پلیز بس کر دیں۔۔ مجھ
میں اتنا بوجھ سہنے کی استطاعت نہیں ہے۔۔
www.kitabnagri.com

ٹیبل پہ سر رکھے وہ پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔ لیکن اس کے رونے سے کیا ہونا تھا۔۔ ہونا تو وہی تھا جو اس
حوالی کی مکینوں نے چاہا تھا۔۔

@ @ @

Posted On Kitab Nagri

پورا دن گزر گیا ہے پر عرش میر نے کال نہیں کی۔۔ نجانے وہاں کیا خرہا ہو رو شم کے ساتھ۔۔ جانے سے پہلے تو اس کا رویہ ٹھیک ہی تھا۔ اللہ کرے وہاں سب ٹھیک ہی ہو۔۔

بے جی نے انہیں بھیج تو دیا تھا۔۔ لیکن پتہ نہیں کیوں ان دونوں نے کے جاتے ہی ان کا دل بے چین ہونے لگا۔۔ اسی وقت انہوں نے نفک بھی پڑھے تھے تاکہ عرش میر کو ہدایت آجائے۔۔ تب تو سکون میں آ گیا تھا لیکن اب پھر گھبرا رہا تھا جیسے کوئی بڑا طوفان آنے والا ہو۔۔

وہ دوپہر کے کھانے کی تیاری کر رہی تھی لیکن صبح سے ان کا سارا دھیان روشم اور عرش میر کی طرف ہی لگا ہوا تھا۔۔۔ ویسے بھی انہیں روشم کی بہت یاد آرہی تھی اتنے عرصے سے ساتھ رہتے انہیں اس کی عادت سی ہو گئی تھی۔۔۔

ابھی وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب عرش میر کے سلام لینے کی آواز آئی۔ وہ بھاگتی ہوئی باہر آئی۔

ارے تم دونوں جلدی آگئے۔۔ تمہارا ارادہ تو ایک ہفتے بعد آنے کا تھا نا۔۔ سلام کا جواب دے کر انہوں نے بوچھا۔۔ اس سے پہلے کہ عرش میر کوئی جواب دیتا وڈی اماں اپنی چھڑی کے سہارے چلتی باہر آگئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

وے آگیا میرا سوہنالا۔۔ دادی صدقے ادھر آ۔۔ عریشان کے بعد انہیں تو عرش میرا قریب بھی پیارا ہو گیا تھا اور یہ سچ بھی تھا کہ عریشان کے جانے کے بعد عریشان صبح جانے سے پہلے اور شام کو واپس آکر ان کے سامنے حاضری لازمی دیتا تھا۔۔

جی وڈی اماں آپ کا لال آگیا۔۔ ان کے آگے وہ پیار لینے کے لیے جھکا۔۔

ہائے میں صدقے اپنے بچے کے۔۔ صدا خوش رہ۔۔ انہوں نے پیار سے اس کا ماتھا چوما۔۔ اس سے پہلے کہ عرش میرا کوئی جواب دیتا باہر سے کرم دین چلا آیا۔۔

چھوٹے خان جی آپ سے کچھ لوگ مکے آئے ہیں۔۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا گھر کی عورتوں کو دیکھنے کی اس کی ہمت نہ تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کون ہے۔۔ عرش میرا نے اچھنبے سے پوچھا۔۔

معلوم نہیں چھوٹے خان جی۔۔ پہلے کبھی دیکھا نہیں انہیں۔۔ میں نے انہیں مردان خانے میں بٹھا دیا ہے۔۔ وہ ہنوز سر جھکائے تابعداری سے کھڑا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہے تم جائو میں آتا ہوں۔۔ اس کے کہنے کی دیر تھی کرم دین بوتل کے جن کی طرح غائب ہوا۔ اس کے جانے کے بعد وہ وڈی اماں کی طرف مڑا۔

وڈی اماں میں ذرا دیکھ کر آیا۔ ان کا ہاتھ چوم کر وہ باہر کی طرف بڑھ گیا جبکہ وڈی اماں کی دعائوں نے پیچھے تک اس کا محاصرہ کیا۔

روشم تم جائو اپنے کمرے میں آرام کر لو۔ وڈی اماں اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی جب بے جی نے خاموشی سے روشم سے کہا لیکن وڈی اماں کے تیز کان کی سرگوشی کو سن چکے تھے۔

کیوں یہ کم ذات کوہ قاف سے پیدل چل کر آئی ہے جو تھک گئی ہے۔ اہنے ساتھ کام پہ لگا اس منہوس کو۔ انہوں نے وہی پہ اسے جھڑپ پلا دی۔ جس پہ روشم کا چہرہ مزید جھکتا چلا گیا۔

www.kitabnagri.com

جی اچھا وڈی اماں۔۔ ان کے حکم پہ سر جھکاتی وہ کچن کی طرف بڑھی اتنے عرصے میں وہ جان چکی تھی کہ جتنا بو کے گی اتنا ہی پھنسی گی اگر وہ ایک پرسکون زندگی گزارنا چاہتی ہے تو اسے جی اچھا کے علاوہ کوئی بات نہیں کرنی۔ اور یہ عنایت بھی بے جی کی ہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے جانے کے بعد بے جی نے ایک نظر وڈی اماں کو دیکھا جو کمرے میں جا چکی تھی اور پھر خود بھی کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔

سب ٹھیک تو ہے ناروشم۔۔ اتنی جلدی کیوں آگئے ہو واپس۔۔ کچن میں آتے ہی انہوں نے شیلف کے پاس کھڑی روشم سے پوچھا جو نجانے کن سوچوں میں تھی۔۔

بے جی آپ کو سچ میں لگتا ہے کہ مجھے پتہ ہو گا۔۔ ہڑی نہیں تھی لیکن بے جی اس کے لہجے سے اس کی تلخی کا اندازہ لگا سکتی تھی۔۔

کیا ہوا ہے روشم۔۔ کیا کیا ہے عرش میر نے تمہارے ساتھ۔۔ کیا وہاں جا کر پھر اس نے تمہارے ساتھ زبردستی کی ہے۔۔ آگے بڑھ کر انہوں نے اس کا چہرہ اپنی طرف کر کے پوچھا۔۔ لیکن نظریں اس کے چہرے پہ تھی شاید جواب وہ اس کے چہرے سے جاننا چاہ رہی تھی۔۔

سچ پوچھیں بے جی مجھے نہیں پتہ کیا ہو رہا ہے۔۔ مجھے سچ میں نہیں پتہ کہ یہ سب ہو کیا رہا ہے۔۔ قسمت اور عرش میر دونوں میرے ساتھ کیا مذاق کر رہے ہیں۔۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔ ان حالاتوں کی وجہ سے ساری سوچیں مفلوج ہو چکی ہیں میری۔۔

Posted On Kitab Nagri

بے جی کندھے پہ سر رکھے آنسو ایک بار اس کی آنکھوں سے روادا تھا۔۔ عرش میر کے رویے کے بارے میں وہ جتنا سوچ رہی تھی اتنا ہی اسے اب مزید ڈر لگ رہا تھا۔۔

اور اس سے کہیں زیادہ اس کے اندر کا وہ غبار تھا جو اب بڑھتا جا رہا تھا۔۔ جسے وہ خود بھی دبا نہیں پارہی تھی۔۔

بے جی نے اس کے سر پہ پیار سے ہاتھ پھیرا۔۔ اس وقت انہیں اس کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی اس لیے خاموشی سے اسے رونے دیا۔۔

@ @ @

مردان خانے میں پہنچنے سے پہلے وہ یہی سوچ رہا تھا کہ کوئی مرید آیا ہو گا مسئلہ حل کروانے کے لیے۔۔ کیونکہ جب سے وہ بانو جی کے ساتھ بیٹھتا تھا بہت سے مظلوم لوگوں کو انصاف ملنے لگا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

اور اسی انصاف کی امید میں کتنے ہی لوگ اس کے گھر میں بھی آجاتے تھے جنہیں جرگے سے پہلے عرش میر کی مدد چاہئے ہوتی تھی۔۔

وہ بھی ان سب میں سے کوئی مرید سوچے اندر آیا تھا لیکن جو نہی اس نے مردان خانے میں قدم رکھا۔۔ سامنے بیٹھے افراد کو دیکھ کر اسے کے حقیقتاً طوطے اڑ گئے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

ارے عرش میر۔۔ وہ خاموشی سے واپس جانے کا سوچ ہی رہا تھا جب روحان نے اس کو آواز دے کر اس کی سوچوں پہ پانی پھیر دیا۔۔

روحان نے پکارنے پہ نومی کا دھیان بھی عرش میر کی طرف چلا گیا جو ابھی تک دروازے پہ کھڑا تھا۔۔ ان دونوں کو دیکھ کر اس نے گہری سانس کی اور آگے بڑھا۔۔ اب ایسے تو نہیں بھاگ سکتا تھا وہ۔۔

کیسے ہو تم لوگ اور یہاں کیسے آنا ہوا۔۔ ان دونوں سے بغل گیر ہوتے بمشل چہرے پہ بشارت لاتے بولا۔۔

ہم تو ٹھیک ہیں کمینے تو بتا۔۔ کہاں غائب تھا۔۔ کوئی اتا پتا نہیں اور فون نمبر بھی چینج کر لیا۔۔ پتہ ہے کتنی مشکل سے تمہاری حویلی کا پتہ کر کے آئے ہیں ہم یہاں۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کے بیٹھنے کی دیر تھے ان دونوں نے ہی اس پہ محاصرے تنگ کر دیے تھے۔۔ وہ اب انہیں کیا بتاتا کہ وہ ان ڈھائی مہینوں میں کہاں رہا ہے۔۔ اور کیسے رہا ہے۔۔

یار بس بھائی کی ڈیتھ ہو گئی تھی۔۔ فون میرارستے میں ہی کہیں گر گیا۔۔ اس وجہ سے کانٹیکٹ نہیں کر سکا۔۔ کچھ سچ کچھ جھوٹ ملا کروہ بولا۔۔ مقصد صرف انہیں مطمئن کرنا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

پھر بھی تو ایک یونی میں آکر بتا تو سکتا تھا نا ہمیں ریزن۔۔ ان کی بات پہ عرش میر نے ہسلو بدلہ وہ یونی ہی تو نہیں جانا چاہتا تھا۔۔

ہاں بس یار وقت ہی نہیں ملا ورنہ آنا تو تھا۔۔ تم لوگ یہ سب چھوڑو بتاؤ کیا کھائو گئے آخر پہلی بار تم دونوں میرے گھر آئے ہو۔۔ ٹھہرو میں کرم دین کو کہتا کچھ کھانے کو لائے۔۔

اس نے فوراً بات چینج کی مبادا وہ پھر سے اسی ٹاپک پہ دوبارہ نہ آجائیے۔۔ اور باہر جا کر کرم دین کو کچھ لانے کو کہا۔۔

کھانے پینے کو چھوڑ تو۔۔ ہم ویسے بھی یہاں کھانے نہیں آئے تجھ سے ملنے آئیں ہیں۔۔ مری سے واپس آنے کے بعد سے نہ تیری شکل دیکھی نہ ہماری بہن کی۔۔

وہ ابھی آکر بیٹھا ہی تھا کہ نومی کی بات پہ چونکا۔۔

یہ بھابھیاں بنانے والوں نے کونسی نئی بہن بنالی ہے میرے پیچھے ذرا مجھے بھی بتاؤ۔۔ ان دونوں کی عادت سے وہ واقف تھا ہر خوبصورت لڑکی کسی نا کسی کی بھابھی تھی۔۔ اس لیے یہ بہن والی باے اسے ہضم نا ہو رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

بکواس نہ کروائے۔۔۔ سچ میں بہن بنی ہے وہ ہماری۔۔۔ یہ الگ بات ہے کہ تیری طرح وہ بھی گم ہو گئی ہے۔۔۔ روشم
کو روحان سچ میں اپنی بہن سمجھے بیٹھا تھا اس وجہ سے اس کے بولنے پہ اسے ڈپٹ کر بولا۔۔۔

کون سی بہن بن گئی ہے تم لوگوں کی ذرا مجھے بھی بتاؤ۔۔۔ عرش میر کو بھی اب تجسس ہوا۔۔۔ آخر وہ ہستی کون تھی
جس کے بارے میں وہ اتنے ادب سے بات کر رہے تھے۔۔۔

تو سنے گا تو شکڈ ہو جائے گا۔۔۔ وہ دونوں ہاب ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے۔۔۔ کیونکہ جس کا نام وہ لینے والے تھے وہ
شکڈ کیا شاید واک آؤٹ ہی کر جاتا۔۔۔

نہیں ہوتا شکڈ۔۔۔ بتاؤ کون ہے وہ۔۔۔ اس کی بات پہ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اقر پھر یک زبان کو کر
بولے۔۔۔

www.kitabnagri.com

روشم۔۔۔ نام سن کر تو عرش میر کو اپنے ارد گرد پٹانے پھوٹتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔۔ اس کے دوست ہی اس
کے کردار پہ انگلی اٹھانے والی لڑکی کے ساتھ کھڑے ہیں۔۔۔ غصے سے زیادہ وہ حیران تھا۔۔۔

تم لوگ اس لڑکی کو اپنی بہن بنائے بیٹھے ہو۔۔۔ غصہ روکنے کے باوجود اس کے ماتھے پہ رگیں پھول گئی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

یار کول ڈاؤن ہو جاتو۔۔ جیسا تو سوچ رہا ہے ویسا کچھ نہیں۔۔ اس دن جو تمہارے ساتھ اس نے کیا تھا یا تمہیں جو بھی کہا تھا بعد میں اس چیز کی سب کے سامنے معافی بھی مانگی تھی اس نے۔۔ اور تبھی وہ اسپیشلی ہمارے پاس آئی تھی کہ تمہیں بھی بتادے۔۔ لیکن تم تو ایسے گئے کہ واپس مڑ کر ہی نہیں آئے۔۔ بس وہی میں نے نومی نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا بھائی ہونے کے ناطے۔۔

روحان اور بھی کچھ بول رہا تھا لیکن عرش میر کو تو کچھ سنائی ہی نہ دے رہا تھا۔ اس کے ذہن میں تو بس ایک ہی لہجہ بار بار گونج رہا تھا۔

وہ بول رہے تھے کسی بات پہ ہنس بھی رہے تھے لیکن عرش میر کو ان کے صرف ہلتے لب نظر آ رہے تھے ذہن تو بالکل مائوف ہو چکا تھا۔

$$@@@$$

اماں کھانا کھالیں۔۔ نمل نے کھانے کی ٹرے سائڈ ٹیبل پہ رکھتے ہوئے کہا۔۔

وہ جو بیڈ کرائون سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی نمل نے ایک نظر انہیں دیکھا۔۔ جب سے روشم گئی تھی وہ بالکل ہی حنیف سی ہو گئی تھی۔۔ ایک ماہ پورے وہ ہاسپٹل میں رہ کر آئی تھی۔۔ روشم کے غم نے انہیں آدھا کر دیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا کروں گی کھا کر۔۔ ایک امانت تو سنبھال نہ سکی میں۔۔ میری بیٹی نجانے کتنی تکلیف میں ہوگی وہاں۔۔ کیا سلوک کرتے ہوں گئے وہ اس کے ساتھ۔۔ پتہ نہیں وہ میری ہزاروں نخرے کرنے والی میری سب سے حساس لڑکی وہاں سب کچھ کیسے برداشت کر رہی ہوگی۔۔ ٹھیک سے کھانا کھاتی بھی ہوگی یا نہیں۔۔

روشم کا سوچ کر ایک بار پھر ان کی آنکھوں سے آنسو رواں دواں ہو گئے۔۔ جب سے وہ گئی تھی تب سے ان کی آنکھیں خشک ہی نہ ہوئی تھی۔۔

اماں۔۔ آپ دعا کرتی ہے نا اس کے لیے تو اللہ کیسے نہیں سنے گا۔۔ یقیناً وہ آپ کی سنے گا اور روشم کے لیے آسانیاں بھی وہی پیدا کرے گا۔۔

ان کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھے وہ انہیں تسلی دے رہی تھی لیکن وہ پھر بھی مطمئن نہیں ہو پارہی تھی۔۔

کیا کروں میں نمل۔۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا۔۔ اتنا روتی ہوں خدا کے آگے۔۔ لیکن مجھے صبر ہی نہیں آتا۔۔ اس کے ٹھیک ہونے کی ایک ہی خبر آجائے تو مجھے سکون آجائے گا۔۔ چاہے پھر کبھی بات نہ ہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

انہیں ان لوگوں کی بے حسی کا بخوبی اندازہ تھا جن لوگوں نے اپنے سکے بھائی کو مار دیا ان سے کس اچھے کی وہ امید کر سکتی تھی۔۔

آپ پریشان نہ ہوں۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ ان کے کندھے پہ سر رکھے خود نمل کی آنکھ سے آنسو نکل آئے تھے۔۔ ان کو تو اس نے کہہ دیا تھا کہ وہ پریشان نہ ہوں لیکن دل اس کا اپنا بھی بہت گھبراتا تھا۔۔

@ @ @

اس وقت سب ڈاننگ ٹیبل پہ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔۔ روشم سائڈ پہ کھڑی تھے کیونکہ ابھی تک عرش میر نہیں آیا تھا وہ آتا تو وہ ڈاننگ ٹیبل کی پاس جاتی۔۔

وڈی اماں اور باؤجی بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب عرش میر بھی اسے اوپر سیڑھیوں سے آتا دکھائی دیا۔۔ اسے چیئر گھسیٹ کر بیٹھتے دیکھ کر وہ بھی آگے بڑھی کہ سر تو اسے ہی کرنا تھا۔۔

تم بھی ساتھ بیٹھو روشم۔۔ روشم نے اس کے لیے سالن ڈالنے کے لیے ابھی ہاتھ باؤل کی طرف بڑھایا ہی تھا جب عرش میر کی بات پہ وہ چونکی۔۔

چونکے تو سب ہی تھے۔۔ باؤجی اور وڈی اماں کے ماتھے پہ اس کی بات سن کر باقاعدہ بل پڑ گئے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا عرش میرا ب یہ کم ذات ہمارے ساتھ بیٹھے گی۔۔ سب سے پہلے باؤجی کو ہوش آیا تھا۔۔

باؤجی یہ لڑکی میری بیوی ہے۔۔ لہذا اب یہ کم ذات نہیں رہی کیونکہ اس کا نام میرے نام سے جڑا ہے اس لیے اب اس کا حوالہ میں ہوں۔۔ نہایت ہی تحمل سے بات کرتے وہ وڈی اماں اور باؤجی کو پے نگے ہی تو لگ گئے تھے۔۔

یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔ ہمارے یہاں کمی کمین اپنے بیویوں کے ساتھ بیٹھ کر نہیں کھاتے اور تم اس خون بہا میں آئی لڑکی کو کہہ رہے ہو کہ وہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے۔۔ باؤجی کا غصہ حد سے سوا تھا۔۔

معذرت کے ساتھ باؤجی وہ کمی کمین نہیں جانتے کہ بیوی کے کیا حقوق ہیں اور ان کی ادائیگی کتنی ضروری ہے۔۔ لیکن الحمد للہ اللہ نے مجھے عقل اور علم دونوں عطا کی ہے۔۔ اس لیے اس سب کے ناطے عورت کی عزت اب مجھ پہ فرض ہے۔۔ بیٹھو رو شمش کھڑی کیوں ہو۔۔

اسلام علیکم

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

جتنے ٹھہرے اور سرد لہجے میں اس نے بانوجی کو جواب دیا تھا اس سے کہیں زیادہ نرم لہجہ روشم کو مخاطب کرتے ہوئے تھا۔ اور روشم کو تو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا وہ مسلسل عرش میر کو ہونقوں کی طرح دیکھ رہی تھی بانوجی چلا اٹھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اگر یہ لڑکی یہاں بیٹھے گی تو میں یہاں نہیں بیٹھوں گا۔ اس جیسی لڑکی پہ تو تھوکننا پسند نہ کروں کجا کہ ایک ہی ٹیبل پہ بیٹھنا۔۔ بانوجی اب مکمل غصے سے واک آؤٹ کر گئے تھے۔۔

آپ کی مرضی ہے بانوجی۔۔ ورنہ اب تو جہاں بیٹھوں گا وہیں میری بیوی بیٹھے گی۔۔ بیٹھ جائو رو شم۔۔ اب کی بار اس نے رو شم کا ہاتھ پخڑا سے خود کرسی پہ بٹھا دیا۔۔

بانوجی نے ایک نظر اسے دیکھا اور خود ہی وہاں سے غصے سے چیئر کو ٹھوکر مار کر باہر چلے گئے۔۔

تیرا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا عرش میر۔۔ اس منسوس لڑکی کے لیے باپ سے بدزبانی کر رہا ہے۔۔ اور کیا کہیں گئے سب۔۔ پوری جاگیر کا مالک۔۔ نیا گدی نشین زن مرید ہے۔۔؟؟

بانوجی کے جانے کے بعد بے جی نے عرش میر کا دماغ درست کرنا ضروری سمجھا تھا۔۔

پہلی بات بے جی۔۔ رو شم میری بیوی ہے اور میں کچھ غلط نہیں کر رہا۔۔ جو ٹھیک ہے اسی کا ساتھ دے رہا ہوں۔۔ اور دوسری بات مجھے رتی برابر بھی فرق نہیں پڑتا کہ لوگ میرے بات میں کیا سوچتے ہیں۔۔ مجھے فرق پڑتا ہے کہ میرا رب کیا کہتا ہے اور میں اس پہ کتنا عمل کر رہا ہوں۔۔

Posted On Kitab Nagri

جتنا تحم سے اس نے شروع میں باؤجی کو جواب دیا تھا اس سے کہیں زیادہ اب اس کا لہجہ وڈی اماں سے بات کرتے
نرم تھا۔۔

پڑھائی نے تیرا دماغ خراب کر دیا ہے اور کچھ نہیں۔۔ اس کی بات کا جب ان کے پاس کوئی جواب نہ بن پڑا تو اسے تعلیم کا طعنہ سے کروہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

آجائیں بے جی۔۔ آپ کیوں کھڑی ہیں۔۔ آج ہم تینوں مل کر کھانا کھاتے ہیں۔۔ بے جی جو سائنڈ پہ حیران سی کھڑی تھی عرش میر کی بات پہ چونکی اور پھر اسے دیکھ کر مسکرائی۔۔

مجھے خوشی ہے کہ تم نے روشم کے لیے آواز اٹھائی ہے۔۔ ہمیشہ خوش رہو۔۔ اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتی وہ وہی سائڈپہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئیں۔۔

آپ فکر نہ کریں۔۔ اب میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔ بس ابھی ہم تینوں مل کر کھانا کھائے گئے۔۔ کیونکہ یہ پہلی بار کہے کہ ہمیں اکٹھے بیٹھنے کا موقع مل رہا ہے۔۔ آج آپ کو میں سرو کروں گا۔۔ بتائیں کیا لیں گی بے جی۔۔

بائولز کی طرف ہاتھ بڑھا کر وہ ان سے ہو چھ رہا تھا اور بے جی اب مسکرا کر اپنے ہونہار بیٹے کو دیکھ رہی تھی جبکہ روشم کے چہرے پہ کوئی خوشی نہ تھی بلکہ وہ چپ چاپ سی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

عرش میر کاٹھیک ہو جانا بے شک ایک خوش آئند بات تھا۔ لیکن اس کے مزاج کی اچانک تبدیلی کو وہ بالکل نہ سمجھ پارہی تھی۔۔ کچھ تو تھا جو اس سے چھپا تھا اور نہ عرش میر اتنی جلدی اسے معاف کرنے والا تو نہیں تھا۔۔

@ @ @

کھانا کھایا انہوں نے۔۔ نمل جیسے ہی باہر آئی ابان اس کی طرف بڑھا۔ اماں اس سے بالکل بھی کلام نہ کر رہی تھی وہ ان سے معافی مانگ مانگ کر تھک چکا تھا مگر ان کی ایک ہی بات تھی کہ اگر وہ جوش میں ہوش نہ کھوتا تو آج ان کی روشم ان کے پاس ہوتی۔۔

چند نوالے ہی لیے ہیں بس۔۔ ٹرے کو کچن کی سلیٹ پہ رکھ کر وہ افسردہ سی بولی۔۔

اور طبیعت کیسی ہے ان کی۔۔ نمل سے ہی وہ ان کی طبیعت کا پوچھ لیتا تھا خود تو وہ اس کو کچھ بتاتی نہ تھی۔۔

کیسی ہو سکتی ہے۔۔ روشم کے غم میں رو رو کر نڈھال ہو گئی ہیں۔۔ اب بھی مشکل سے میڈیسن کھلائی ہے پھر جا کر سوئی ہیں۔۔

نمل کا زیادہ تر وقت اب یہی گزرتا تھا اماں کی میڈیسن سے لے کر کھانے پینے تک کا خیال وہ ہی رکھ رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

سب میری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔ کاش اس دن گولی غلطی سے مجھے ہی لگ جاتی۔۔ اس کی بے بسی کی انتہا تھی کہ ایک آنسو اس کی آنکھوں سے نکل آیا۔۔

کیسی باتیں کر رہیں ابان بھائی۔۔ اللہ آپ کو لمبی زندگی دے۔۔ اماں بس روشم کی وجہ سے تھوڑی پریشان ہیں۔۔ انشاء اللہ اس کی کوئی خیر خبر آگئی تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ اس کی بات سن کر نمل کا دل ہی تو ہول گیا تھا۔۔

کہاں سے آئے گی خیر خبر۔۔ یہ بات میں اور تم اچھی طرح جانتے ہیں نمل کہ ہم نے اسے اپنے ہاتھوں سے لال جوڑے میں زندہ دفن دیا ہے۔۔ اب وہ وہاں ہے جہاں سے اس کی خیر خبر کوئی نہیں دینے والا ہمیں۔۔

ابان کی بات پہ نمل بھی خاموش ہو گئی کہ تو ابان ٹھیک ہی رہا تھا۔۔ لیکن پھر تھوڑی دیر بعد اس خاموشی کو توڑتے ہوئے بولی۔۔

www.kitabnagri.com

جو بھی ہے۔۔ آپ دوبارہ یہ بات نہیں کریں گئے۔۔ آپ جانتے ہیں نا اماں پہلے ہی کتنی پریشان ہیں۔۔ اس طرح کی باتیں کر کے آپ اور زیادہ انہیں دکھی نہیں کرے گئے۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہم۔۔ ٹھیک ہے۔۔ ماں کے حوالے پہ وہ خاموش ہو گیا۔۔ وہ پہلے ہی انہیں بہت دکھی کر چکا تھا اب مزید انہیں کوئی دکھ نہیں دے سکتا تھا۔۔ اس کے جھکے سر کو دیکھ کر نمل نے ایک گہری سانس بھری۔۔ ایک ہنستا بستا گھر چند دنوں میں بالکل اجڑ گیا تھا۔

وہ کافی دنوں سے نوٹ کر رہی تھی عرش میر کافی بدل گیا تھا۔۔ کھانا بھی وہ اب وڈی اماں اور باؤجی کے بعد روشم اور بے جی کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پہ اکٹھے بیٹھ کر کھاتا تھا۔۔ اب تو کافی خوش مزاج بھی ہو گیا تھا کھانا کھاتے بھی بیچ میں ایک آدھ چٹکلا چھوڑ دیتا تھا جو سب کو ہنسنے پہ مجبور کر دیتا تھا۔۔

اس کے علاوہ اس نے روشم کو بیڈ پہ بھی سونے کا کہا تھا بلکہ خود سیشنل ایک رات وہ اسے سوئی پڑی کو اٹھا کر بیڈ پہ لایا تھا۔۔ شاید اسے سیدھا کہنے سے اسے جھجک محسوس ہو رہی تھی اس وجہ سے اس کے سونے کے بعد لایا تھا۔۔ خیر اب تو بیڈ پہ سوتے بھی اسے ہفتہ ہو گیا تھا۔۔

اس سب کے باوجود روشم کے دل میں ایک پھانس سی تھی۔۔ اس کا رویہ بے شک بہت اچھا تھا لیکن روشم کو حیرت ہو رہی تھی کہ کیسے وہ روزانہ اسے یاد دلاتا تھا کہ اس نے اس کو بد کردار سب کے سامنے کیا۔۔ اس کی ذات پہ کیچڑا چھالا۔۔ اور اب کیسے وہ اچانک ہی سب بھول گیا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

انہیں سوچوں کے باعث وہ اس کی خوش مزاجی دیکھ کر بھی مطمئن اور خوش نہیں ہو پارہی تھی۔۔ بلکہ اس نے عرش میر کو کئی دفعہ رات کو ٹیرس پہ سموکنگ کرتے دیکھا تھا۔۔ جو اس کے بے چین ہونے کا پتہ دیتے تھے اس بات سے تو ر و شتم کو کنفرم ہو چکا تھا کہ کچھ تو گڑ بڑ ہے۔۔

ابھی بھی وہ رات کو کچن کا کام ختم کر کے بیڈ روم میں آئی تو وہ صوفے پہ بیٹھا سمو کنگ کر رہا تھا۔ سامنے ٹی وی آن تھا لیکن اس کی شکل پہ پھیلا اضطراب بتا رہا تھا کہ اس کا دھیان ٹی وی کی طرف نہیں ہے۔۔

ایک نظر اس کو دیکھ کر وہ کبرڈ کی طرف بڑھی تاکہ صبح کے لیے اس کا سوٹ پریس کر سکے۔۔ اس کا سوٹ نکال کر اس نے باہر نکال کر استری سٹینڈ پہ رکھا۔۔ صبح اس نے جرگے پہ جانا تھا اس وجہ سے اس نے شلوار سوٹ نکالا تھا اس کے لیے۔۔

کیا کر رہی ہو۔۔ ابھی اس نے آئرن کا پلگ لگایا ہی تھا کہ عرش میر کی آواز پہ پلٹی۔۔

آپ کا سوٹ آئرن کرنے لگی ہوں۔۔ جواب دے کر وہ واپس سٹینڈ کی طرف مڑی۔۔ اس کے بدلانوں میں ایک بات یہ بھی آئی تھی کہ وہ روشم نہ صرف بات کرتا تھا بلکہ اپنے جانے کا شیڈول بھی بتانے لگا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

چھوڑا سے ابھی۔۔ ادھر میرے پاس آکر بیٹھو۔۔ سگریٹ کو الیش ٹرے میں مسل کر اس نے اسے پاس بلا یا۔۔ وہ تھک گیا تھا اس سب سے۔۔ آج اس نے روشم سے صاف بات کر کے سب آریا پار کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔

جی۔۔ آرن کا پلگ نکال کر وہ اس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔

روشم مجھے تم سے کچھ بات کرنے ہے۔۔ مجھے نہیں پتہ کہاں سے شروع کروں کیا کہوں۔۔ لیکن میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ اگر مزید اس بوجھ کو اپنے سینے میں رکھا تو میں مر جاؤں گا۔۔

اپنے سر کو مسلتے وہ بول رہا تھا اور روشم ایک روبوٹ کی طرح اسے سن رہی تھی۔۔ بات سننے کے لیے تجسس تو ضرور تھا لیکن چہرہ اس کا بالکل سپاٹ تھا۔۔

ایسی بھی کیا بات ہے۔۔ جیسا سرد لہجہ کبھی عرش میر کا ہوا کرتا تھا آج اس کا تھا۔۔

اس کی بات پہ اس نے ایک نظر روشم کو دیکھا اور پھر اٹھ کر اس کے قدموں میں آکر بیٹھ گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے معاف کر دو رو شتم۔۔ مجھ سے بہت بڑی بھول ہو گئی ہے۔۔ میں ایک غلط فہمی کے پیچھے تمہارے ساتھ اتنا برا کرتا رہا۔۔ میں جان گیا ہوں کہ تم نے سب کو صفائی دے دی تھی اور میں۔۔ میں نے ایک ایسی بات کے لیے جو کبھی ہوئی ہی نہیں تھی اس کے لیے تمہارے ساتھ اتنا برا سلوک کیا۔۔ مجھے معاف کر دو رو شتم۔۔ میرا ضمیر مجھے جینے نہیں دے رہا۔۔ روزانہ کچو کے لگاتا ہے۔۔ میں تھک گیا ہوں اب اس سب سے۔۔ خدا را مجھے معاف کر دو۔۔

اس کے گٹنے پہ سر رکھے وہ رو پڑا اور رو شتم کو جو اس کا ایک دم بدلنا ٹھٹھک رہا تھا اب اس پہ ساری حقیقت واضح ہو گئی۔۔ اس کی بات سن کر پہلے تو وہ چپ رہی۔۔ اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کیاری ایکشن دے۔۔

اوہ۔۔ تو یہ تھی وجہ آپ کے ٹھیک ہونے کی۔۔ میں بھی سوچ رہی تھی کہ مسٹر عرش میر خان کے پاس اتنا ظرف تو ہے ہی نہیں معاف کر دے۔۔

اس کے سر کو دیکھ کر وہ استہزائیہ ہنسی۔۔ اس کی بات پہ عرش مہر نے اپنا سراٹھایا۔۔

ہاں جانتا ہوں میرا تناظر ف نہیں ہے۔۔ پر میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم بہت اعلیٰ ظرف ہو۔۔ تم معاف کر مجھے اس ضمیر کی عدالت سے نکال لو گی۔۔

Posted On Kitab Nagri

آنکھوں میں آنسو لیے وہ ایک امید سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ جب اس کی بات سن کر روشم کو غصے نے آن گھیرا۔۔

کتنے خود غرض ہو تو عرش میر خان۔۔ تم اب تک۔۔ اب تک میرے ساتھ صرف اس وجہ سے اس لیے اچھا سلوک کرتے رہے کیونکہ تمہارا ضمیر تمہیں کچھ کے لگا رہا تھا۔۔ اور اب تم مجھ سے معافی چاہتے ہو صرف اس لیے تاکہ تمہیں تسکین حاصل ہو سکے۔۔

کیا کچھ نہیں تمہارو شم کے لہجے میں۔۔ دکھ۔۔ امید ٹوٹ جانے کا افسوس۔۔

ایسا نہیں ہے۔۔ عرش میر نے اپنی صفائی دینی چاہی۔۔ لیکن اس بار روشم نے اس کی بات کو بیچ میں کاٹ دیا۔۔

تو پھر کیسی بات ہے۔۔ ہاں بتائیں مجھے خان جی۔۔ کیسی بات ہے پھر۔۔ بہت اچھی بات ہے پہلے کسی کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کرو اور پھر کہو کہ وہ ایک غلط فہمی تھی مجھے معاف کر دو کیونکہ اب میرا ضمیر مجھے سونے نہیں دیتا۔۔ واہ۔۔

روشم کے اپنے آنسو بھی نکل رہے تھے۔۔ ہاتھوں سے تاکی بجا کر اس نے باقاعدہ اس کے معافی مانگنے کا مذاق اڑایا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں جانتا ہوں میں نے بہت برا کیا۔۔ لیکن اب اس سب کا ازالہ بھی کر رہا ہوں نا۔۔ تم مجھے معاف کر دو گی تو میں سب ٹھیک بھی کر دوں گا۔۔ تمہیں اور بے جی کو وہ زندگی دوں گا جس کے آپ دونوں حقدار ہیں۔۔

عرش میر نے اپنے آنسو صاف کر کے اسکے ہاتھ پہ ہاتھ کر جیسے اسے یقین دلایا ہو۔۔ اس کے ہاتھ رکھنے پہ روشم نے غصے سے اس کا ہاتھ جھٹکا اور کھڑی ہو کر چلائی۔۔

ہاتھ مت لگائے مجھے۔۔ یہ سب بھی آپ جانتے ہیں کیوں کر رہے ہیں؟؟۔۔ صرف اس لیے کیونکہ آپ مددوا کرنا چاہتے ہیں۔۔ اپنی ضمیر کی عدالت میں خود کو بے گناہ پروف کرنا چاہتے ہیں۔۔ ورنہ یاد ہے نا وہ رات؟؟۔۔ جب مجھ سوئی ہوئی کو اٹھا کر کہا تھا کہ تمہارے بیڈ پہ لیٹنے سے میرا بیڈ غلیظ ہو گیا ہے۔۔ یاد ہے وہ دن؟؟ جب میرے ہاتھ پہ جلنے کی وجہ سے چھالے پڑ گئے تھے اور آپ نے کہا تھا میرے کپڑے دھو مجھے فرق نہیں پڑتا کہ تمہارے ہاتھ میں چھالے ہیں یا سوراخ۔۔ یاد ہے وہ سرد رات۔۔ جب آپ نے مجھے کہا تھا کہ زمیں پہ سویا جہاں مرضی مجھے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔ تب میں جنوری کی راتوں میں یہاں۔۔ یہاں ٹھہرتی رہتی تھی۔۔

اس جگہ پہ اشارہ کرتی وہ خود بھی رو رہی تھی اپنے اوپر ایک ایک ڈھایا ظلم پھر سے اس کے زخم تازہ کر گیا تھا۔۔

تب آپ کو کیوں نظر نہیں آیا کہ میں غلط کر رہا ہوں۔۔ جب مجھے روز مارتے تھے روز زندگی دیتے تھے۔۔ تب۔۔ تب کیوں احساس نہ ہوا۔۔ تب اس ضمیر نے آپ کو کیوں کچو کے نہ لگائے۔۔ تب۔۔ تب کیسے سکون سے سو

Posted On Kitab Nagri

جاتے تھے۔۔ جانتے ہیں کیوں۔۔ کیونکہ آپ خود غرض ہیں۔۔ یہ آپ نہیں آپ کی خود غرضی بول رہی ہے۔۔ آپ کو ڈر ہے۔۔ ڈر ہے کہ اگر میں نے آپ کو معاف نہ کیا تو آپ آخرت میں اللہ کو کہا منہ دکھائیں گئے۔۔ صرف ابھی بھی آپ کو اپنی آخرت کی فکر ہے مسٹر عرش میر خان۔۔

اس کے سینے پہ زور زور سے انگلی مارتے وہ چلا رہی تھی اور اب عرش میر چپ کر کے آنسو بہا رہا تھا۔۔

ایسا نہیں ہے۔۔ میں صرف اس لیے معافی مانگنا چاہتا ہوں کیونکہ میں اب تم سے محبت کرنے لگا ہوں۔۔ چاہنے لگا ہوں تمہیں۔۔ میں آخرت میں نہیں۔۔ تمہاری نظروں میں سرخرو ہونا چاہتا ہوں۔۔ کیونکہ میرے لیے اب صرف تم اور تمہاری ذات اہم ہے۔۔

اس کے بازو کو پکڑتے وہ جھنجھوڑ کر بولا۔۔ اس موقع پہ اسے کیسے یقین دلاتا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔۔

www.kitabnagri.com

معافی چاہتے ہیں نا آپ؟؟۔۔ چاہتے ہیں نا میں آپ کو معاف کر دوں؟؟۔۔ ایک دم خاموش ہو کر وہ اس کی نظروں میں دیکھ رہی تھی اس کی بات پہ عرش میر نے جھٹ سے ہاں میں سر ہلایا۔۔

تو طلاق دے دیں مجھے۔۔ آپ کے ساتھ رہوں گی تو روزانہ اس ظلم کو یاد کرتی رہوں گی اور کبھی معاف نہیں کر پائوں گی۔۔ مجھے طلاق دے دیں گئے تو شاید ایک دن آپ کے ساتھ ساتھ آپ کے مظالم کو بھی بھول جائوں۔۔

Posted On Kitab Nagri

روشم کی بات اس نے چونک کر اسے دیکھا۔۔ کیسے دورا ہے پہ لے آئی تھی اسے۔۔

ایسا نہ کہو۔۔ ایسا نہ کرو روشم میرے ساتھ۔۔ میں محبت کرنے لگا ہوں تم سے۔۔ کیسے جیوں گا تمہارے بغیر۔۔
اس وقت عرش میر کی بے بسی حد سے سوا تھی۔۔

پلیز۔۔ بار بار محبت کو بیچ میں لا کر محبت کو بدنام کریں۔۔ آپ جانتے بھی نہیں ہیں کہ محبت ہوتی کیا ہے۔۔ اتنے
پاکیزہ جذبے کا اقرار کم از کم آپ جیسے خود غرض انسان کے منہ سے تو اچھا نہیں لگتا۔۔

اپنے بازوؤں کو اس کی گرفت سے آزاد کرواتی وہ مسلسل اس پہ طنز کر رہی تھی۔۔ اس کی بات سن کر عرش میر
بلکل خاموش ہو گیا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مجھے ایک موقع دے کر تو دیکھو۔۔ ایک آخری کوشش وہ کرنا چاہتا تھا۔۔

میں نے کہہ دیا مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا تو نہیں رہنا۔۔ سمجھے آپ۔۔ وہ چلائی اور عرش میر کے سائڈ سے
ہوتی کمرے سے باہر آگئی اس وقت اسے عرش میر کے ساتھ ایک ہی کمرے میں رہتے گھٹن محسوس ہو رہی
تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

پیچھے عرش میرا سے جاتا خاموشی سے دیکھتا رہا۔۔ پھر اپنے ہاتھوں پہ سر کو گرا کر بیٹھ گیا۔۔ روشم کی باتیں اس کی کانوں میں گونج رہی تھی۔۔ احساس گناہ اب مزید بڑھ گیا تھا۔۔

@ @ @

ہائے وے۔۔ کم بخت ایسے ہی سو گئی۔۔ یہ نہ ہوا کہ دیکھ لے میرے پاس پانی کا جگ پڑا بھی ہے یا نہیں۔۔ وڈی اماں مشکل سے چھڑی کے سہارے چل رہی تھی۔۔

کمرے میں ان کا پانی کا جگ ختم ہو گیا تھا اور پیاس کی شدت ہی تھی کہ وہ اٹھنے پہ مجبور ہو گئی تھی لیکن ساتھ میں بے جی کو بد دعائیں دینا نہ بھول رہی تھی۔۔

وہ اپنے دھیان سے چل رہی تھی کہ اوپر سے غصے سے آتی روشم سے بری طرح ٹکرائی۔۔

اندھی ہو گئی ہے کیا کم بخت۔۔ ایک تو باپ اور بیٹے کو لڑا دیا اب کیا مجھے مارنے پہ تلی ہے تو کم ذات۔۔ روشم کو دیکھ کر تو ان کے ماتھے پہ مزید بل پڑ گئے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

انہیں پہلے ہی روشم پی بہت غصہ تھا۔ اس کی ٹھکائی کا وہ سوچ چکی تھی لیکن عرش میر فی الحال اس کی پوری حمایت کر رہا تھا اور وہ اپنے اکلوتے پوتے کو ابھی اپنے خلاف نہ کرنا چاہتی تھی اس لیے موقع کی تلاش میں تھی جو آج انہیں مل ہی گیا تھا۔

اس کو بالوں سے پکڑتے ہو چلائی۔

کیا کہا؟؟ کم ذات؟؟ آپ کا عزیز از جان بیٹا عفان کے کم ذات تھا جو آپ اس کی اولاد کو یوں بوک رہی ہیں۔۔۔ روشم اوپر سے پہلے ہی تپی ہوئی آئی تھی نیچے مزید ایک طعنہ سن کر اس کے اندر آگ ہی تو بھڑک گئی تھی۔

تیرا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا۔ کیا بول رہی ہے تو۔۔ اس کے بال چھوڑ کر انہوں نے اس کے منہ کو ہاتھوں کی گرفت میں پکڑا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں ہو گیا ہے دماغ خراب۔۔ اور اسے آپ سب نے خراب کیا ہے۔۔ جانتی بھی ہے کون ہوں میں۔۔ آپ کے پیارے بیٹے کی بیٹی ہوں میں جسے آپ نے بہت پیار کیا۔ دیکھیں کیا سلوک کر رہیں آپ اس کے ساتھ۔۔ بتائیں قیامت کے دن کیا جواب دیں گی اسے۔۔

ان کا ہاتھ اپنے منہ سے جھٹک کر وہ چلائی۔۔ آج سب حقیقتیں وہ آشکار کر دینا چاہتی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

شور کو سن کر عرش میر کے ساتھ ساتھ بے جی اور بانو جی بھی کمرے سے نکل آئے تھے۔۔ روشم کی بات سن کر ان کے پاؤں وہیں جم گئے۔۔ لیکن یہ وقت حواس کو قائم رکھنے کا تھا۔۔ اس کے بارعب آواز میں بولے۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہے تو لڑکی۔۔ ہم سب جانتے ہیں کہ عفان کی شادی ہی نہیں ہوئی تھی تو اولاد کیا آسمان سے ٹپکے گی۔۔ انہوں نے غصے سے اسے ڈپٹا۔۔

ہاں سب سمجھتے تھے کہ ان کی شادی نہیں ہوئی۔۔ لیکن آپ سب جانتے تھے۔۔ ان کی شادی سے لے کر میری پیدائش تک۔۔ اسی وجہ سے آپ نے آسام انکل کو دھمکی دی تھی کہ وہ چپ رہیں لیکن وہ جب چپ نہ رہے تو آپ نے انہیں مرواد یا جس طرح آپ نے اپنے چھوٹے بھائی عفان کو مرواد یا تھا۔۔

ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ بے خونی سے بولی اور بانو جی تو اس کی بات سن کر گھبرا گئے۔۔ انہیں اندازہ نہیں تھا کہ اتنے سالوں بعد وہ دوبارہ سامنے آئے گی۔۔ انہوں نے تو پوری تصدیق کروائی تھی اور انہی یہی پتہ چلا تھا کہ آسیہ کے ساتھ اس کی بیٹی بھی مر گئی تھی۔۔ صرف ایک گواہ تھا آسام کی صورت میں جسے انہوں نے قتل کرواد یا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا بکواس کر رہی ہو تم۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے تم اس طرح میرے گھر میں کھڑی ہو کر میرے اوپر الزام لگاؤ گی تو سب یقین کر لیں گئے۔۔ تمہارا جھوٹ نہیں چکنے والا یہاں پہ۔۔

سب خاموش تماشائی بنے کھڑے تھے۔۔ وڈی اماں تو روشم کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہی تھی اتنے سال انہوں نے بھی گدی سنبھالی تھی اور ان کا تجربہ کہہ رہا تھا کہ وہ سچی ہے۔۔ لیکن دماغ مسلسل انکاری تھا کیونکہ اگر وہ سچی نکل آتی تو شاید وہ مر جاتی۔۔

اچھا میں جھوٹ بول رہی ہوں نا۔۔ رکیں۔۔ ابھی سب دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔۔ وہ کہہ کر اندر کی طرف بڑھی اور اندر سے غلاف میں لپٹا قرآن پاک لے کر آئی۔۔ کیونکہ ان سب کو یقین دلانے کا فی الحال اس کے پاس یہی طریقہ تھا۔۔

میں اس پاک کتاب ہاتھ رکھ کر گواہی دیتی ہوں کہ میں نے ابھی جو کچھ بھی کہا وہ حرف بہ حرف سچ تھا۔۔ اب آپ گواہی دیں کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں۔۔

قرآن پہ ہاتھ رکھ کر کہنے کے بعد اس نے وہ بانوجی کی طرف بڑھایا جو گم صم سے کھڑے تھے۔۔ سب کچھ چھن جانے کا خوف انہیں ابھی سے لاحق ہو رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اٹھائو ہاشم۔۔ ان کو ہنوز ویسے ہی کھڑا دیکھ کر وڈی اماں بھی بولی۔۔ ان کا دل تھا کہ جس طرح ابھی رو شمن نے کہا ہے وہ بھی کہہ دے کہ یہ سب جھوٹ ہے۔۔ لیکن ان کے چہرے کی حالت انہیں کچھ اور ہی کہانی سنار ہی تھی۔۔

وڈی اماں کی بات پہ انہوں نے قرآن پاک کو دیکھا۔۔ چہرے پہ پسینے کے قطرے آرہے تھے۔۔ گلے میں گلی بار بار ابھر کر معدوم ہو رہی تھی۔۔

ذہن میں مسلسل ایک ہاں ناں کی جنگ ہو رہی تھی۔۔ دماغ میں گناہ کا شور بڑھتا جا رہا تھا۔۔ وہ ہاتھ رکھنا چاہتے تھے۔۔ لیکن ان کا ہاتھ آگے نہ بڑھ پا رہا تھا۔۔ ذہن میں مسلسل ایک شور برپا تھا۔۔ اپنی حالت گھبرا کر وہ چلا اٹھے۔۔

ہاں ہاں ہاں۔۔ میں نے مارا ہے عفان کو۔۔ اور کیوں نہ قتل کرتا۔۔ اس گدی کے لیے میں نے محنت کی تھی میں نے اور وہ صرف بڑے ہونے کی وجہ سے بیٹھ جاتا۔۔ اس لیے مار دیا میں نے اسے۔۔ اپنے ہاتھوں سے قتل۔۔

چٹاخ۔۔ ان کے بات ان کے منہ میں ہی رہ گئی جب وڈی اماں نے ان کے منہ پہ تھپڑ مارا۔۔ اور شاید یہ پہلی بار تھا کہ انہوں نے ہاشم پہ ہاتھ اٹھایا تھا۔۔ گال پہ ہاتھ رکھے وہ ہکے ہکے سے وڈی اماں کو دیکھ رہے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

وڈی اماں کے تھپڑ کی گونج سے جہاں عرش میر حیران ہوا وہاں بے جی نے اپنے ہاتھ بے اختیار اپنے منہ پہ رکھے۔۔ ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ وڈی اماں نے گھر کے کسی مرد پہ ہاتھ اٹھایا تھا۔۔

تم پیدا ہوتے ہی مر جاتے ہاشم تو مجھے اتنا افسوس نہ ہوتا مگر میں دعا کروں گی کہ اب تم موت مانگو اور تمہیں موت نصیب نہ ہو۔۔ کہتے ساتھ ہی وہ رکی نہیں تھی۔۔ چھڑی کے سہارے چلتی کمرے میں چلی گئی تھی۔۔

آج ایک بار وہ پھر ٹوٹ گئی تھی جس طرح عفان کی ڈیتھ پہ ٹوٹ گئیں تھی۔۔ تب ایک بیٹا مرا تھا اور آج انہیں پتہ چلا تھا کہ ان کا پہلا بیٹا دوسرے بیٹے کے ضمیر کے مر جانے سے مرا تھا۔۔

ان کے جاتے ساتھ ہی ماحول میں ایک سکوت سا طاری ہو گیا تھا۔۔ ایسا سکوت جو طوفان کے گزر جانے کے بعد ہوتا ہے۔۔ سب چپ تھے۔۔ روشم سب کہہ چکی تھی۔۔ عرش میر اور بے جی کو تو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ کیا کہیں۔۔

www.kitabnagri.com

@ @ @

مت جاؤ روشم.. مت کرو میرے ساتھ ایسا.. اب تو یہ تمہارے بابا کا بھی گھر ہے پھر بھی جارہی ہو.. وہ اپنا سامان بیگ میں ڈال رہی تھی.. لائی تو وہ ساتھ کچھ خاص تھی ہی نہیں.. پر جو بھی لائی تھی سمیٹنا ضروری تھا..

Posted On Kitab Nagri

ہاں جنہیں بے دردی سے قتل کر دیا گیا اور ان ہی کی بیٹی کے ساتھ اتنا ظلم ہوا اس گھر میں.. اور ویسے بھی یہ بات ہم میں رات کو تہ ہو چکی تھی.. اس لیے کوئی بحث نہیں مجھے یہاں نہیں رہنا تو نہیں رہنا..

بیگ کی زپ بند کرتے اس نے کہا.. لہجے میں صاف بیزاری تھی جو کبھی عرش میر کے لہجے میں ہوا کرتی تھی وہ آج اس کے لہجے میں تھی.. وقت نے کیسا پلٹا کھایا تھا.. ویسے بھی رات اس نے کس طرح اس گھر میں گزاری تھی یہ وہی جانتی تھی..

کیا تمہیں مجھ پہ اتنا سا بھی رحم نہیں آ رہا.. اس کا رخ وہ اپنی طرف موڑے پوچھ رہا تھا..

کیا آپ کو مجھ پہ رحم آیا تھا وہ سب کرتے.. روشم کی بات پہ اس کا سر آپ و آپ جھک گیا.. رات سے ہی وہ طنز کے تیر چلار ہی تھی..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس کو خاموش دیکھ کر اس نے اپنا بیگ اٹھایا اور دروازے کی طرف بڑھی پھر کچھ سوچ کر وہی رگ گئی..

طلاق کے کاغذات جلد از جلد بھجوا دیجیے گا.. میں اب اس قید خانے میں دوبارہ نہیں آنا چاہتی.. بنا رخ موڑے وہ کمرے سے باہر چلی گئی تھی..

Posted On Kitab Nagri

باہر ابھی صبح سے دن بھی نہ ہوا تھا۔۔ لیکن وہ دن کی روشنی سے پہلے ہی چلے جانا چاہتی تھی۔۔ باہر ڈرائیور پہلے سے ہی ریڈی کھڑا تھا عرش میر نے اسے کہہ دیا تھا۔۔ اس کا سامان اس نے ڈگی میں رکھا اور روشم کے بیٹھتے ہی گاڑی زن سے اڑا کر لے گیا۔۔

وہ خود تو نکل آئی تھی اس قید خانے سے۔۔ پر تلخ یادوں کا ایک بھراٹو کر اس کے ساتھ تھا۔۔ عرش میر نے اس کی گاڑی کو اوپر کھڑکی سے دور تک جاتے دیکھا تھا۔۔ اس کے جاتے ہی اس کی آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر نکلا۔۔ ماحول میں اچانک ہی گھٹن بڑھ گئی تھی

@ @ @

آج کافی دن بعد نمل انہیں کھلا فضا میں لے کر آئی۔۔ اندر رہ رہ کر وہ مزید گھل گئی تھی اس لیے اسے لگا کہ تازہ ہوا میں شاید وہ خود کو فریش فیل کریں۔۔ ان کو لان چمیر پہ بٹھا کر وہ ان کو بہلانے کے لیے ادھر ادھر کی باتیں کر رہی تھی جب گیٹ کھلنے کی آواز آئی۔۔

www.kitabnagri.com

گیٹ کھلنے کی آواز پہ دونوں نے مڑ کر دیکھا۔۔ کیونکہ یہ وقت ابان کے آنے کا تو نہ تھا۔۔ لیکن گیٹ سے اندر آنے والی ہستی کو دیکھ کر جہاں اماں کی آنکھوں میں رونق آئی تھی وہیں نمل کی چیخ نکل گئی۔۔

اس سے پہلے کہ روشم ان کے پاس بھاگ کر آتی نظروں کے سامنے اندھیرا سا چھایا اور وہ وہی گرتی چلی گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

@ @ @

روشم۔۔۔ بے جی کافی دیر تک روشم کے نیچے آنے کا انتظار کرتی رہی تھی پر جب وہ کافی دیر بعد بھی نیچے نہ آئی تو وہ اس کو دیکھنے اس کے روم میں آئی۔۔۔ لیکن سامنے عرش میر کو سیگریٹ پھونکتے دیکھ کر وہی رک گئی۔۔۔

کیا ہوا عرش میر۔۔۔ اس طرح کیوں بیٹھے ہو۔۔۔ اور روشم کدھر ہے۔۔۔ اس کے چہرے پہ رقم پریشانی وہ واضح محسوس کر سکتی تھی آخر ماں تھی۔۔۔ پھر کمرے میں نظر دوڑا کر دیکھا روشم انہیں کہیں نظر نہ آئی۔۔۔

چلی گئی ہے وہ۔۔۔ سیگریٹ کو الیش ٹرے میں مسلتا وہ سیدھا ہوا۔۔۔ اس کی سرخ اس کی اضطرابی کیفیت اور رت جگے کی غمازی کر رہی تھی۔۔۔

چلی گئی۔۔۔ کہاں چلی گئی۔۔۔ انہیں حیرت ہوئی ایسے بتائے بغیر وہ کیسے جاسکتی تھی۔۔۔

چلی گئی بے جی۔۔۔ مجھے چھوڑ کر چلی گئی وہ۔۔۔ ضبط کے باوجود اس کے آنسو ٹوٹ کر آنکھوں سے نکلے۔۔۔

کل تک وہ اتنی بار رو یا تھا کہ وڈی اماں اور بائو جی کے مرد کے نہ رونے والے سارے سبق اسے بھول گئے تھے۔۔۔ رو کر بھی اس کی بے چینی کسی صورت بھی کم نہ ہو رہی تھی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

اسے یوں بکھرا دیکھ کر بے جی اس کے قریب آئی۔۔ اپنے بیٹے کی یہ حالت ان سے دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔

عرش میر۔۔ میری جان حوصلہ کرو۔۔ وہ آجائے گی واپس۔۔ اس کا چہرہ دیکھ کر ان کا دل کٹ رہا تھا۔۔

نہیں آئی گی وہ واپس۔۔ اس قید تنہائی میں ہمیشہ کے لیے مجھے مرنے کے لیے چھوڑ گئی ہے وہ۔۔ طلاق کا بول کر گئی ہے وہ۔۔ وہ بولا نہیں پھٹ پڑا تھا۔۔

طلاق۔۔ طلاق کا کیسے بول کر چلی گئی وہ۔۔ بلکہ ایسے چلی گئی کیسے وہ۔۔ نہ مجھ سے ملی نہ مجھے بتایا۔۔ طلاق کی بات سن کر انہیں سچ میں حیرانگی ہوئی تھی۔۔ عرش میر کے ٹھیک ہونے کے بعد اتنی بیوقوفی کی توقع وہ نہیں کر رہی تھی۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسے جانا تھا وہ چلی گئی۔۔ وہ پری یہاں کی تھی ہی نہیں بے جی۔۔ وہ تو بادلوں میں اڑنے والی تھی۔۔ اس دم گٹھنے والے ماحول میں کیسے وہ سانس لے پاتی۔۔

ابنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے وہ بالکل ٹوٹا ہوا لگ رہا تھا۔۔ بے جی کو وہ ٹھیک نہیں لگا۔۔ ابھی تو وہ چلا رہا تھا اور اب ایسے پر سکون سا اس کے فیصلے کی تائید کر رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

صبر کرو عرش میر۔۔ وہ آئے گی اور دیکھنا پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتی وہ اسے سمجھا رہی تھی۔۔

مجھے صبر سکون کچھ بھی نہیں آرہا ہے جی۔۔ میرا۔۔ میرا دماغ مائل ہو گیا ہے۔۔ اپنے بالوں کو ہاتھوں میں جکڑے اسے واقعی کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔

عرش میر۔۔ اس کے بالوں کو ہاتھوں سے چھڑاتے انہوں نے اس کا رخ اپنی طرف کیا۔۔

وہ گئی ہے تو آجائے گی۔۔ عورت پیار سے گوندھی ہے۔۔ تم پیار سے اسے منائو۔۔ وہ تو ہے ہی اتنی نرم دل۔۔ دیکھنا مان جائے گی۔۔ اس کا سر اپنی گود میں رکھے وہ اسے پیار سے سمجھا رہی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

مان جائے گی نا۔۔ ایک آس سے پوچھا گیا۔۔

ہاں بالکل میری جان۔۔ ان کی بات پہ اس کے چہرے پہ اطمینان سا آیا تھا اور وہ آنکھیں موندے لیٹ گیا۔۔ جو سکون اسے کتنی راتوں سے نہ آرہا تھا اب بے جی کی گود میں لیٹ کر مل رہا تھا۔۔

@ @ @

Posted On Kitab Nagri

اس کا ذہن آہستہ آہستہ بیدار ہو رہا تھا۔۔

ہوش آیا سے۔۔ یہ ابان کی آواز تھی وہ پہچان سکتی تھی۔۔ اب اس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولنے کی کوشش کی۔۔

پہلے دھندھلاہٹ اور پھر اسے صاف نظر آنے لگا۔۔ اماں کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا۔۔ اپنے اوپر پڑتی پھونکوں سے وہ اندازہ لگا سکتی تھی کہ وہ اس پہ کچھ پڑھ پڑھ کر پھونک رہی تھی۔۔

اماں۔۔ لبوں نے ہلکی سی جنبش کی اور وہ جو آنکھیں بند کیے کچھ پڑھ رہی تھی اس کی آواز پہ فوراً سیدھی ہوئی۔۔

جی اماں کی جان۔۔ نمل ابان دیکھو روشم کو ہوش آگیا۔۔ عظمی بیگم فوراً اس کی طرف بڑھی۔۔ ساتھ میں ابان اور نمل کو آواز بھی دے ڈالی۔۔

دونوں بھاگ کر اندر کی طرف بڑھے۔۔

کیا ہوا تھا مجھے۔۔ ان دونوں کو اندر آتے دیکھ اس نے اماں سے پوچھا۔۔ اس کی بات پہ جہاں اماں کو چپ لگی وہی نمل اور ابان کا سر بھی جھک گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا ہے۔۔ کوئی بتا کیوں نہیں رہا۔ کیا ہوا تھا مجھے۔۔ ان کی چپ سے تنگ آکر اس نے اٹھنے کی کوشش کی۔۔

ارے ارے۔۔ لیٹی رہو۔۔ نمل کو سب سے پہلے ہوش آیا۔۔ فوراً اس کی طرف بڑھی۔۔

مجھے نہیں لیٹنا۔ مجھے بتائیں کیا ہوا تھا مجھے۔۔ آپ سب ایسے چپ کیوں ہیں۔۔ اس کی بات کو نظر انداز کرتی اس نے بیڈ سے ٹیک لگائی۔۔ سب کا یوں چپ رہن اسے کھٹک رہا تھا۔۔

روشم۔۔ وہ۔۔ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ تم پریگنٹ ہو۔۔ نمل کی بات اس کے سر پہ بمب کی طرح گری تھی۔۔ یہ
کیسا ظلم تھا قسمت کا۔۔ جہاں سے اکتا کر بھاگ کر آئی تھی وہی کی ایک مضبوط زنجیر اس کے پاؤں سے اٹک گئی
تھی۔۔

جب سے اسے اس خبر کا پتہ چلا تھا ایک ننھی ج ان اب اس کے اندر پل رہی ہے تب سے ہی اس کو چپ سی لگ گئی تھی۔۔ اب ان اور نمل بات کرتے تو وہ جواب دے دیتی ورنہ خاموش رہتی۔۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے۔۔ وہ وہاں واپس نہیں جانا چاہتی تھی اور اپنے بچے کو اس کے باپ سے الگ بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔ ایک عجیب سی کشمکش کے اندر وہ گھر گئی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں آجائوں۔۔ وہ اپنی ہی۔ سوچوں میں گم تھی جب اماں نے دروازہ ناک کیا۔۔

ارے اماں آئے نا۔ انکو دیکھ کر وہ سیدھی ہوئی۔۔ اور ان کے لیے بیڈ پہ جگہ بنائی۔۔

میں نے سوچا میری بیٹی تو آتی نہیں ہے میرے پاس۔۔ کیوں نہ میں ہی اس کے پاس جا کر اس سے باتیں کر لوں۔۔ اس کے سروالی سائڈ پہ بیٹھ کر انہوں نے اس کا سر اپنی گود میں رکھا۔۔

ایسی بات نہیں ہے اماں۔۔ بس بولنے کو دل نہیں کرتا اب۔۔ اس کی بات پہ اماں کا دل کٹ سا گیا کہاں وہ ایک لمحے کو چپ نہیں کرتی تھی اور اب کہہ رہی تھی کہ بولنے کو دل نہیں کر رہا۔۔

کیوں دل نہیں کرتا میرے بچے کا۔۔ کیا ہوا ہے وہاں ایسا جو تم بالکل ہی چپ ہو گئی ہو۔۔ اس کا اتر اچہرہ ان سے دیکھا نہیں جا رہا تھا۔۔ پہلے تو اس لیے نہ پوچھا کہ وہ خود سننجل کر سب بتا دے گی لیکن اس کی چپ نے آج انہیں خود آنے پہ مجبور کر دیا تھا۔۔

کیا کیا ہو گا انہوں نے اماں۔۔ کیا میرا چہرہ نہیں بتاتا ان کو۔۔ ان کی گود سے اٹھ کر ان کو اپنا چہرہ دکھاتے وہ گویا ہوئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی بات پہ انہوں نے نظریں چرائیں۔۔

دکھتا ہے۔۔ اسی لیے دل دکھتا ہے۔۔ بتاؤ مجھے وہاں ایسا کیا ہوا کہ تم یہاں آگئی۔۔ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں کیے ان کے آنسو بہہ نکلے۔۔

میں سب راز کھول آئی ہوں۔۔ سب کو بتا آئی ہوں مجرم اور اس کے جرم کا۔۔ ان کے آنکھوں میں دیکھتے وہ منڈر لہجے میں بولی۔۔ اماں کے ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی ہوئی۔۔

انہوں نے مان لیا۔۔ انہیں حیرت ہوئی۔۔ ان کی بات پہ وہ استہزائیہ ہنسی۔۔

انہوں نے ماننا ہوتا تو بہت دیر پہلے مان جاتے۔۔ میرے اللہ نے منوالیا۔۔ اس کی بات پہ وہ چپ کر گئی۔۔ اب کہنے کو کیا تھا۔۔

اب کیا کرو گی۔۔ کیا واپس جائو گی۔۔ ایک نیا سوال۔۔ اب چپ ہونے کی باری روشم کی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ماں۔۔ ذہن کام کرنا چھوڑ گیا ہے میرا۔۔ اس وقت صرف ذہنی سکون چاہتی ہوں میں جو مجھے کسی طور نہیں مل رہا۔۔ دل بے چین ہو تو کہاں سکون آتا ہے کچھ یہی حال اس وقت روشم کا تھا۔۔

سو جائو۔۔ اس کے بالوں کو سہلاتی وہ پیار سے بولی۔۔ روشم نے آنکھیں بند کر لیں۔۔ بند آنکھوں سے بھی آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر نکل رہے تھے لیکن ذہن کو وقتی سکون آ گیا تھا اسی وجہ سے تو وہ کچھ ہی دیر بعد سو گئی تھی۔۔

اماں نے اس کی پکی نیند کے کنفرم ہو جانے کے بعد اس کا سر سرہانے پہ رکھا۔۔ اور اس کے بالوں پہ پیار کر کے کمرے سے باہر آ گئیں۔۔

$$@@@$$

ٹک ٹک ٹک۔۔ وہ نیند میں تھی جب اسے ایک نامعلوم سی آواز سنائی دی۔۔ نیند اب اس کی کہاں گہری ہوتی تھی اس لیے ہلکی سی آواز پہ بھی اٹھ بیٹھی۔۔

کمرے میں نائٹ بلب بھی آن نہ تھا۔۔ باہر تیز ہوا چل رہی تھی اور ٹک ٹک ٹک کی آواز اسی کھڑکی سے آرہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

روشم کھولنا تو نہ چاہتی تھی پر اس کی حالت دیکھ کر کھڑکی کو کھول دیا۔ جس پہ وہ جمپ لگا کر اندر آ گیا۔۔

اب بتانا پسند فرمائیں گئے آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔ وہ اپنے ہاتھ جھاڑ رہا تھا جب روشم نے کمر پہ ہاتھ رکھ کر اسے کڑے تیوروں سے اسے گھورا۔۔

روشم کی بات پہ اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ چاند کی روشنی اس کے منہ پہ پڑ رہی تھی بالوں کو پونی کارف جوڑا بنائے بھی وہ اس کے دل میں اتر رہی تھی۔۔

اب ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔ مجھے میرے سوال کا جواب دیں۔۔ اس کو یوں اپنی طرف تکتا پا کر اسے کوفت ہو رہی تھی۔۔

دیکھ رہا ہوں تم نے پہلے غصہ کیوں نہیں کیا۔۔ غصے میں تو بڑی پیاری لگتی ہو یا۔۔ اس کو کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کرتے وہ گویا ہوا۔۔

مجھے لگتا ہے آپ کا ہل گیا ہے۔۔ اس لیے آپ کو پتہ نہیں چل رہا کہ آپ کیا بول رہے ہیں۔۔ اس کی قربت اسے اس وقت اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔ اسے خود سے دور دھکیلتی وہ بولی۔۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے سنا ہے ہماری محبت کی نشانی آرہی ہے۔۔ ہنوز اس کو خود سے قریب کیے اس کے کام میں بولا۔۔ اس کی بات پہ روشم کے دھکیلنے ہاتھ رک گئے۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ خود کو کنٹرول کر کے اس نے اسے پیچھے کیا۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ کسی بھی بات کو جواز بنا کر اسے واپس لے جانے کی بات کرے۔۔

جھوٹ مت بولو۔۔ میری پاس پکی خبر ہے۔۔ اس کے ہاتھوں کو اس نے اپنے ہونٹوں سے لگایا۔۔

ہاں ہے پکی خبر۔۔ لیکن میں اس کو جہنم نہیں دینا چاہتی۔۔ اس کی بات پہ عرش میرا ایک لمحے کو ٹھٹھکا۔۔ آنکھوں میں دکھ کے سیے ابھرے۔۔ ور روشم اس کاری ایلشن ہی تو دیکھنا چاہتی تھی۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہو تم روشم۔۔ یہ ہماری محبت کی نشانی ہے۔۔ اس کی لہجے میں دکھ تھا۔۔

محبت کی نشانی یاد لے کی۔۔ اس کی بات پہ وہ تمسخرانہ ہنسی۔۔ وہ جو سوچ کر آیا تھا کہ دو ہفتے بعد شاید وہ ٹھیک ہو گئی ہو۔ لیکن اس کا لہجہ دیکھ کر اسے لگا کہ وہ غلط تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

چلو بدلے کی ہی سہی۔۔ لیکن کیا تمہیں ذرا رحم نہیں آئے گا اس کو ختم کرتے ہوئے۔۔ اس کے بازوؤں کو پکڑ کر اس نے اسے جھنجھوڑا۔۔

مجھے نہیں پتہ میں کیا کر رہی ہوں۔۔ بس میں ہر اس چیز کو ختم کر دینا چاہتی ہوں جس کا تعلق آپ سے ہے۔۔ سمجھے آپ۔۔ اس کے خود سے دور کرتے وہ دبے دبے لہجے میں غرائی۔۔

اس کے آنکھوں میں غصہ اور نفرت وہ چاند کی روشنی میں بھی دیکھ سکتا تھا۔۔ ایک گہرا سانس لے کر وہ واپس کھڑکی کی طرف بڑھا اور چھلانگ لگا کر جیسے آیا ویسے ہی چلا گیا۔۔

نیچے کچھ گرنے کیا آواز پہ روشم فوراً کھڑکی کی طرف بڑھی تاکہ نیچے دیکھ سکے۔۔ لیکن نیچے عرش میر کو اپنی طرف مسکراتے ہوئے دیکھتا پا کر اس نے عرصے سے کھڑکی بند کر دی۔۔

www.kitabnagri.com

اس کو چیک کرنے کے لیے وہ جان بوجھ کر گرا تھا تاکہ دیکھ سکے کہ وہ سن کر آتی ہے یا نہیں۔۔ لیکن اس کے آ جانے پہ اس کے ہونٹوں پہ دلکش مسکراہٹ پھیل گئی۔

تم آؤ گی واپس۔۔ اور اس بار تمہیں میری محبت لے کر آئے گی مسز عرش میر خان۔۔ کھڑکی کی طرف دیکھ کر وہ مسکرایا اور پھر وہی سے دیوار سے چھلانگ لگا کر باہر چلا گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

@ @ @

وہ ابان کے ساتھ ہسپتال آئی۔۔۔ بے جی نے فون کر کے خاص طور پہ اس کو آنے کا کہا تھا۔۔۔ ورنہ وہ تو شاید کبھی نہ آتی۔۔

دروازہ کھول کر وہ جو نہی اندر آئی سامنے جھریوں زدہ چہرہ بیڈ پہ پڑا تھا۔۔۔ ان کو دیکھ کر وہ بالکل شاکڈ ہو گئی تھی۔۔۔ یہ وہ تو چہرہ نہ تھا جو رعب و دبدبہ رکھتا تھا۔۔۔ یہ تو جھریوں زدہ ایک بے بس چہرہ تھا جس پہ لاچاری واضح تھی۔۔

روشم ٹرانس کی کیفیت میں ان کی طرف بڑھی۔۔۔ ارد گرد اس نے نہ دیکھا تھا کہ کون ہے کون نہیں۔۔۔ وہ تو بس ان کے پاس روبرو کی طرح بڑھی۔۔

آگئی تم۔۔۔ روشم کو دیکھ کر ان کے مردہ چہرے پہ رونق سی آگئی۔۔۔ ان کی بات پہ اس نے سر پہ اثبات میں سر ہلایا۔۔

کہاں چلی گئی تھی تم۔۔۔ مجھے معافی کا موقع دیے بغیر۔۔۔ اپنے ڈرپ لگے ہاتھ سے انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔ ان کی بات پہ وہ چپ رہی۔۔۔ بولنے کے لیے کچھ تھا ہی نہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

مجھے معاف کر دو رو شم۔۔ میں نے ندرت اور فصیحہ سے بھی معافی مانگ لی۔۔ اب تم مجھے معاف کر دو۔۔ مجھے لگتا ہے تمہاری معافی کے انتظار میں ہی میری موت۔۔ میں بہت تکلیف میں ہوں رو شم۔۔ مجھے معاف کر کے میری تکلیف دور کر دو۔۔

اپنے ہاتھ اس کے سامنے جوڑے وہ روپڑی تھی۔۔ بلکہ کمرے میں موجود سب افراد کی ہی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔

میں نے آپ کو معاف کیا وڈی اماں۔۔ اپنے ہر ظلم کے لیے معاف کیا۔۔ ان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں کر کر وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

ایک دفعہ میرے سینے سے لگو۔۔ مجھے اپنے عفان کی خوشبو کو محسوس کرنا ہے۔۔ اپنی بانہیں پھیلا کر وہ گویا ہوئی۔۔ ان کی بات پہ وہ فوراً سے ان کے گلے لگ گئی۔۔

صرف وہی نہیں رو شم بھی اپنے باپ کی خوشبو کو ان سے محسوس کر رہی تھی جن کو کبھی دیکھ بھی نہ پائی تھی۔۔ کمرے میں موجود ہر شخص کی ہی آنکھ آبدیدہ تھی۔۔

@ @ @

Posted On Kitab Nagri

کیا ارادہ ہے تمہارا پھر و شرم۔۔ وڈی اماں سو گئی تھی جب بے جی اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر کوریڈور میں لے آئی۔۔

پتہ نہیں بے جی۔۔ مجھے تو خود کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔ چیئر پہ بیٹھ کر وہ خود شش و پنج میں مبتلا تھی۔۔

میں تو تم سے ناراض ہوں۔۔ مجھ سے ملے بغیر ہی چلی گئی تم۔۔ اور اب ایک ماہ بعد اپنی شکل دکھا رہی ہو۔۔ اس کا ہاتھ پکڑتے شکوہ ان کے لبوں پہ آہی گیا۔۔

آپ سے ملتی تو پھر شاید جا ہی نہ پاتی اور میرا وہاں سے جانا ضروری تھا۔۔ نظریں فرش پہ تھی۔۔ آواز سے شرمندگی واضح چھلک رہی تھی۔۔

Kitab Nagri

اس ایک ماہ میں بھی کچھ نہیں سوچ پائی۔۔ ان کی بات پہ اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔

تم اب عورت سے ماں کے عہدے پہ فائز ہونے والی ہو و شرم۔۔ عورت شاید ہمت ہار جائے لیکن ماں ہمت نہیں ہارتی۔۔ اس لیے میرا مشورہ یہ ہے کہ کوئی بھی فیصلہ کرتے ہوئے خود کو ماں سمجھنا عورت نہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا ہاتھ تھپتھپا کر انہوں نے اسے سمجھایا۔۔ بلکہ سمجھا تو سبھی رہے تھے لیکن وہ اس سب کو بھول نہیں پارہی تھی۔۔

@@@

وہ ساتھ لڑکی کون تھی۔۔ واپسی پہ روشم مسلسل بے جی کی باتیں سوچ رہی تھی جب ابان کی آواز پہ چونکی۔۔

کونسی لڑکی۔۔

وہی جو بلی آنکھوں والی تھی۔۔ جس نے مجھے دیکھتے ہی پردہ کر لیا تھا۔۔ ابان کے ذہن پہ تب سے عکس جھلملا رہا تھا۔۔ اس لیے روشم سے پوچھ بیٹھا۔۔



Kitab Nagri

آہاں۔۔ وہ۔۔ وہ تو ندرت بھا بھی ہیں۔۔ پردے والے سین کا تو نہیں پتہ تھا اسے لیکن بلی آنکھوں والی سے اس نے گیس کیا۔۔

ویسے آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔ بات سے زیادہ ان کے لہجے سے وہ ٹھٹھکی جس میں پسندیدگی کا عنصر شامل تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

بس ایسے ہی پوچھ رہا تھا۔۔۔ روشم کی ذومعنی بات کوسہ سمجھ گیا تھا اس لیے فوراً اپنے لہجے کونارمل کیا۔۔

مجھے ایسے ہی کچھ لگ نہیں رہا۔۔ لگتا کچھ کالا ہے۔۔ ایک پل کو وہ اپنی ٹینشن بھول گئی۔۔ اس بات پہ اسے واقعی بہت خوشی ہوئی تھی۔۔

اروشم کی بات پہ وہ بولا تو کچھ نہیں تھا لیکن اس کے چہرے پہ پھیلی مسکراہٹ اس کے دل کی بات بیان کر رہی تھی۔۔

دوماہ بعد

سرکار کچھ کریں نہیں تو وہ روٹوف چوہدری میری زمینیں ہڑپ کر جائے گا۔۔ میں غریب بندہ ہوں۔۔ میری تو روزی روٹی کا ذریعہ ہی ان زمینوں پہ اگنے والا اناج ہے۔۔

شیدا ہاتھ جوڑے عرش میر کے سامنے کھڑا تھا۔۔ بانوجی کے بعد اس کو ہی تو اپنے علاقے کے لوگوں کا خیر خواہ بننا تھا اور وہ بنا بھی۔۔

کتنی بار بولا ہے شیدے یہ ہاتھ مت جوڑا کرو۔۔ تم لوگوں کے کام آنا میرا فرض ہے۔۔ اور دوسری بات تم پریشان مت ہو مجھے تمہاری زمینیں بچانے کے لیے جو کرنا پڑا کروں گا تم فکر مت کرو۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے کندھے کو تھتھپا کر اس نے سے حوصلہ دیا۔۔

کرم دین۔۔ کوئی اور سائل تو نہیں ہے؟؟۔۔ شیدے کے جانے کے بعد اس نے پاس کھڑے کرم دین کو بلوا کر پوچھا۔۔

نہیں سرکار۔۔ ابھی کوئی اور نہیں ہے۔۔ نظریں جھکائے وہ ہاتھ باندھے منود بانہ انداز میں بولا۔۔

ٹھیک ہے پھر میں گھر جا رہا ہوں۔۔ کوئی آئے تو بتا دینا مجھے۔۔ آنکھوں پہ گلاسز لگا کر وہ اپنی جیب پہ بیٹھا اور گاڑی کا رخ گھر کی طرف موڑ دیا۔۔

@ @ @

بند کر دیار وازہ؟؟؟ ندرت باؤجی کو کھانا دے کر آئی تو بے جی نے پوچھا۔۔ وڈی اماں کی ڈیبتھ کو ڈیڑھ ماہ ہو چکا تھا۔۔ اور تب سے ہی باؤجی کی ذہنہ حاکت ٹھیک نہیں تھی۔۔

ان کی موت سے پہلے وہ بالکل چپ ہو گئے تھے روز وڈی اماں کے پاس جاتے تھے پروڈی اماں ان کو معاف کرنا تو درکنار ان کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

اور باؤجی کے لیے یہی صدمہ کافی تھا کہ ان کی ماں ان سے ناراض ہو کر اس دنیا سے رخصت ہو گئیں۔۔ پہلے تو وہ زور زور سے چلاتے تھے۔۔ پھر آہستہ آہستہ چیزوں کی توڑ پھوڑ کرنا بھی شروع کر دی۔۔

اب تو یہ حال تھا کہ ان کو کمرے تک ہی محدود رکھا تھا ورنہ وہ باہر آ کر بالکل دیوانوں کی طرح کوئی بھی نقصان کر گزرتے تھے۔۔ ابھی ایک ماہ پہلے ہی انہوں نے ندرت کو جو کہ انہیں کھانا دینے گئی تھی اس پہ گلاس اٹھا کر مارا تھا وہ تو خوش قسمتی تھی کہ وہ سائنڈ پہ ہو گئی اور بچ گئی۔۔

اس کے بعد سے ان کے کمرے کو بند رکھا جاتا تھا اور کھانا بھی ہلکا سا دروازہ کھول کر ہی دیا جاتا۔۔ ڈاکٹرز نے تو کہا تھا کہ انہیں مینٹل ہاسپٹل میں ایڈمٹ کروائیں پر عرش میر کا ضمیر اس بات کو نہ مانا۔۔

جی بے جی۔۔ دے تو آئی ہوں۔۔ پر یہ دیکھیں۔۔ آج بھی ندرت نے کھانا دینے کے لیے دروازہ کھولا تو باؤجی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر کھینچنا چاہا۔۔ وہ فوراً باہر آ تو گئی تھی لیکن اس کھینچا تانی میں اس کا ہاتھ سرخ ہو چکا تھا۔۔

آج عرش میر آتا ہے تو بات کرتی ہوں میں۔۔ یہ سب ایسے تو نہیں چلے گا۔۔ اس کا سرخ ہاتھ دیکھ کر وہ ابھی بات کر رہی تھی کہ کمرے سے چیخ و پکار کی آوازیں آنے لگیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

دروازہ کھولو۔۔ تم لوگ کیسے ایک گدی نشین کو قید کر سکتے ہو۔۔ میں تم سب کو سولی پہ لٹکا دوں گا۔۔ وڈی اماں۔۔ وڈی اماں۔۔ ادھر دیکھیں آپ کے بچے کے ساتھ کیا کر رہے ہیں یہ۔۔ ایک گدی نشین کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔۔

چنچ وپکار کے ساتھ توڑ پھوڑ کی آوازیں بھی بخوبی آرہی تھی۔۔ دروازہ اتنی زور سے وہ بجارہے تھے کہ لگتا تھا ٹوٹ جائے گا۔۔

ندرے سہمی سی بے جی کے ساتھ لگ گئی۔۔ اسی وقت عرش میرا ندر آیا۔۔ اسے آتا دیکھ کر بے جی اس کی طرف فوراً بڑھی۔۔ چنچ وپکار کی آواز وہ بھی سن سکتا تھا۔۔

مت جائو عرش میر۔۔ وہ ایک نظر ان کو دیکھ کر آگے بڑھنے لگا تھا جب بے جی نے اس کا بازو پکڑ لیا۔۔ انہیں بانو جی کے اس پاگل پن سے ڈر ہی لگتا تھا۔۔
www.kitabnagri.com

آپ فکر مت کریں بے جی۔۔ میں بس ان کو میڈیسن دینے جا رہا ہوں۔۔ ان کو وہ تسلی دے کر آگے بڑھا ہی تھا کہ بے جی نے اس بازو پھر سے پکڑ لیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں پلینا بھی نہیں جائو۔۔ یہ دیکھو ندرت کے ہاتھ کے ساتھ کیا کیا ہے انہوں نے۔۔ تم ادھر ہی رہو۔۔ ابھی ان کا دورہ ختم ہو گا تو پھر چلے جانا۔۔

اس کا ہاتھ پکڑے وہ اسے اندر نہ بھیجنے پہ بضد تھی اور کیوں نہ ہوتی اب ان کے پاس عرش میر کے علاوہ اور ہے ہی کیا تھا اور بانوجی کو اپنے پاگلے پن کے دوروں میں کسی کی پہچان بھی نہیں رہتی تھی۔۔

اچھا ٹھیک ہے نہیں جاتا۔ آپ ادھر بیٹھیں میرے ساتھ۔۔ ندرت بھابھی آپ بھی آجائیں۔۔ ان کو پیار سے اپنے بازو کے حصار میں لیتا وہ صوفے پہ آیا۔۔ پیچھے ندرت کو بھی بیٹھنے کا کہا۔۔

عرش میر تم کیوں بات نہیں سنتے میری۔۔ کہا بھی ہے ان کو ہاسپٹل میں ایڈمٹ کرو آؤ۔۔ یہاں پہ رہے تو ہم تینوں کی جان کو خطرہ رہے گا۔۔ پاگل پن میں تمہیں پتہ بھی ہے کہ ان کو کتنا جوش آجاتا ہے۔۔ تم بھی گھر نہیں ہوتے ہو۔۔ میری اور ندرت کی جان چوبیس گھنٹے سولی پہ لٹکی ہوتی ہے۔۔ کچھ تو رحم کرو ہم پہ۔۔

انہوں نے آج عرش میر سے دو ٹوک بات کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس خوف میں ڈیڑھ ماہ سے وہ رہ رہی تھی اب بس ہو گئی تھی ان کی۔۔ گھر میں وہ اکیلی عورتیں ہی تو ہوتی تھیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

آپ ٹھیک کہہ رہی ہے بے جی پر میں کیا کروں میرادل نہیں مانتا۔ ان کی پریشانی وہ بخوبی سمجھتا تھا لیکن اپنے ضمیر کا کیا کرتا جو کسی طور یہ بات ماننے کو تیار نہ تھا۔

دیکھو میر میں جانتی ہوں تم اپنے بائق جی سے بہت پیار کرتے ہو۔۔ لیکن یہ سب ہمارے لیے بہتر ہے۔۔ اور پھر وہاں ان کا بہتر علاج ہو سکے گا۔۔ یہاں تو ان کی حالت مزید بگڑتی جا رہی ہے۔۔

دروازہ بیٹنے کی آواز اب بند ہو چکی تھی اب زور زور سے ہنسنے کی آواز دروازے سے آرہی تھی اور یہ آوازیں تو اکثر رات کو بھی شروع ہو جاتی۔۔ بے جی اب اس خوف سے نکلنا چاہتی تھی۔۔

ٹھیک ہے بے جی۔۔ میں کرتا ہوں کچھ۔۔ آپ دونوں پریشان نہ ہو۔۔ ان کا سراپہ کدھے پہ رکھ کر وہ تھتھپا رہا تھا لیکن دروازے سے آنے والی آوازوں پہ لگا تھا جس میں وہ عفان کو قتل کرنے کا اعتراف بارہا کر چکے تھے۔۔

www.kitabnagri.com

عرش میر نے ایک نظر اب ندرت کو دیکھا جو سہمی نظروں سے کبھی دروازے کو اور کبھی بے جی کو دیکھتی۔۔ اس کی حالت دیکھ کر عرش میر کو بے پناہ ترس آیا۔۔ اب اسے فیصلے کرنا تھا اپنے گھر والوں کی بھلائی کے لیے اور وہ کر چکا تھا۔۔

@ @ @

Posted On Kitab Nagri

یہ کون ہے جو ان زمینوں کی مالیت میں آڑے آرہا ہے فاروق۔۔ اپنے کالے ہاتھوں سے اپنی مونچھوں پہ تاؤ دیتا
روئوف چوہدری اپنے ملازم سے پوچھ رہا تھا۔۔

سرکار ساتھ والے گاؤں کا گدی نشین عرش میرخان ہے جو اس شیدے کی سرپرستی کر رہا ہے۔۔ سر جھکائے وہ
منوہ بنارپور ٹڈے رہا تھا۔۔

ہمم۔۔ تو اس وجہ سے وہ ایک مکھی کی اوقات رکھنے والا اتنا چھل رہا ہے۔۔ اسے شیدے کا دیدہ دلیری کا انکار اب
سمجھ آیا تھا۔۔

جی سرکار۔۔

تو تم اب تک کیا کر رہے ہو فاروق۔۔ تمہیں نہیں پتہ جو ہمارے راستے میں آتا ہے اس کا مٹا دینا ہمارا اصول ہے۔۔
وہ زمینیں میرے لیے بہت ضروری ہیں۔۔ ان کو حاصل کرنے کے لیے مجھے جو بھی کرنا پڑا میں کروں گا۔۔

ان زمینوں پہ وہ اپنے لیے شراب خانہ بنانا چاہتا تھا اور ان کی مالیت دینے کو بھی تیار نہ تھا۔۔ ان وڈیروں کا یہی تو
حال تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اب سرکار میرے لیے کیا حکم ہے۔۔ فاروق نے چور نگاہوں سے اپنے مالک کا موڈ دیکھا۔۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ٹھنک دو اس عرش میر خان کو۔۔ اسے حکم دیتا وہ رکنا نہیں۔۔ دروازے سے باہر نکلتا چلا گیا۔۔

@@@

Posted On Kitab Nagri

روشم کیا فیصلہ کیا تم نے عرش میر کے بارے میں۔۔ وہ اس وقت لان میں بیٹھی تھی۔۔ جب نمل نے روشم سے پوچھا۔۔ چار ماہ ہو گئے تھے روشم کو وہاں سے آئے لیکن اب تک اس کی ناں ہی تھی۔۔

آپ جانتی ہیں جواب۔۔ میرا جواب ایک ہی ہے۔۔ مجھے اس کے ساتھ نہیں رہنا۔۔ پھر وہی جواب سن کر نمل کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔۔ سب اسے سمجھا چکے تھے لیکن نہیں وہی مرنے کی ایک ٹانگ۔۔

تو پھر تم نے ابارٹ کیوں نہیں کروایا بے بی۔۔ کیوں اسے اپنی کوکھ میں اب تک پال رہی ہو۔۔ نمل کو اس کی بات سن کر غصہ ہی تو آ گیا تھا۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔ کوئی ماں اپنے بچے کو اپنے ہاتھوں سے قتل کر سکتی ہے کیا؟؟۔۔ اس کی بات پہ منہ کھولے حیرے ت سے گویا ہوئی اور نمل نے پوائنٹ پکڑ لیا۔۔

یہی تو میں کہہ رہی ہوں۔۔ تم اسے مار نہیں سکتی پر اسے باپ جیسی چھائوں سے دور رکھ بھی غلط کر رہی ہو روشم۔۔ نمل نے اسے ایک بار پھر سمجھانے کی کوشش کی۔۔

Posted On Kitab Nagri

پتہ نہیں آپ سب مجھے میرے حال پہ کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔۔ روشم نے اکتا کر اپنا سراپنہ ہاتھوں میں گرا لیا۔۔ سب ایک ہی بات کر رہے تھے کوئی اسے نہیں سمجھ رہا تھا۔۔

کیونکہ ہم سب تمہارا بھلا چاہتے ہیں روشم۔۔ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ انہوں نے اسے حوصلہ دیا۔۔

بھلا؟؟ کیسا بھلا؟؟ آپ کو پتہ ہے میں جب وہاں جانے کا سوچتی ہوں کسی برے خواب کی طرح وہاں گزرے ڈھائی ماہ میری آنکھوں کے سامنے گھوم جاتے ہیں۔۔ میں اس مینٹل سٹریس میں نہیں رہنا چاہتی۔۔

بات کرتے روشم کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔ نمل کو اس پہ ٹوٹ کر پیار آیا۔۔

جب تم اپنے بچے کا چہرہ دیکھو گی ناتو دیکھنا تب تمہارے ماضی کی ساری تلخیاں تمہیں اس کے چہرے میں ماند پڑتی نظر آئیں گی۔۔ اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتی وہ پیار سے بولیں۔۔

میں دعا کروں گی تمہارے لیے جو بھی ہوا چھا ہو۔۔ بس تم بھی فیصلہ کرتے ہوئے اپنی انا کو بیچ میں لانا روشم۔۔ اس کے سر پہ پیار کر کے وہ اسے وہی سوچوں کے بھنور میں چھوڑ کر چلی گئی۔۔

روشم نے ایک گہرا سانس لے پاس لگے پھولوں کو دیکھا۔۔ اسے وہ بھی خود کی برج اداس لگے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

@ @ @

وہ سوئی ہوئی تھی جب اسے اپنے چہرے میں کسی کی نرم انگلیوں کا احساس ہوا۔ لیکن اس کا ذہن گھبرا یا نہیں تھا کیونکہ اس کے روازنہ کھڑکی کے راستے آنے سے وہ بخوبی واقف تھی۔

اور ان انگلیوں کے لمس کو بھی وہ بخوبی پہچانتی تھی۔ اس لیے سکون سے اس نے آنکھیں کھولیں۔

اپنے گھر میں آپ کو چین نہیں آتا۔ سامنے ہی وہ کروٹ کے بل لیٹا اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کی بات پہ مسکرایا۔

میری بیوی میرے بچہ ان شارٹ میراپورا خاندان تو ادھر ہے تو سکون مجھے گھر میں کیسے آئے۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس نے اپنی بیئر ڈپہ رکھا۔ کچھ دن پہلے ہی اس نے مکمل شیو کی تھی۔ ابھی بھی ہلکی بڑھی شیو اس کے چہرے پہ اچھی لگ رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

جب وہاں تھی تب بھی سکون نہیں تھا آپ کو۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینچنا چاہا۔ پر عرش میر بھلا اسے کھینچنے دے سکتا تھا؟؟۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں کس نے کہاں جب تم تھی تب سکون نہ تھا۔۔ تب ہی تو سکون تھا۔۔ یہ الگ بات ہے کہ مجھے شعور بعد میں آیا۔۔ پر جب آیا تب میں سے اب تک تمہاری قدر بہت بڑھ گئی ہے میرے لیے۔۔ کہو تو یقین دلائوں؟؟۔۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس نے روشم کو خود سے قریب کیا۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔ مجھے آپ کی بات پہ یقین آ گیا ہے۔۔ ابھی دور رہیں مجھ سے۔۔ دو ماہ میں وہ اس کے غصے کے باوجود کوئی نہ کوئی گستاخی کر جاتا تھا۔۔ اس لیے اس کی بات پہ وہ گھبراتے ہوئے وہ دور ہوئی۔۔

ہا ہا ہا۔۔ میری پیاری بیوی۔۔ اب یہ مان گئی ہو تو گھر جانے والی بات بھی مان جائو۔۔ دور تو وہ جا چکی تھی اسی وجہ سے اب کے اس نے اس کے ہاتھ کو چوم لیا۔۔

مجھے نہیں جانا۔۔ خدا را بس کر دے ایک ہی بات کہنا۔۔ میں تھک گئی ہوں سب کے منہ سے ایک راگ سن سن کر۔۔ صبح اماں کا سمجھانا پھر نمل کا اور اب عرش میرا گیا تھا۔۔ وہ سن سن کر تھک گئی تھی ایک ہی بات۔۔

بے بسی سے آنکھوں سے ایک آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر نکل آیا۔۔ جسے عرش میرے گالوں پہ آنے سے پہلے ہی اپنے ہونٹوں سے چن لیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

آئم سوری۔۔ میرا ارادہ تمہیں تکلیف دینے کا نہیں تھا۔۔ لیکن بس اتنا کہوں گا کہ۔۔ گلے میں آنسوؤں کا گولا
عرش میر کو اٹکتا ہوا محسوس ہوا۔۔ تھوک نگل کر اس نے پھر سے بات کو وہی سے جوڑا

میرے مرنے سے پہلے مجھے معاف کر کے میری زندگی میں آ جاؤ و شتم۔۔ میں اس بے چینی کے ساتھ نہیں مرنا چاہتا۔۔ اس کے ماتھے کو چوم کر وہ بیڈ سے اتر ا۔۔ اور جیسے آیا تھا ویسے ہی کھڑکی کے راستے واپس چلا گیا۔۔

وہ چلا گیا تھا پر روشم اب تک بلکل ویسے ہی لیٹی رہی۔۔ پہلے بھی وہ ہلکی پھلکی جسارتیں وہ کرتا تھا پر آج اپنے ماتھے پہ اس کا لمس اسے پہلی بار ایک نئے احساس سے اس کا دل دھڑکا۔۔

جس کا اندازہ اسے تب ہو جب اس کی آنکھوں سے آنسو متواتر بہہ رہے تھے۔۔۔ روشم نے حیرت سے آنکھوں پہ ہاتھ پھیر کر انہیں دیکھا۔۔۔

یہ کیوں بہہ رہے تھے؟؟ کیا واقعی عرش میرا اس کے دل کی دھڑکن بن گیا تھا؟؟ کیا واقعی روشم کو اس کے مرنے والی بات سن کر فرق پڑا تھا؟؟۔۔ وہ حیران تھی ان سب باتوں پہ اور شک ڈٹو تب ہوئی جب دل نے زور زور سے دھڑک کر اس کے سب سوالوں کی تصدیق کر دی۔۔

$$@ @ @$$

Posted On Kitab Nagri

روشم کے گھر سے ہو کر وہ یونہی سڑکوں پہ گھوم رہا تھا۔ گاڑی وہ وہی چھوڑ آیا تھا۔۔ سب جانتے تھے کہ وہ روشم سے ملنے آتا ہے تو اسے اس بارے میں تو پریشان ہونے کی ضرورت ہی نہ تھی۔۔

روشم کے آنسو اس کو بے چین کرنے کو کافی تھے۔ اتنی دیر ہو گئی تھی اس سب کو۔۔ اسے جو لگتا تھا وہ آہستہ آہستہ اپنی محبت سے اسے پگلا دے گا تو وہ غلط تھا۔۔

اس کی محبت بھی اب تک اس کے غموں اور دکھوں کا مداوا نہیں کر سکی تھی۔۔ اب بھی وہ سب یاد کر کے وہ روتی تھی۔۔

یا اللہ روشم کے سارے غم مجھے دے دے۔۔ میری خوشیاں اسے دے دے۔۔ میں مزید اسے غمگین نہیں دیکھ سکتا۔۔ سراپر کیے پاکٹس میں ہاتھ ڈالے وہ پھر سے رو پڑا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اور شاید وہی قبولیت کا وقت تھا۔۔ وہ اپنے دھیان میں اوپر آسمان کق دیکھ رہا تھا جب دور کھڑے فاروق نے اس کا نشانہ لیا۔۔ بے شک اندھیرا تھا لیکن اسے اندھیروں میں ہی تو قتل کرنے کی عادت ہو چکی تھی۔۔

ٹھاہ۔۔ فائر چلا تھا اور عرش میر کے دل کے مقام سے آر پار ہو گئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

عرش میر نے حیرت سے اپنا ہاتھ اپنے سینے پہ رکھا۔۔ خون سے اس کا ہاتھ بھی رنگ چکا تھا۔۔ درد سے اس سے مزید کھڑے رہنا محال تھا وہ وہی بیٹھتا چلا گیا۔۔ محض ایک گولی اس کا کام تمام کر چکی تھی۔ ہسپتال کے کمرے میں اس وقت سبھی ل وگ موجود تھے ابان نمل اماں بے جی اور ن درت اور سبھی بہت خوش تھے وجہ وہ ننھا گول مٹول مہمان تھا جس کی آمد نے سب کو پھر سے مسکرانے پہ مجبور کر دیا تھا۔۔

ارد گرد ہنسنے کی آوازوں سے روشم کی آنکھ کھلی۔۔ اسے آنکھیں کھولتا دیکھ کر نمل ہاتھ میں بے بی کو پھڑپھڑے اس کے قریب آئی۔۔

دیکھیں اماں روشم کو ہوش آ گیا ہے۔۔ آج پورے دو دن بعد اسے ہوش آیا تھا ڈلیوری کے وقت اس کا بی پی کافی لو ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اس کی حالت کافی بگڑ گئی تھی۔۔ ابھی صبح ہی ڈاکٹر اس کو چیک کر کے گئی تھی اور مکمل یقین دلا کر گئی تھی کہ آج اسے ہوش آ جائے گا اس لیے اس کے ہوش میں آنے پہ سب نے شکر کا کلمہ پڑھا۔۔

www.kitabnagri.com

یہ دیکھو روشم۔۔ اللہ نے کتنا پیارا گول مٹول ساتھ دیا ہے ہمیں۔۔ اس کے پاس آ کر بے بی کو تھوڑا روشم کی طرف اس نے جھکایا تاکہ وہ با آسانی اسے دیکھ سکے۔۔

Posted On Kitab Nagri

روشم نے بمشکل آنکھیں پوری کھول کر اسے دیکھا۔ آنکھوں میں ہلکی دھندلاہٹ ابھی بھی تھی لیکن اس دھندلاہٹ کے باوجود وہ دیکھ سکتی تھی کہ وہ سارا عرش میر کی ڈیٹو کا پی تھا۔

ویسے ہی نین نقش۔۔ ویسی ہی ناک ویسا ہی رنگ۔۔ کچھ بھی تو چینج نہیں تھا۔ آنکھوں میں چھائی دھندلاہٹ آنسوؤں کے سبب اور زیادہ ہو گئی تھی۔

کتنا پیارا ہے نا؟؟ اب بتاؤ اس کا نام کیا رکھیں۔۔ میں نے تو کہا ہے کہ اس کا نام ابراہیم رکھنا ہے پر اماں کہتی ہیں کہ نام تم رکھو گی۔۔ وہ اپنی رو میں بول رہی تھی روشم کے چہرے کی طرف اس نے دیکھا ہی نہ تھا۔ کمرے میں سب ہی نمل کے اتا لے پن پہ ہنس رہے تھے۔

نام۔۔ نام کا کیا کروں گی میں۔۔ وہ تو رہا ہی نہیں جس کو اس کے پیدا ہونے کی سب سے زیادہ خوشی تھی۔۔ بات کرتے ہی اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔ اس کی بات پہ سب نے ہی ایک دوسرے سے نظریں چرائیں۔۔ کہہ تو وہ ٹھیک ہی رہی تھی لیکن اب وہ سب بھی کیا کر سکتے تھے یہ غم تو اب عمر بھر کا تھا۔

ماحول میں اچانک ہی خاموشی اور اداسی کا عنصر بڑھ سا گیا۔ اس کو بے جی کی آواز نے ہی توڑا۔

Posted On Kitab Nagri

ارے ابان ذرا صدقے کے بکروں کا انتظام تو کرو۔۔ میری بیٹی کو ہوش آیا ہے اب تو صدقہ لازمی بنتا ہے۔۔ اور ندرت تم بھی گاڑی سے وہ سارا سامان تو کے کر آؤ۔۔ میں اپنی بیٹی کو دکھائوں۔۔

کمرے میں چھائی اداسی کی ہوا کو کم کرنے کے لیے وہ خوش اخلاقی سے بولی۔۔ جبکہ ابان اور ندرت جی اچھا کہتے دونوں باہر کی طرف بڑھے۔۔

لیکن کمرے کی فضا اب تک ویسی ہی تھی۔۔ بن آواز کتنے ہی آنسو و شرم کی آنکھوں سے گرے۔۔ اسے اس گھڑی احساس ہو رہا تھا کہ ایک شوہر کا اپنی بیوی کے پاس ایسے حالات میں رہنا کتنا ضروری ہے۔۔ آج اسے صحیح معنوں میں عرش میر کی کمی محسوس کوئی تھی۔۔

@@@

آپ مائنڈ نہ کریں تو ایک بات ہو چھوں۔۔ اس وقت دونوں ہاسپٹل کے کاریڈور سے گزر رہے تھے جب پاکٹس میں ہاتھ ڈالے ابان نے ندرت سے پوچھا۔۔

جی پوچھے۔۔ سب کچھ ٹھیک ہونے کے بعد ندرت کا اعتماد کافی حد تک واپس آچکا تھا اب تو اس کی چال میں بھی ایک وقار جھلکتا نظر آتا تھا

Posted On Kitab Nagri

آپ کی اتج کیا ہے۔۔ کافی عجیب سوال تھا۔۔ ندرت کے ساتھ ساتھ ابان کو بھی حیرت ہوئی۔۔ بات کرنے کے چکر میں اس کو سمجھ ہی نہیں آئی کہ وہ پوچھ کیا بیٹھا ہے۔۔

28۔۔ ابان کو توقع نہیں تھی کہ وہ جواب دے گی۔۔ ندرت کے جواب دینے پہ وہ مسکرایا۔۔

یہ تو اچھی بات ہے کہ ہم اتج فیلو ہیں۔۔ اب آپ اگر شادی کے بعد مجھے ڈانٹیں گی بھی تو اتنا فیل نہیں ہوگا۔۔ ہنسست ہوئے کہتا وہ ندرت کو شاکڈ کر گیا۔۔

رک کر اس نے گھوم کر ابان کی طرف دیکھا وہ اس سے ایک قدم پیچھے چل رہا تھا۔۔ فورارکا۔۔

آپ کو کس نے کہہ دیا ہے کہ میں آپ سے شادی کروں گی۔۔ سینے پہ ہاتھ باندھ کر بھنویں اچکا کر پوچھتی وہ سیدھا ابان کے دل کے سیکریٹ پورشن میں چلی گئی جہاں صرف سپیشل لوگ بسا کرتے ہیں۔۔

میری چھٹی حس نے۔۔ اس کی طرف جھک کر اس نے سرگوشی کی جیسے بہت راز کی بات بتائی ہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

بد قسمتی کے ساتھ لیکن آپ کی چھٹی حس فلاپ ہو چکی ہے۔۔ کیونکہ میں اپنے پہلے اتنے تلخ ایکسپیرینس کے بعد دوبارہ رسک لینے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔ وہ اپنی طرف سے بات ختم کر کے آگے بڑھی لیکن ابان کے ہاتھ پکڑنے پہ وہ وہی رک گئی۔۔

میں جانتا ہوں کہ آپ نے اس سے پہلے بہت تلخ زندگی گزاری ہے۔۔ ایک ایسی انسان کے ساتھ زندگی گزارنا جو آپ کی عزت کے ساتھ ساتھ آپ کی روح کو بھی پامال کرے یقیناً بہت مشکل کام ہے۔۔ پر مجھے روشم نے بتایا تھا کہ آپ نے میرے لیے شکریہ کا پیغام چھوڑا ہے۔۔ تو کیا اپنے محسن کو یوں خالی ہاتھ لوٹا دے گی؟؟۔۔

اس کی باتوں سے ندرت کو اندازہ ہوا کہ وہ واقعی باتوں کا کھلاڑی تھا۔۔ ندرت کی اب تک اس کی طرف پیٹھ ہی تھی۔۔ ابان کی باتوں نے اسے واقعی سوچنے پہ مجبور کر دیا تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اس نے ایک گہرا سانس لیا۔۔ فیصلہ مشکل تھا پر ناممکن نہیں۔۔

آپ اتنے عقلمند ہیں۔۔ پھر بھی آپ کو یہ نہیں پتہ کہ ایسی باتیں کرنے کے لیے گھر والوں کو بھیجا جاتا ہے نہ کہ شرموں کی طرح خود کی جاتی ہیں۔۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی بات کہہ کر وہ رکی نہیں اپنا ہاتھ چھڑا کر فوراً باہر کی طرف بھاگی۔۔ جبکہ پیچھے کھڑے ابان کو پہلے تو سمجھ ہی نہیں آئی اور جب آئی تو اس کے لبوں پہ ایک دلفریب مسکراہٹ بھی آگئی۔۔ کچھ غلطیوں کی سزا بے حد حسین ہوتی ہے اس کا اندازہ اسے آج ہوا تھا۔۔

@ @ @

آج وہ ڈسچارج ہو کر گھر آگئی تھی۔۔ بے جی اور ندرت نے بہت کہا ہے کہ وہ ان کے ساتھ چلے لیکن اس نے منع کر دیا۔۔ لیکن بے جی پھر بھی نہ مانی تو اسے وعدہ کرناڑا کہ وہ ایک ہفتے بعد لازمی آئے گی۔۔

وہ کہہ تو آئی تھی پر اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی وہاں جانے کی۔۔ کیا کچھ نہ ہو گا وہاں۔۔ عرش میر کا کمرہ اس کی خوشبو اس کی یادیں۔۔ وہ آگے ہی اسے نہیں بھلا پار ہی تھی کجا کہ وہاں جاتی پھر۔۔ کیسا وقت بدلاتھا نا کبھی وہ وہاں پہ بری یادوں کہ وجہ سے جانا نہیں چاہتی تھی اور اب وہ وہاں پہ اس کی خوشبو اس کے وہاں بچپن سے بڑے ہونے تک کے احساس کی وجہ سے نہ جانا چاہتی تھی۔۔

www.kitabnagri.com

ایک نظر پاس لیٹے ابراہیم کی طرف ڈالی۔۔

ابراہیم۔۔ نام لیتے ماضی کا عکس پھر سے ذہن کے پردے پہ جھلملانے لگا۔۔

Posted On Kitab Nagri

روشم میں نے سوچ لیا ہے۔۔ ہمارے بیٹے کا نام ابراہیم ہوگا۔۔ آواز کے ساتھ ساتھ لہجے میں بھی بات منوانے کی ضد تھی۔۔

مجھے نہیں پسند ابراہیم نام۔۔ اس کی ہر بات کی نفی کرنا تو روشم کا شیوہ تھا اب بھی اسے پسند تو آیا تھا لیکن محض اسے چڑانے کے اس نے ناک بوچڑایا۔۔

کیوں نہیں پسند۔۔ اتنا تو پیارا ہے۔۔ بس میں بھی چاہتا ہوں ہمارا بیٹا حضرت ابراہیم کی طرح اللہ کے قریب ہو۔۔ کھڑکی سے آسمان کو دیکھتے وہ جیسے کہیں خدا سے کہہ رہا تھا کہ اسے اپنی قربت میں رکھنا۔۔ دوست کی طرح۔۔

ابراہیم کے کسمانے پہ وہ یادوں کے بھنور سے باہر آئی۔۔ ایک دم ہی اسے لگا ہوا میں آکسیجن کم ہق گئی اور گھٹن بڑھ سی گئی ہے۔۔ بیڈ سے اتر کر وہ کھڑکی کی پاس آئی۔۔ اور پٹ کھول کر لمبے لمبے سانس لیے۔۔

www.kitabnagri.com

جب سے وہ گیا تھا تب سے وہ اس کی ہر یاد کو نجانے کرنی بار دہرا چکی تھی ذہن میں۔۔ لیکن ہر بار سوچنے پہ وہ بالکل نئی سی لگتی تھی۔۔ آج بھی جب نمل نے ابراہیم نام لیا تو وہ وہی خاموش ہو گئی۔۔ یہ نام اسے کسے ناپسند ہو سکتا تھا یہ نام تو عرش میر نے خود چنا تھا۔۔ اس کی چنی چیز میں اسے اب اختلاف ہو سکتا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کھڑکی کے پٹ سے سرٹکائے آنسو پھر روانی سے بہنے لگے۔۔ یادوں کا ایک سیلاب تھا جو اسے بھی اپنے ساتھ بہا لے جا رہا تھا۔۔

@@@

میں چاہتا ہوں ہمارا بیٹا ہو۔۔ کہتے ساتھ ہی عرش میر نے اسے بازوؤں کے ہلکے میں لیا۔۔ وہ خود کو چھڑانا چاہتی تھی پر اس کی گرفت خاصی مضبوط تھی اور رات کے اس پہر وہ شور مچانا نہیں چاہتی تھی۔۔

اوہ۔۔ تو آپ کا شمار بھی پھر ان سو کالڈ وڈیروں میں ہی ہونا جو بیٹی کی جگہ بیٹا چاہتے ہیں۔۔ خود تو چھڑواتو نہ سکتی تھی لیکن اپنے منہ سے طنز کے تیر تو چلا سکے ی تھی اور وہ کام وہ بخوبی کر رہی تھی۔۔

نہیں نہیں مائی لیڈی۔۔ غلط سمجھی ہیں آپ۔۔ بیٹا میں اس لیے چاہتا ہوں کیونکہ۔۔ وہ رکا۔۔

www.kitabnagri.com

کیونکہ۔۔ اس کے زیادہ دیر خاموش ہونے پہ ر و ش م نے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر پوچھ ہی لیا۔۔

کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ جو دکھ میں نے انجانے میں کسی کی بیٹی کو دیے ہیں وہ مکافات عمل میں میری بیٹی کو ملیں چاہے انجانے میں ہی سہی۔۔ مجھے ڈر لگتا ہے ر و ش م۔۔ اتنا حوصلہ نہیں ہے مجھ میں۔۔ اتنا صبر نہیں ہے۔۔ اتنی برداشت نہیں ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اپنے سر سے اس کے سر کو ڈکاتا وہ آنسوؤں سے بول رہا تھا اور روشم ٹرانس کی کیفیت میں اس کے آنسوؤں کو دیکھ رہی تھی جو وہ نجانے کتنی بار اس کے سامنے بہا چکا تھا۔۔

مت رو۔۔ اس کے آنسو روشم نے اپنے ہاتھوں سے صاف کیے۔۔

کیوں۔۔ عرش میر کو انجانی سی خوشی ہوئی۔۔

مجھے ڈر ہے مجھے تمہارے آنسو پگھلا نہ دیں۔۔ دل کا خوف لبوں پہ آہی گیا۔۔ اس کی بات پہ عرش میر کا ہلکا قہقہہ لگا۔۔

یہ تو زبردست بات ہے۔۔ اپنے بیٹے کو یہی گر سکھائوں گا کہ اگر اس کی ماما اس سے ناراض ہو جائیں تو اسے بس تھوڑے سے آنسو نکلنے ہیں۔۔ وہ یوں مان جائیں گی۔۔

ہاتھ کی چٹکی بجاتا وہ پھر ہنسا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اللہ نہ کرے۔۔ میرا بیٹا کیوں روئے۔۔ میں اس سے کبھی ناراض ہوں گی ہی نہیں۔۔ روانی میں وہ مزید بولنے لگی تھی جب عرش میر کھ قہقہے نے اسے احساس دلایا کہ وہ کیا بول رہی ہے۔۔ اس نے فوراً اپنی زبان اپنے دانتوں تلے دبائی۔۔

وہ یادوں کے بھنور سے نکل آئی تھی لیکن عرش میر کے قہقہے ابھی بھی اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔ اسے یاد کرتے کتنے آنسو اس کی آنکھوں سے گرے اس کا حساب تو شاید اس کی آنکھوں کو بھی نہ تھا۔۔

کیوں رور رہی ہو مائی لیڈی۔۔ وہ کھڑکی کے پٹ پہ سر رکھے رونے میں مصروف تھی جب اسے عرش میر کی آواز آئی۔۔ روشم نے حیرت سے مڑ کر پیچھے دیکھا۔۔



وہ بیڈ پہ بیٹھا اسے ہی دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔

عرش میر۔۔ لبوں نے بے آواز جنبش کی۔۔

جی جان عرش میر۔۔ ادھر آؤ میرے پاس۔۔ پیار سے کہتے اس نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

روشم جو مسمرانز ہو کر اسے دیکھ رہی تھی اس کے ہاتھ بڑھانے پہ شاکڈ سی آگے بڑھی۔۔ آنسو کیا اسے تو لگ رہا تھا وقت بھی رک گیا ہے۔۔ پاس پہنچ کر اس نے اس کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھنے ہی لگی تھی جب عرش میر کا وجود ہوا میں تحلیل ہو گیا۔۔

روشم فوراً دو قدم پیچھے ہوئی۔۔ آنسوؤں کے ساتھ اب وقت بھی چلنے لگا تھا۔۔ روشم نے ارد گرد دیکھا وہ کہیں نہیں تھا۔۔ وہ ہوتا تو آتا نا۔۔ وہ تو وہاں چلا گیا تھا جہاں سے کوئی کبھی نہیں آ پایا۔۔ یہی کن وہ پھر بھی ہزار دفعہ اس کے عکس کے فریب میں آچکی تھی۔۔

گٹنوں میں سردیے وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔ باہر بادل بھی اس کے غم میں رو رہے تھے۔۔ پورا ماحول ہی روشم کے ساتھ غمزہ تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میرے دل پہ میری روح پہ
تیری ابھرتی یادوں کا بسیرا ہے
میں مرجائوں یا مٹ جائوں
تو دل میں اب بھی میرا ہے
تجھے ڈھونڈوں میں کہاں کہاں
ہر جگہ ہی ویرانیوں کا ڈیرا ہے

@ @ @

Posted On Kitab Nagri

ایک ہفتہ کیسے گزرا اسے پتہ ہی نہ چلا۔۔ شاید جس دن کی انسان شدت سے نہ آنے کی دعا کرتا ہے وہ بھاگ کر آ جاتی ہے۔۔ یہی حال رو شم کا ہوا تھا۔۔ سات دن پلک جھپکتے ہی گزر گئے تھے۔۔

بے جی نیچے آئی بیٹھی تھی اور اب اسے جانا تھا۔۔ وہی۔۔ اسی جگہ۔۔ جہاں سے وہ کبھی واپس نہ جانے کی قسم کھا کر آئی تھی۔۔ جہاں جاتے اسے خوف آتا تھا آج ڈر نہیں تھا پر جسم کپکپا ضرور رہا تھا۔۔

بیگ اور ابراہیم کو پکڑے وہ سیڑھیوں سے نیچے آئی۔۔ سامنے ہی بے جی بیٹھی تھی اس کے آنے پہ فوراً آگے بڑھی۔۔

ماشا اللہ یہ تو اور پیارا ہو گیا ہے۔۔ ابراہیم کو پیار کرنے کے بعد انہوں نے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا۔۔ رو شم ان کی بات پہ صرف مسکرا سکی۔۔

www.kitabnagri.com

چلیں عظمیٰ بہن اب ہمیں اجازت دیں۔۔ اپنے بازوؤں کے حلقے میں اسے لیتے وہ آگے بڑھی۔۔ رو شم تو بس ان کے ساتھ گھسیٹتی جا رہی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

بلکل بلکل لے جائیں۔۔ ہم بھی جلدی آئیں گئے اپنی امانت لینے آپ سے۔۔ اماں کی بات پہ دونوں ہی ہنس پڑیں جبکہ روشم اپنی سوچوں میں اے نی گم تھی کہ پوچھ ہی نہ پائی کہ کس امانت کی بات ہو رہی ہے۔۔

وہ تو بس ٹرانس کی کیفیت میں ان کے ساتھ چل رہی تھی کب وہ گاڑی میں بیٹھی اور بے جی نے اس سے کیا باتیں کی اسے کچھ ہوش نہ تھا۔۔ وہ بس ہوں ہاں میں ہی جواب دیتی رہی۔۔

ہوش تو تب آیا جب گاڑی حویلی کے پورچ میں آ کر رکی۔۔ دل کی دھڑکن ایک دم سے ہلکی ہو گئی۔۔ پورے نو ماہ بعد وہ اس حویلی کے سامنے کھڑی تھی۔۔ جب گئی تھی تب اور جب اب آئی تھی دونوں ہی حالتوں میں بہت فرق آچکا تھا۔۔ اب یہ وہ حویلی ہی نہیں تھی جسے وہ چھوڑ کر گئی تھی۔۔

حویلی میں اس کا بہت پر جوش طریقے سے استقبال کیا گیا۔۔ روشم کو اپنا پہلا دن یاد آنے لگا جب وہ یہاں آئی تھی کیسے اسے ایک ملازمہ کمرے میں لے کر گئی تھی اور آج کیسا جشن تھا۔۔ واقعی۔۔ وقت بدل گیا تھا۔۔

@ @ @

رات کا آخری پہر تھا جب روشم کی آنکھ کھلی۔۔ ابراہیم گلا پھاڑ پھاڑ کر روتا اپنے بھوکے ہونے کا اعلان کر رہا تھا۔۔ روشم نے اسے پیار سے گود میں بٹھا کر سر پہ پیار کیا اور اس کی ضرورت پوری کی۔۔

Posted On Kitab Nagri

بھوک مٹتے ہی وہ سکون سے دوبارہ سے نیند ہی کی وادی میں چلا گیا۔ اسے سائڈ پہ لٹا کر روشم ایدھی ہوئی ہی تھی جب پیروں والی سائڈ پہ عرش میر کو بیٹھے دیکھا۔ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

روشمنے اسے دیکھ کر گہرا سانس لیا اور بیڈ کی بیک سے ٹیک لگا کر اسے دیکھنے لگی۔

جانتی ہوں آپ میرا ایک وہم ہیں۔ آپ کو ہاتھ لگانے کے لیے آگے بڑھوں گی تو غائب ہو جائیں گئے۔ کیوں آتے ہیں جب غائب ہی ہونا ہوتا ہے۔ مجھے یوں تڑپا کر کونسی تسکین ملتی ہے آپ کو۔ کیوں چھوڑ گئے مجھے یوں سسکتا رونے کے لیے۔

ہر بار کی طرح اب بھی اس کی آنکھوں سے بھل بھل آنسو گرنے لگے۔

نہیں ہوں گا اب غائب۔ ہاتھ لگا کر دیکھو۔ عرش میر نے گہرا سانس لے کر کہتے اپنا ہاتھ آگے کیا۔ اس کی بات پہ وہ استہزیائے ہنسی۔

جھوٹ۔۔ جھوٹ بولتے ہیں آپ۔۔ ہر بار ایسا ہی کہتے ہیں اور پھر غائب بھی ہو جاتے ہیں۔ منہ بنا کر کہتی وہ اسے خاصی خفا لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ایک آخری دفع کوشش کرلو۔۔ لگاؤ ہاتھ۔۔ اپنا ہاتھ مزید آگے کرتا وہ اسے موقع دے رہا تھا۔۔ روشم حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔۔ اس کے لیے یہ سب کچھ نیا تو نہ تھا۔۔ پھر بھی ایک آخری بار اسے پکڑنے میں کیا حرج تھا۔۔

ٹیک چھوڑ کر وہ آگے بڑھی اور اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا۔۔ توقع تو یہ تھی کہ وہ غائب ہو جائے گا۔۔ لیکن اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اس کا ہاتھ واقعی عرش میر کے ہاتھ پہ آ گیا۔۔

شاکڈ سی وہ آگے بڑھ کر اب عرش میر کا ایک ایک نقش چھو رہی تھی۔۔ اس کے بال۔۔ اس کا ماتھا۔۔ اس کی آنکھیں۔۔ اس کے ہونٹ۔۔ وہ بالکل دیوانہ وار اسے چھوتی اس کے ہونے کا یقین کر رہی تھی۔۔ وہ اس کا وہم نہیں تھا وہ سچ میں وہاں تھا۔۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

عرش میر۔۔ آواز سرگوشی سے زیادہ نہ تھی۔۔

جی جان عرش میر۔۔ ایک جذب سے کہا گیا۔۔ وہی دلفریب انداز۔۔ ہاں وہ سچ میں تھا اس کا عرش میر۔۔ روشم نور اسے اس کے گلے لگ گئی۔۔ آنسو تھے کہ آنکھوں سے رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے لیکن کتنے عرصے ان آنکھوں نے دکھ پہ نہیں بلکہ خوشی پہ آنسو بہائے تھے۔۔

Posted On Kitab Nagri

کہاں چلے گئے تھے آپ۔۔ مجھے سب نے کہا کہ آپ مجھے چھوڑ کر چلے گئے ہیں اللہ جی کے پاس۔۔ پتا ہے عرش میر میں بہت روئی۔۔ میں نے سب کو بار بار کہا کہ آپ نہیں جاسکتے مجھے چھوڑ کر۔۔ آپ نے تو کہا تھا جب تک معاف نہیں کرو گی جب تک میری محبت کا یقین نہیں کرو گی تب تک آؤں گا۔۔ میں نے سب کو یہی کہا تھا لیکن سب نے میری بات کی تردید کی۔۔ کوئی نہیں مان رہا تھا۔۔

اس کے سینے پہ سر رکھے وہ کسی بچے کی طرح اس سے شکایتیں کر رہی تھی۔۔ اس کی حالت دیکھ کر عرش میر نے اسے متاع حیات کی طرح سمیٹ لیا۔۔

شش۔۔ اب آگیا ہوں نا۔۔ سب سے پوچھوں گا۔۔ مت رو۔۔ اسے سینے میں بھینچتا اسے مسائل اسے اپنے ہونے کا یقین دلارہا تھا۔۔

کتنی دیر وہ اس کے سینے سے لگی روتی رہی نجانے کتنے لمحے گزر گئے۔۔ دونوں نے ہی دھیان نہیں دیا۔۔ وہ تو بس ایک دوسرے کے ہونے کو فی الحال محسوس کر رہے تھے۔۔

سب نے مجھے کہا کہ آپ کو گولی لگی ہے۔۔ کیا واقعی گولی لگی تھی۔۔ اس کے سینے کی چلتی دھڑکن کو محسوس کرتی وہ اس سے پوچھ رہی تھی۔۔ خوشی اتنی تھی کہ اس کے مرنے کے جھوٹ کے بارے میں بھی خفا نہیں ہوئی۔۔ شاید وہ وجہ جاننے کی متمنی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں لگی تھی۔۔ ہنوز ویسے ہی اسے سینے سے لگائے وہ بولا۔۔

مجھے سب جاننا ہے کیا ہوا۔۔ اور مجھے کیوں کہا سب نے کہ آپ ہم سب کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔۔ بات کرتے پھر سے آنکھوں میں نمی آگئی وہ وقت ہی بہت کٹھن تھا۔۔ لیکن وہ سچ سننا چاہتی تھی اس لیے آنکھوں کی نمی کو اندر دھکیلا۔۔

اس کی بات پہ عرش میر نے گہرا سانس لیا۔۔ اور پھر سب بتاتا چلا گیا۔۔
@@@

روشم کے گھر سے ہو کر وہ یو نہی سڑکوں پہ گھوم رہا تھا۔۔ گاڑی وہ وہی چھوڑ آیا تھا۔۔ سب جانتے تھے کہ وہ روشم سے ملنے آتا ہے تو اسے اس بارے میں تو پریشان ہونے کی ضرورت ہی نہ تھی۔۔

روشم کے آنسو اس کو بے چین کرنے کو کافی تھے۔۔ اتنی دیر ہو گئی تھی اس سب کو۔۔ اسے جو لگتا تھا وہ آہستہ آہستہ اپنی محبت سے اسے پگلا دے گا تو وہ غلط تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کی محبت بھی اب تک اس کے غموں اور دکھوں کا مداوا نہیں کر سکی تھی۔۔ اب بھی وہ سب یاد کر کے وہ روتی تھی۔۔

یا اللہ ر و ش م کے سارے غ م مجھے دے دے۔۔ میری خوشیاں اسے دے دے۔۔ میں مزید اسے غ م گیں نہیں دیکھ سکتا۔۔ سر اوپر کیے پاکٹس میں ہاتھ ڈالے وہ پھر سے رو پڑا۔۔

اور شاید وہی قبولیت کا وقت تھا۔ وہ اپنے دھیان میں اوپر آسمان کق دیکھ رہا تھا جب دور کھڑے فاروق نے اس کا نشانہ لیا۔ بے شک اندھیرا تھا لیکن اسے اندھیروں میں ہی تو قتل کرنے کی عادت ہو چکی تھی۔

ٹھاہ۔۔ فائر چلا تھا اور عرش میر کے دل کے مقام سے آ رہا ہو گئی۔۔

عرش میر نے حیرت سے اپنا ہاتھ پنہ سینے پہ رکھا۔۔ خون سے اس کا ہاتھ بھی رنگ چکا تھا۔۔ درد سے اس سے مزید کھڑے رہنا محال تھا وہ ہی بیٹھتا چلا گیا۔۔ محض ایک گولی اس کا کام تمام کر چکی تھی۔۔

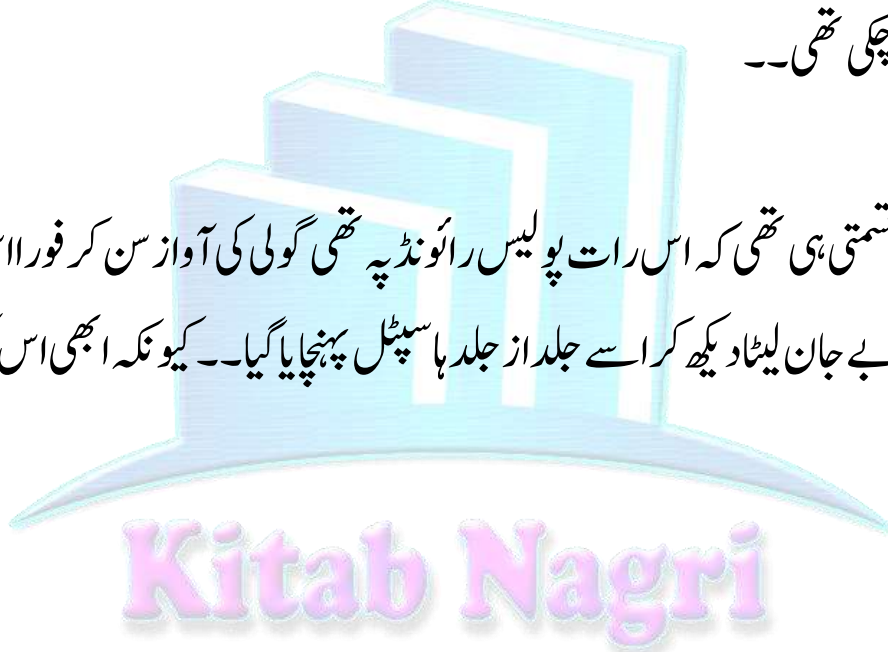
فاروق ایک اور گولی کا نشانہ لینے ہی والا تھا جب اسے پولیس کے سائرن کی آواز سنائی دی۔ دوسرے فائر کا ارادہ ترک کر کے وہ اپنی گاڑی کی طرف بھاگا۔ پرشومئی قسمت۔۔ پولیس کی گاڑی اس کے گاڑی کے بے حد قریب تھی۔۔ پولیس اسے دور سے سٹریٹ لائٹس کی روشنی میں دیکھ چکی تھی۔۔

Posted On Kitab Nagri

فاروق نے اپنے قریب موت کو آتا دیکھ کر اندھا دھند ہی سڑک پہ دوڑنا شروع کر دیا۔۔ جلدی میں وہ اپنی بندوق بھی وہی گرا آیا تھا۔ اس کے بھاگنے پہ پیچھے سے انسپیکٹر نے اس کی ٹانگ کا نشانہ لے کر فائر کیا۔۔

گولی لگتے ہی فاروق درد سے کراہ اٹھا۔۔ اب مزید اس کے لیے چلنا محال تھا۔۔ دوڑنا تو دور کی بات تھی۔۔ پولیس کی گاڑی اب قریب آچکی تھی۔۔

یہ عرش میر کی خوش قسمتی ہی تھی کہ اس رات پولیس رائونڈ پہ تھی گولی کی آواز سن کر فوراً اس طرف آئی۔۔ سڑک پہ عرش میر کو بے جان لیٹا دیکھ کر اسے جلد از جلد ہاسپٹل پہنچایا گیا۔۔ کیونکہ ابھی اس کی نبض سلو ہی سہی چل رہی تھی۔۔



@@@

کیسے ہوا ب۔۔ پورے دو ہفتے بعد اسے ہوش آیا تھا۔۔ گولی دل میں تو نہیں لیکن دل کے قریب مقام پہ لگی تھی اسی وجہ سے بروقت امداد ملنے پہ وہ بچ گیا تھا۔ اس سارے واقع کی خبر و شمع کے علاوہ سب کو تھی لیکن ابان کے کہنے پہ ہی سب نے اسے نہ بتایا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک ہوں۔۔ منہ پہ اب تک اس کے آکسیجن ماسک لگا تھا۔۔ عرش میر نے محض لبوں کو جنبش دے کر سر ہلایا۔۔

رکھ دے گا۔ اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر ابان نے اسے تسلی دی اور باہر کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا جب عرش میر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

روشم۔۔ روشم۔۔ کیسی ہے۔۔ اسے بتایا؟؟۔۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ پہلے روشم کے بارے میں اسے کنفرم کرنا چاہتا تھا۔۔

ہاں وہ ٹھیک ہے۔۔ اور اسے ابھی نہیں بتایا کچھ بھی۔۔ اب ان نے اسے تسلی دی۔۔

مم۔۔ مت بتانا۔۔ اسے کہو کہ مر گیا ہوں میں۔۔ آکسیجن ماسک کی وجہ سے اس سے ٹھیک بولا نہیں جا رہا تھا۔۔

لیکن کیوں۔۔ ابان کو حیرت ہوئی۔۔

پلیز ابان۔۔ اس کے ہاتھ کوزور سے پکڑتے عرش میر نے جیسے التجا کی۔۔ ابان کو یہ سب عجیب تو لگ رہا تھا پر یقیناً عرش میر نے کچھ سوچ رکھا ہوگا۔ اسی وجہ سے اثبات میں سر ہلا کر وہاں سے چلا گیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

@ @ @

آپ۔۔ آپ اتنی دیر مجھ سے جان بوجھ کر دور رہے۔۔ ساری بات سننے کے بعد روشم ایک کرب سے بولی۔۔ کیا کچھ نہیں تھا اس کے لہجے میں۔۔

ہاں۔۔ کیوں کہ میرا زندہ ہونا تو ہمارے رشتے کو ٹھیک نہیں کر پارہا تھا۔۔ بلکہ تم ان اذیت ناک دنوں کو یاد کر مزید روتی تھی۔۔ مجھ سے تمہاری آنکھوں میں آنسو دیکھے نہیں جاتے تھے روشم۔۔ اس لیے میں نے سوچا کہ جب تک ابراہیم کی پیدائش نہیں ہو جاتی۔۔ تمہیں اس جھوٹ کے ساتھ اکیلا چھوڑنا بہتر ہے۔۔ کیونکہ زندہ رہتے تو تمہیں میری محبت کی کبھی قدر نہ ہوتی۔۔

اس کے سر سے سرٹکائے وہ بول رہا تھا۔۔ روشم اس کی بات پہ غصہ چاہتی تھی لیکن پھر چپ ہو گئی۔۔ وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا روشم نے اسے ہمیشہ دھتکارا ہی تو تھا۔۔

میں اتنا روئی آئے کیوں نہیں۔۔ اور ابراہیم کی پیدائش کو بھی آٹھ دن ہو گئے ہیں۔۔ نیا شکوہ حاضر تھا۔۔

کہا تو تھا تم سے بے جی نے کہ آجاؤ حویلی۔۔ خود ہی لیٹ آئی تم۔۔ اس کے ناک سے ناک رگڑتا وہ بولا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کیا میرے علاوہ سب کو پتہ تھا آپ کے اس جھوٹ کا۔۔ خفا نظروں سے اسے دیکھتی وہ گویا ہوئی۔۔ اب اس کے سامنے بتانا بنتا تو تھا نہ کہ وہ ناراض ہے۔۔

ہاں۔۔ عرش میرے اثبات پہ سرہلانے پہ روشم نے ایک زوردار مکا اس کے سینے پہ مارا۔۔

بہت برے ہیں آپ۔۔

آنوچ۔۔ کیا کر رہی ہو لڑکی۔۔ یہی پہ گولی لگی ہے۔۔ اس کے مکا مارنے پہ وہ کراہا۔۔ آخر گرینڈ سرجری ہوئی تھی اس کی چند ماہ میں تو زخم ہیل ہونے والا نہیں تھا۔۔

اوہ سوری۔۔ کیا بہت درد ہوا؟؟ شرت کے اوپر سے اس کے سینے پہ ہاتھ پھیرتی وہ گویا ہوئی۔۔

www.kitabnagri.com

ہاں بہت۔۔ روشم کا ہاتھ پھیرنا اسے اچھا لگ رہا تھا۔۔ روشم نے ایک نظر اسے دیکھا پھر اس کے دل کے مقام پہ اپنے ہونٹ رکھ دیے۔۔ ایک سرسرایت سی عرش میرے رگ و پے میں دوڑ گئی۔۔ اس نے روشم کو ویسے ہی اپنے سینے میں بھیج لیا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی جسارت کرتا براہیم نے پھر سے کسمسا کر رونا شروع کر دیا۔۔

Posted On Kitab Nagri

ارے یار میں تو آپ کو بھول ہی گیا تھا۔۔ لیکن اس میں رونے والی کیا بات تھی۔۔ روشم کو چھوڑ کر اس نے پاس پڑے ابراہیم کو اپنی گود میں اٹھالیا۔۔

بابا کا پیارا بیٹا۔۔ روشم یہ تو بالکل مجھ پہ گیا ہے۔۔ ہے نا۔۔ اس کے گال پہ پیار کر کے عرش میر نے اسے غور سے دیکھا۔۔ ابراہیم بھی اب چپ کر کے اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا۔۔

ہاں نا۔۔ جب یہ پیدا ہوا تھا تو مجھے یوں ہی لگا کہ لٹل عرش میر پیدا ہو گیا ہے۔۔ روشم نے ہنستے ہوئے اس کے کندھے پہ سر رکھ دیا۔۔

ہاں بھئی تو سنائیں کیسے ہیں آپ لٹل عرش میر؟؟۔۔ اس کے ناک پہ چھوٹی سی کس کر کے روشم کے دیے گئے نام سے اسے پکارا۔۔ اور حیرت انگیز طور پہ وہ ہنسا تھا۔۔ شاید اسے بھی عرش میر کی طرح روشم کا دیا گیا نام پسند آیا تھا۔۔ تینوں ہی اس چاندنی رات میں مسکرا رہے تھے۔۔

@@@

ایک سال بعد

Posted On Kitab Nagri

میں بہت خوش ہوں ندرت بھابھی کے لیے۔۔ شکر ہے اب ان کی بھی گود بھر جائے گی۔۔ وہ ابھی نیلم اور وجدان کے ولیمے سے واپس آئے تھے۔۔ روشم کو نیلم دوبارہ لاہور میں ہی ملی تھی جب وہ عرش میر کے ساتھ وہاں کسی کام سے گئی تھی۔۔

روشم کو دیکھ کر نیلم واقعی بہت خوش ہوئی تھی اور جب عرش میر کو اس کے شوہر کے روپ میں دیکھا تو اس کی حیرت کی انتہا نہ تھی۔۔ اس نے پوچھا بھی تھا کہ یہ سب کیسے تو روشم نے یہ کہہ کر ٹال دیا تھا کہ یہ ایک لمبی کہانی ہے۔۔ جسے سنتے سنتے اس کی عمر گزر جائے گی۔۔ اس لیے وہ بھی چپ کر گئی۔۔

ندرت اور ابان کی ابھی چھ ماہ پہلے ہی شادی ہوئی تھی۔۔ اور آج وجدان اور نیلم کے ولیمے پہ اسے پتہ چلا تھا کہ ندرت امیس سے ہے جس کی روشم کو دل سے بہت خوشی ہوئی تھی۔۔ اور کیوں نہ ہوتی ندرت نے اس سے زیادہ لمبی تلخ مدت کو کاٹا تھا لیکن اب اللہ نے اسے انعام دے ہی دیا تھا۔۔

www.kitabnagri.com

ہاں واقعی۔۔ ندرت بھابھی تھی ہی بہت اچھی۔۔ میرے دل سے بھی ان کے لیے ہمیشہ دعائیں ہی نکلی ہیں۔۔ وہ مرر کے سامنے اپنے جھمکے اتار رہی تھی جب عرش میر نے پیچھے سے آکر اسے اپنے بازوؤں کے حلقے میں لیا۔۔

ایک بات پوچھوں عرش میر آپ سے۔۔ آئینے میں اس کے عکس کو دیکھتی وہ گویا ہوئی۔۔

Posted On Kitab Nagri

ہم پوچھو۔۔ اس کے بالوں میں منہ چھپاتا وہ بالکل مدہوش تھا۔۔

کیا عورت کا واقعی کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا۔۔ وہ جو کوئی جسارت کرنے لگا تھا دشمن کی بات نے اسے ٹھٹھکنے پہ مجبور کر دیا۔۔

تمہیں کس نے کہا ہے یہ۔۔ اسے آئینے میں دیکھ کر وہ پوچھ رہا تھا۔۔

میں نے کیا کہنا ہے۔۔ سب ایسے ہی کہتے ہیں۔۔ جب ماں باپ کے گھر میں ہوتی ہے تو وہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اپنے گھر میں جا کر اپنے شوق پورے کرنا۔۔ اور شادی کے بعد شوہر کہہ رہا ہوتا ہے کہ یہ تمہارا گھر نہیں کہ جو مرضی کرو۔۔

روشم کہ بات پہ وہ چونک رہا تو گیا تھا۔۔ لیکن اسے پتہ تھا کہ اپنی بیوی کو کیسے بینڈل کرنا ہے۔۔ بہت پیار سے اس نے اس کا رخ اپنی طرف موڑا۔۔

تمہیں پتہ ہے عورت محبت سے گوندھی ہوتی ہے۔۔ اسے ان ظاہری عمارتوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔ اس لیے اس کا ٹھکانہ شوہر کا دل ہوتا ہے۔۔ اور جس عورت کو وہ مل جائے اسے کسی گھر کی نہ فکر ہوتی ہے ضرورت۔۔ وہ تو بس پھر اپنے شوہر کے دل پہ راج کرتی ہے۔۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے سائڈ پیہ آئے بالوں کو وہ پیچھے کرتا اسے سمجھا رہا تھا۔

تو پھر نہ رت بھا بھی جیسی عورتیں کیا بے گھر ہوتی ہیں؟؟ کیونکہ عریشان بھائی نے تو انہیں کبھی دل میں جگہ دی ہی نہیں۔۔ ایک نیا سوال حاضر تھا۔۔

تمہیں کس نے کہا ہے کہ مرد کے دل میں عورت نہیں ہوتی۔۔۔ روشم یہ جو نکاح ہے نایہ بہت طاقتور چیز ہے۔۔۔
مرد کے دل میں جیسے تیسے کر کے گھر بنوا لیتی ہے۔۔۔ لیکن یہ بات پھر مرد کے ظرف پہ ڈسپنڈ کرتی ہے کہ وہ اپنی
بیوی کو دل کی جھونپڑی میں رکھے یا محل میں۔۔۔ عر شمان کا اتنا ظرف ہی نہیں تھا کہ وہ ندرت بھا بھی کو محل میں
رکھ سکتا۔۔۔ ان کے پاس جھونپڑی جتنا ہی ظرف تھا۔۔۔

www.kitabnagri.com

اسے پیار سے سمجھاتا وہ روشم کو قائل کر چکا تھا۔

کیا میرا ٹھکانہ بھی آپ کا دل ہے؟؟ کیا میں بھی آپ کے دل کے محل میں رہتی ہوں عرش میر۔۔ روشم اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جیسے جواب وہاں ڈھونڈنا چاہتی ہو۔۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں اس بات پہ ذرہ برابر بھی شک نہیں ہونا چاہیے۔۔ یقیناً میرادل ہی تمہارا ٹھکانہ ہے۔۔ اور تم اس ٹھکانے کی ملکہ ہو۔۔ اس کے کان کی لو کو چومتا وہ گویا ہوا۔۔ روشم کو اب کسی اور چیز کا اقرار نہیں چاہیے تھا۔۔ اس کا لمس اس کی لہجہ اس کی آنکھیں سب چیخ چیخ کر بتا رہی تھی کہ عرش میرخان روشم سے عشق کرتا ہے۔۔

اس سے پہلے کہ عرش میر کی جسارتیں مزید بڑھتی ابراہیم نے گلا پھاڑ پھاڑ کر پھر سے رونا شروع کر دیا۔۔

یار ررر۔۔ میں اس اپنے چھوٹے سے رقیب سے بہت تنگ آ گیا ہوں۔۔ اپنا کوئی بہن بھائی ہی نہیں آنے دے رہا۔۔ عرش میر نے دہائی دی۔۔ اور بیچارہ کیوں نہ دیتا ہمیشہ سے ہوتا ہی ایسے آ رہا تھا۔۔ وہ جب بھی روشم کے قریب جاتا ابراہیم کا نجانے کونسا سینسر آن ہو جاتا تھا کہ وہ گلا پھاڑ پھاڑ کر رونا شروع کر دیتا تھا۔۔

یہ رقیب بھی آپ ہی کا بیٹا ہے۔۔ اس کی بات پہ روشم ہنستے ہوئے ابراہیم کو گود میں اٹھالیا۔۔

www.kitabnagri.com

بیٹا نہیں باپ ہے یہ میرا۔۔ عرش میر بھی منہ بنا کر روشم کی گود میں چڑھے ابراہیم کی طرف بڑھا۔۔ اس کی شکل دیکھ کر روشم زور سے کھکھلائی اور اس بار روشم کو دیکھ کر عرش میر بھی ہنس پڑا تھا جبکہ ابراہیم اپنا رونا دھونا بھول کر دونوں کو ہونقوں کی طرح دیکھ رہا تھا۔۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ مشکلوں اور صعوبتوں کے بعد زنگی نہ صرف کھل کر مسکرائی تھی بلکہ پیشگی خوشیاں کی نوید بھی ساتھ لے کر آئی تھی۔۔

سوباتیں رد کر کر میں ایک بات لکھ دوں

میں صرف تجھ کو اپنی کائنات لکھ دوں

سوشکوئوں کا نیوٹرلکھ دوں

میں خود کو تجھ سے دور لکھ دوں

سولفظوں کی غزل چھوڑو

میں ایک شعر میں تجھ کو سکون لکھ دوں

سو ستاروں کی جو چمک جو دیکھوں

میں تجھ کو یار مہتاب لکھ دوں

م سے محبت

س سے سکون

ق سے قرار

چھوڑو

میں تجھ کو "ع" سے عشق لکھ دوں۔۔

از قلم "اتیج اے"



Posted On Kitab Nagri

ختم شد

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595